تمباکو اور اسلام

بقلم

مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی
فاضل اسلامک یونیورسٹی، مدینہ منورہ

ناشر
اسلامک بک ہاؤس، اعظم گڑھ

نام کتاب : تمباکو اور اسلام
مؤلف : مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی
صفحات : ۱۸۰
طبع پنجم : ۲۰۱۳ء
ناشر : اسلامک بک ہاؤس، ابراہیم پور، اعظم گڑھ، یوپی۔
قیمت : ۱۰۰/روپے

Tambaaku Awr Islam

by **Mawlana Hifzurrahman Azami Nadwi**

Published by
Islamic Book House
Ibrahimpur, Distt. Azamgarh, (U.P.) PIN 276 403 INDIA

email:alazami2010@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے ۱۹۹۲ء میں متحدہ عرب امارات میں قیام کے دوران اس پر کام کرنا شروع کیا تھا جس کی نو قسطیں ماہنامہ الفلاح بھیکم پور (بلرام پور، یوپی) میں شائع ہوئی تھیں۔ آج سے تقریباً سات سال قبل انڈیا منتقل ہونے کے بعد جامعۃ الھدایۃ، جے پور (راجستھان) میں درس و تدریس سے وابستہ ہوا تو نامکمل کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی خواہش دل میں پیدا ہوئی، چنانچہ سابقہ مطبوعہ مضامین میں قدرے ترمیم و اضافہ کیا، اور مزید مضامین تیار کیے جو ۱۲ قسطوں میں ماہنامہ ہدایت، جے پور میں شائع ہوئے، درمیان میں بعض ناگزیر اسباب کی وجہ سے یہ سلسلہ منقطع ہوگیا پھر کمر بستہ ہوکر کتاب منظر عام پر لانے کا پروگرام بنایا، اس اثنا میں یکسوئی و دلجمعی تو نصیب نہ ہوسکی لیکن توفیق الٰہی اتنی ضرور شامل حال رہی کہ افتاں و خیزاں کسی طرح کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔

ٹائپ شدہ مسودہ جب استاذ الاساتذہ حضرت مولانا سعید الرحمٰن الاعظمی الندوی حفظہ اللہ مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ اور حضرت مولانا حکیم احمد حسن خاں صاحب ٹونکی، مدظلہ مفتی شہر جے پور کی خدمت میں پیش کیا تو ان بزرگوں نے کتاب کو بہت سراہا اور ناچیز کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے گراں قدر پیش لفظ و مقدمہ تحریر فرمائے جو اس کتاب کی زینت بن رہے ہیں۔

کتاب کے مضامین جب ماہنامہ ''ہدایت'' میں قسط وار شائع ہو رہے تھے تو اہل علم کی طرف سے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے گئے خصوصاً مفتی صاحب کی طرف سے کتاب کی تکمیل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا، جبکہ دوسری طرف بعض نکوٹین نوش افراد کی طرف سے ناراضگی کا اظہار کیا گیا، جن کا یہ موقف ذہنی ژولیدگی اور حقائق سے چشم پوشی کا آئینہ دار ہے۔

ہمارے بزرگ پاسبان علم و دانش جناب مولانا محمد فضل الرحیم صاحب مجددی ندوی۔ امیر جامعۃ الھدایۃ۔ جے پور کے علم میں جب یہ بات آئی کہ ناچیز یہ کتاب شائع کرنے جا رہا ہے تو انہوں نے ''الھدایہ اسلامک ریسرچ سینٹر'' جامعۃ الھدایہ، جے پور کی طرف سے اسے شائع کرنے کی پیش کش کردی جس سے انکار نہ کرسکا، اب انہی کے اہتمام و انصرام سے یہ کتاب منظر عام پر آرہی ہے، موصوف ہم سب کی طرف سے ستائش اور شکریہ کے مستحق ہیں۔

اخیر میں ان تمام حضرات کا شکرگزار ہوں جنہوں نے کسی بھی طرح کا تعاون کیا خصوصاً راقم سطور کے دیرینہ رفیق و مخلص مولانا ابودجانہ اعظمی ندوی مقیم مدینہ منورہ، جنہوں نے موضوع سے متعلق دو کتابیں مدینہ منورہ سے خرید کر احقر کو عنایت کیں۔

فجزاہ اللہ خیراً

حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی
استاذ حدیث و ادب
جامعۃ الھدایۃ، جے پور (راجستھان)

۱۵ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ
۳۰ مارچ ۲۰۰۲ء

پیش لفظ

بقلم : حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب اعظمی ندوی
چیف ایڈیٹر ''البعث الاسلامی'' و مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

تمباکو نوشی ہمارے انسانی معاشرے کی ایک بڑی کمزوری ہے، اسکے جسمانی و ذہنی نقصانات سے قطع نظر کرکے ایک بڑے طبقہ میں اس کا استعمال مدتوں سے مختلف شکلوں میں جاری ہے، تمباکو نوشی کے رجحان کو کم کرنے اور اس پر قابو پانے کے لیے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، انسانی صحت پر اس کے گہرے برے اثرات، اجتماعی اور اقتصادی حیثیت سے اس کے بڑے نقصانات کا تذکرہ اور ان پر تفصیلی بحث، واقعات وحقائق اور اعداد وشمار کی روشنی میں اس کے منفی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے، مختلف ذرائع اختیار کیے گئے اور اس کے نقصانات کا جائزہ لینے کے لیے اور انسانی آبادی کے وسیع رقبے تک اس کی آواز پہونچانے کے لیے نہ جانے کتنی نشستیں اور کانفرنسیں منعقد ہوچکی ہیں، سب سے پہلے اس بری عادت، بلکہ اس ذہنی بیماری کی ابتداء وقتی سکون حاصل کرنے کے لیے ''کولمبس'' کے ایک ساتھی، جہاز کے کیپٹن نے کیا، یہ اپنے جہاز کو پرتگال لیکر آیا تھا اور وہاں اس وباء کو پھیلانے میں اس نے اہم کردار ادا کیا، پھر تمباکو نوشی کی بیماری، پرتگال میں متعین فرانس کے سفیر ''جان نیکو'' نے پھیلائی، اور اسی

کے نام سے نیکوٹین NICOTINE کا مادہ ایجاد ہوا جو تمباکو کا بنیادی جز قرار دیا جاتا ہے، پھر یہیں سے یہ بیماری دنیا کے مختلف ملکوں میں عام ہوئی اور وقتی طور پر ذہنی سکون حاصل کرنے کے لیے لوگوں نے اس کا استعمال شروع کردیا، پہلی عالمی جنگ ۱۹۱۴۔۱۹۱۸ کے دوران باہم دست وگریباں حکومتوں نے اپنے فوجیوں کو چاق وچوبند بنانے کے لیے مفت طریقے سے اس کو تقسیم کیا، اور اس کو بھی ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔

اگرچہ وقتی طور پر تمباکو نوشی سے ایک سرور کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور اس کی وجہ سے انسان اس کا عادی بن جاتا ہے پھر یہ عادت اس قدر راسخ ہوجاتی ہے کہ اس سے چھٹکارا پانا تقریباً ناممکن تصور کیا جاتا ہے۔

تمباکو کے تفصیلی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ تمباکو کے اندر ۲۵۰؍زہریلے مادے موجود ہیں، ان میں سب سے بنیادی زہر نیکوٹین ہے، اس کا سب سے برا اثر دل کی دھڑکن اور ہائی بلڈ پریشر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اسکے علاوہ اور دوسری بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جیسے پھیپھڑے کا کینسر، حلق اور آنتوں اور گردے کی بیماریاں، اس کے علاوہ (السر) معدے کا زخم اور اس کی وجہ سے اور دوسری بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں جنکا علاج بھی مشکل ہوتا ہے۔

آج اس زمانے میں جبکہ نشہ آور چیزوں کی عادت بہت پھیل چکی ہے، اور تمباکو کا استعمال کرکے ذہنی سکون حاصل کرنے اور ذمہ داریوں کے بوجھ سے فرار اختیار کرنے کی صورت حال بہت عام ہوچکی ہے، ضروری تھا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ ترتیب دیا جائے جو اپنی تاثیر اور افادیت کے اعتبار سے پوری طرح کامیاب ہو، اور اس موذی بیماری سے نہ صرف

امت کے نوجوانوں کے لیے بلکہ ہماری سوسائٹی کے تمام افراد کے لیے عبرت کا سامان فراہم کرے اور اس بری عادت سے باز رکھنے میں اس کا کردار نہایت اہم اور عام ہو۔

اسی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر ہمارے عزیز دوست مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب نے (تمباکو اور اسلام) کے نام سے یہ کتاب ترتیب دی ہے، اور اسلام میں تمباکو نوشی کے حکم کو کتاب وسنت کی روشنی میں بیان کیا ہے اور تاریخی واقعات اور شواہد سے ثابت کیا ہے کہ تمباکو نوشی کا جواز کسی لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہے، مقام مسرت ہے کہ یہ کتاب جامعہ ہدایت جے پور کے نشر واشاعت کے تحقیقی مرکز ''الہدایہ اسلامک ریسرچ سینٹر'' کی طرف سے شائع ہو رہی ہے، اس کی علمی اور تحقیقی افادیت کی اس سے بڑھ کر کوئی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ جامعہ ہدایت کے امیر حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مجددی ندوی اور ان کے نائب حضرت مولانا ضیاء الرحیم صاحب مجددی ندوی کی پسندیدگی اور ان کی سرپرستی میں ان کے ادارے کی طرف سے شائع ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس کی افادیت کو عام فرمائیں اور اس کو تمباکو نوشی اور نشہ آوری کی عام بیماری سے روکنے کا ذریعہ بنائیں۔

و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ أجمعین.

سعید الرحمٰن الاعظمی
مدیر ''البعث الاسلامی''
ندوۃ العلماء لکھنؤ

۵ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ
۱۸ فروری ۲۰۰۲ء

مقدمہ

بقلم: حضرت مولانا حکیم احمد حسن خاں صاحب ٹونکی، مفتی شہر جے پور
وسابق مفتی ''شرعی عدالت'' ریاست ٹونک (راجستھان)

عالم محترم مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی کی کتاب ''تمباکو اور اسلام'' کاتب الحروف کے سامنے ہے، اس سے پہلے اعظمی صاحب کے اہداء سے ان کی چند نگارشات وکتب پڑھنے کا موقع ملا ہے، اسی وقت سے اعظمی صاحب کے عمیق وتحقیقی مطالعہ کا اندازہ ہوا۔

گذشتہ سال ماہنامہ ہدایت جے پور میں تمباکو نوشی سے متعلق اعظمی صاحب کی تحریرات سامنے آئیں، دلچسپی کے ساتھ پڑھتا رہا، چاہتا تھا کہ مولانا کی اس سلسلہ کی پوری تحقیق سامنے آئے، لیکن درمیان میں ماہنامہ ہدایت کے نہ ملنے یا سلسلۂ نگارش رک جانے کے سبب بقیہ موضوعات وخیالات سامنے نہ آسکے، اب تکمیل کتاب کے بعد مولانا محترم نے کمپیوٹر ٹائپ سے حاصل کر کے ایک کاپی اظہار رائے کے لیے دی، ماہ صیام سامنے تھا اس لیے بعد رمضان لکھنے کا وعدہ کرلیا آج شوال کی پہلی تاریخ ہے وعدہ کی تکمیل کرنی ہے، تمباکو سے متعلق مولانا کا معلوماتی وتحقیقاتی مجموعہ پیش نظر ہے، بعد عشاء مشاغل ضروریہ سے فارغ ہوکر پڑھنا شروع کردیا، خیال تھا کہ اس نشست میں اور پھر دوسری نشست میں پورا کیا جاسکے گا، لیکن شروع کرنے کے بعد مضمون

کتاب نے خصوصاً اس کی ترتیب و طرزِ نگارش و دلائل نے ناقص
چھوڑ دینے کی اجازت نہ دی، دیر رات تک پڑھتا رہا، پہلی نشست میں
تو پورا نہ کرسکا، لیکن اگلی چند راتوں میں پورا پڑھ لیا مولانا کی جدوسعی
سے اس موضوع پر ایک ہی جگہ اس قدر ذخیرہ مل گیا جزاہ اللہ خیراً کے
دعائیہ الفاظ زبان پر آئے، صاحبان قلم نے تمباکو نوشی اور اس سے
متعلقات پر بہت کچھ لکھا ہے، لیکن معلومات وتحقیق اور ارباب علم وفتویٰ
کی مبسوط آراء کو جمع کردینے کا جو حق اس کتاب نے ادا کیا ہے وہ کسی
دوسرے مقالہ یا کتاب میں دیکھنے کو نہ ملا۔

کتاب نے تمباکو کی پیدائش و تاریخ مختلف ممالک میں اس کا
داخلہ، اربابِ اقتدار، مسلم سلاطین اور صاحبانِ بصیرت وعلم کی اس پر
لگائی ہوئی پابندی اور اس کے نقصانات کو واضح کیا ہے، قرآن کریم کی
آیات اور رسول علیہ السلام کے ارشادات، علماء کے فیصلے اور مفتیان
کرام کے فتاویٰ نیز صاحبان تجربہ اور معالجین و عالمی صحت پر نظر رکھنے
والوں کے مشورے بھی ہیں، مدینہ طیبہ میں جامعہ اسلامیہ کی عالمی
کانفرنس منعقد مارچ ۱۹۸۲ء میں ۱۷رممالک کے علمائے اسلام کی متفقہ
رائے، رائے نہیں فتویٰ بھی تحریر کیا ہے۔ چاروں فقہوں (حنفی، شافعی،
مالکی اور حنبلی) کے اکابر علماء کی آراء بھی مع دلائل کے قلمبند ہوئے ہیں،
سلفی مسلک کے قدیم وجدید علماء کی رائے بھی داخلِ کتاب ہے۔

تمباکو کے خطرناک حد تک نقصان رساں ہونے کو طبِّ جدید کی
طرف سے شب وروز بتایا جاتا ہے، سگریٹ کے پیکٹوں تک پر اس کا مضر

صحت ہونا نوٹ کیا جاتا ہے Sigarette Smoking
Is Injurious To health طب قدیم نے بھی اس کے
نقصانات بتائے ہیں، حکیم شریف خاں صاحب نے بھی تالیف شریفی
میں اعضاء ودماغ کے لیے مضر صحت بتایا اور باعث خفقان لکھا ہے،
اعظم الحکماء حکیم اعظم خان نے لکھا ہے ''مورث یبوست اعضاء ولاغری
بدن ودرشتی جلد ہے'' اور فرمایا ہے ''از آں دق شیخوخت می گردد
وگاہے مورث امراض مختلفہ می شود کہ علاج آنہا مشکل می گردد'' دخان
تمباکو کو مظلم ومخرب حواس وقویٰ مسخن ومحلل جمیع اعضاء ودماغ وقلب بتایا
ہے۔

میر محمد حسین نے مخزن الادویہ میں مضر دل ودماغ، مورث سل و
خفقان، مکدر حواس ومغلظ خون لکھا ہے۔

حکیم میر محمد مومن نے تحفۃ المؤمنین میں مورث سدہ وخفقان،
مکدر حواس، مضر دل ودماغ وآشامیدنش از سموم تحریر فرمایا ہے۔

تمباکو کا داخلی استعمال اور اُس کا دھواں خارجی استعمال کے
مقابلہ میں زیادہ مضر ہے، گرم وسرد مزاجوں میں قبول اثر کے مطابق
نقصان کا ظہور جلد یا بدیر ہوتا ہے، طب یونانی میں تمباکو دواءً وعلاجاً
استعمال میں آتی ہے، لیکن ضرورت کی حد تک مختصر وقت کے لیے نقصان
وجزء مضر کی اصلاح کرتے ہوئے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے، تمباکو
کے دواءً اثرات میں تخدیر بھی ہے، اس لیے بعض اورام ودردوں کی
تسکین کے لیے ضماداً یا دلوکاً کام میں لایا جاتا ہے۔ آماس لثہ ودرد میں

فلفل سیاہ ونمک کے ساتھ ملنے اور رال کے ساتھ بہا دینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ دل دادگان وفریفتگان تمباکو مختلف شکلوں سے نوش جان کیا کرتے ہیں، پہلے صرف حقّہ تھا یا چلم تھی لیکن آج بیڑی ہے، سگریٹ ہے، چُرٹ ہے، ناس ہے گولی ہے، سگار ہے، زعفرانی زردہ ہے، زعفرانی پتّی ہے، پان پراگ ہے، قوام ہے اور بھی بہت کچھ ہے۔

جو چیز محبوب ومرغوب ہو، مارکیٹ میں جسکی مانگ زیادہ ہواُسے مختلف شکلوں ہی میں سامنے لایا جاتا ہے۔ اس شعبہ میں کام کرنے والے بیوٹی پارلرس کے مشوروں اور عمل سے جاذبیت وآراستگی پیدا کی جاتی اور عروسِ دلربا بنا کر پیش کیا جاتا ہے، شکل وصورت جو بھی بنادی جائے، تمباکو اور نیکوٹین Nicotine سے خالی نہیں ہوتی۔ غور وفکر کی دنیا میں تو یہی کہا جائے گا۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

بازاروں میں گلیوں اور کوچوں تک میں مل جانے والا یہ سلو پائیزن ہر تنبولی سے حاصل ہوجاتا ہے۔ پان میں ڈال کر، منہ میں دبا کر رس چوستے رہنا وہ عادت بد ہے جس کے بدترین نتائج سامنے آتے رہتے ہیں، آکلۃ الفم، بخر سے بھی زیادہ بدبوئے دہن، منہ، گلا، مری کے امراض اور معدہ میں تمباکو کی سمّی رطوبات جانے کے بعد سرطانی اعراض کا خطرہ ہوسکتا ہے۔

جسم وحیات اور صحت اللہ کا عطیہ ہے، امانت الٰہی ہے اس کی

حفاظت اور اسے نقصان سے بچانا ضروری امر ہے، اسی لیے غذا کی غلطی وبے قاعدگی یا نقصان پہنچانے والی دوا کا استعمال مجرمانہ عمل ہے، کتاب کا مطالعہ کرکے استعمال تمباکو خصوصاً تیز تمباکو یا اس کے کثرت استعمال سے پیدا ہونے والے نقصان پر نظر ڈال کر مومنانہ عقل وفہم سے کام لے کر فیصلہ کیا جائے۔ قال ھادینا علیہ السلام : **لکل شئ دعامۃٌ ودعامۃ المؤمن عقلہ** (ابوداؤد، نقلا از کنوز الدقائق فی حدیث خیر الخلائق لعبدالرؤف المناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ ص۱۲۱)

علمائے اسلام کی کثیر تعداد نے تمباکو کو ناپسند کیا ہے اسے حرام یا مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی یا مباح فرمایا ہے۔ اس کے بعد تو اسے طیبات میں داخل کیے جانے کی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی۔ ہند وپاک علمائے احناف کے اباحت کے فتوے اور لفظ اباحت کے مفہوم کو سامنے رکھ کر بھی یہی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اس کا ترک اس کے استعمال سے اچھا ہے " **الأولی لکل ذی مروءۃٍ ترکہ** " بات اتنی ہی نہیں بلکہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے الفاظ میں پینے والا اس کا گناہ سے خالی نہیں۔

مانعین استعمال تمباکو میں علمائے ہند کے شیخ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ تمباکو نوشی کے مخالف تھے، ان کے والد بزرگ ومحترم کا ارشاد دو شخصوں کا خواب اور تمباکو نوشی کی وجہ سے حضور نبی اور محفل رسول علیہ السلام کی حاضری سے محرومی۔

محدث جلیل وعظیم شیخنا المکرّم مولانا حیدر حسن خاں (شیخ الحدیث وناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ، متوفی ۱۳۶۱ھ ۱۹۴۲ء) تمباکو کھانے پینے

والوں سے سخت ناراض تھے، حفاظ، قرّاء اور ائمہ کی اس عادت پر تو شدید گرفت فرماتے تھے۔

شیخ فاضل، ادیب فرید اُستاذ نا المحترم مولانا محمد سورتی (نزھۃ الخواطر کے الفاظ میں "**قلّما يدانيه أاحدٌ**" متوفی ۱۹۴۲ء) تمباکو نوشی کی نہ تو اجازت دیتے تھے اور نہ ہی اسے درست سمجھتے تھے ۔

ناچیز نے اپنی ساٹھ سالہ معالجاتی زندگی میں استعمال تمباکو کے عادی لوگوں کی صحت کا انجام براہی دیکھا ہے۔اس کے دخان سے اوتار الصوت، اغشیۃ الرئہ اور حُلقوم کے حصے متاثر ومتورّم ہوکر کھانسنے پر مجبور کرتے اور کھانسی کے ذریعہ اس اذیت کو دور کرنا چاہتے ہیں۔لیکن تمباکو نوشی کے باقی رہتے ہوئے علاج پذیر ہونا دشوار اور گاہے ناممکن ہوتا ہے، بالآخر آواز کی یہ ڈوریاں پھیپھڑے کی جھلّی اور حلقومی حصے زیادہ ہی بیمار ہوتے جاتے اور کبھی دمہ گاہے کینسر بنا ڈالتے ہیں۔

۲۴ گھنٹے ۲۱۶۰۰ سانس لینے والے انسان کی سانس کی یہ تعداد تمباکو پینے والوں میں کم ہوتی جاتی ہے اور اس کی زندگی کم کرتی رہتی ہے، یہ کہنا بے جا نہیں کہ تمباکو کھانے پینے والا اپنے جسم کو روگوں کا پٹارا بنالیتا ہے یہ سب وہ طبّی معلوماتی اور تجرباتی امور ہیں جنہیں طبّی وعلاجی دنیا نے جانا اور مانا ہے۔(والامر بید اللہ تعالی)

ادھر چند سال سے گُٹکا کھانے والوں کا شُغل بھی سامنے ہے، گُٹکا کھانے والے لاغر اندام، بدحال، قوت عمل کا فقدان، بغیر گُٹکا کھائے کچھ نہ کر سکنے والے، اعضاء کے اضمحلال کا شکار، چہرے سے

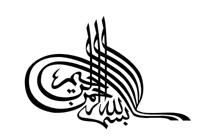
کریات حمراء کی کمی اور کریات بیضاء کی کثرت کی آئینہ دار ہوتی ہے، گُٹکا اس درجہ عام ہوا ہے کہ امیر وغریب، تاجر ومزدور تک اس کے شکار بنتے جارہے ہیں" **لاتلقوا بايديكم الى التهلكة** "کو نہ ماننے کا جوحشر ہونا چاہیے وہی حشر گُٹکا کھانے والوں کا ہورہا ہے۔

دعا ہے کہ اعظمی صاحب کی کتاب کے مطالعہ سے تمباکو نوش اور گُٹکا خور دونوں ہی استفادہ کریں۔نقصان رسانی وہلاکت سے خود کو بچائیں۔مفید ورہنما ذخیرہ جمع کردینے پر ندوی صاحب کے لیے دعائے خیر کی جائے۔

کتاب کی طباعت واشاعت کی ذمہ داری قبول کرنے والے محترم امیر جامعۃ الھدایہ جے پور، مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب کو رب کریم اجر عظیم سے نوازے۔

احمد حسن غفرلہٗ

۵ شوال المکرّم ۱۴۲۲ھ



قرآن کریم

☆ اور بے جا خرچ سے بچو، بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے(الاسراء:۲۶،۲۷)

☆ اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں ۔ (البقرہ:۱۹۵)

☆ اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔(النساء:۲۹)

☆ اور حلال کرتا ہے ان کے لیے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں۔ (الاعراف:۱۵۷)

حدیث نبوی

☆ جس نے زہر کھا کر اپنے کو قتل کیا وہ زہر جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا، اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا (صحیح مسلم ۱/۱۰۴، دار عالم الکتب)

☆ نہ اپنے کو نقصان پہنچانا جائز اور نہ دوسرے کو (سنن ابن ماجہ:۲۳۴)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور سست و کمزور کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔(ابوداؤد: حدیث نمبر ۳۶۸۶، مسند احمد: ۴/۲۷۳)

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

انسانی تخلیق کی غرض خاص قرآن کریم کی آیت:

"وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون"(۱)

"میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ میری بندگی کریں"

میں بندگی بتلائی گئی ہے، اور بندگی کی تکمیل (اپنے وسیع تر مفہوم کے ساتھ) صحیح طور سے اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک بدن انسان صحیح و سلامت نہ رہے۔ اس لیے صحت انسان کا سب سے بیش قیمت سرمایہ ہے، جب تک انسان اس نعمت سے سرفراز نہ ہوگا وہ نہ تو دینی امور کو بخوبی انجام دے سکتا ہے اور نہ دنیاوی امور کو، یہی وجہ ہے کہ صحت کو رسول اللہ ﷺ نے انسان کی نیک بختی اور خوش قسمتی کا ایک اہم عنصر قرار دیا ہے۔

"عن عبيد الله بن محصن قال قال رسول الله ﷺ من أصبح منكم آمناً في سربه معافى في جسده عنده قوت يومه فكأنما حيزت له الدنيا"(۲)

"حضرت عبید اللہ بن محصنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم میں سے اس حالت میں صبح کرے کہ اپنی جان سے بے خوف ہو، اس کا جسم ٹھیک ٹھاک ہو اور ایک روز کی خوراک اس کے پاس موجود ہو گویا دنیا اس کے پاس جمع کر دی گئی ہے"۔

---

(۱) الذاریات :۵۶ (۲) جامع ترمذی حدیث نمبر ۲۳۴۶، ابن ماجہ: حدیث نمبر ۴۱۴۱

غالب کے اس شعر میں ایک حد تک اس مفہوم کی ترجمانی ہوگئی ہے:

تنگ دستی اگر نہ ہو غالب — تندرستی ہزار نعمت ہے

اسی لیے اسلام نے صرف ان چیزوں کے کھانے کی اجازت دی ہے جو جسم کو تندرست بنانے اور روحانی قوی کی ترقی میں معاون ہوں، اور ان چیزوں کے کھانے کی ممانعت کردی جو جسم کو نقصان پہنچانے اور روحانی قوی کو مضمحل کرنے کا سبب بنیں۔ اسی مصلحت کے پیش نظر فقہاء نے ایک شرعی ضابطہ مقرر کیا ہے کہ ''**ویحرم مایضر البدن والعقل**'' (۱) یا ''**کل ماضر کالزجاج والحجر والسم یحرم**'' (۲)

موجودہ زمانے میں جو مضرِ صحت اشیاء انسان کے استعمال میں ہیں ان میں سرفہرست تمباکو ہے جس کے زہر نکوٹین NICOTINE سے ہر سال لاکھوں افراد موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں، تمباکو نوشی کی بری لت سے اسلامی معاشرہ بھی اچھوتا نہیں ہے جس میں تمباکو کو جائز و مستحسن تصور کر کے مختلف طریقوں سے بلا دریغ استعمال کیا جارہا ہے۔
یہاں تک کہ ایک صاحب فرماتے ہیں:

دنیا میں جو حقے کا طلب گار نہ ہوگا
محشر میں خدا اس کا مددگار نہ ہوگا

افسوس کا مقام ہے کہ غیر اسلامی فلاحی تنظیمیں انسداد تمباکو نوشی کی مہم چلا رہی ہیں اور قرآن و حدیث کا درس دینے والے علمائے کرام بصد شوق تمباکو کا استعمال کر رہے ہیں، اور امت اسلامیہ کا خرد و کلاں اس کا اس قدر دلدادہ ہو چکا ہے کہ ع

(۱) الاقناع (۲) روضۃ الطالبین ۳/۲۸۱

چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

کا مصداق ہوگیا ہے۔ یہیں تک بس نہیں ہے بلکہ مسلم اخبارات و رسائل میں تمباکو کے فروغ کے لیے اشتہارات بھی شائع کیے جارہے ہیں۔

تمباکو کے نقصانات صرف تمباکو نوش تک محدود ہوتے تو تمباکو نوشی نہ کرنے والے اپنے کو خوش نصیب تصور کرتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس فضا میں سانس لینا بھی خطرناک مسئلہ بن گیا ہے جس کو تمباکو نوشوں نے تمباکو کے دھوئیں سے آلودہ کر رکھا ہے، انسان تمباکو نوشی نہ کرتے ہوئے بھی تمباکو نوشوں میں شمار ہوگا، اب ایک نئی اصطلاح وضع کی گئی ہے۔ (Passive Smoking) (غیر ارادی تمباکو نوشی) اور (Active Smoking) (عملی تمباکو نوشی)۔

ایک رپورٹ کے مطابق قصداً یا ارادۃً تمباکو نوشی کرنے والے ایک شخص کے ذریعہ سانس کے ساتھ جسم کے اندر لیے گئے دھوئیں یا بلا قصد یا غیر ارادی تمباکو نوشی کرنے کے لیے ایک شخص کے ذریعہ سانس کے ساتھ جسم کے اندر لیے گئے دھوئیں کے کیمیائی اجزاء کے موازنے سے واضح طور پر پتہ چلا ہے کہ دونوں پر ہونے والے زہریلے اثرات نوعیت کے اعتبار سے یکساں ہیں۔ بلکہ رپورٹوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تمباکو نوشی کرنے والوں کے مقابلے میں تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کے لیے تمباکو نوشی زیادہ مضر ہے کیونکہ غیر ارادی تمباکو نوشی کرنے والے پانچ گنا زیادہ کاربن مونو آکسائڈ، تین گنا زیادہ تارکول اور نکوٹین اور چار گنا زیادہ بنزو پائرین جو سب کے سب انتہائی زہریلے ہیں۔ سانس کے ساتھ جسم کے اندر لے جاتے ہیں۔

تمبا کو نوشی کے خلاف مہم چلانے والوں کا نعرہ پہلے یہ تھا کہ تمہاری تمبا کو نوشی تمہاری صحت کے لیے مضر ہے لیکن اب نعرہ ہے
(Your Smoking is injurious to my health)
(یعنی تمہاری تمبا کو نوشی میری صحت کے لیے مضر ہے)

تمبا کو نوشی کے عام نقصانات کے بارے میں رپورٹیں آئے دن شائع ہوتی رہتی ہیں تا کہ لوگ اس وبا سے ہوشیار رہیں اور ایک پاکیزہ اور صاف ستھرے ماحول میں زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

۱۹۷۵ء میں عالمی صحت تنظیم (W.H.O.) نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا تھا کہ سگریٹ نوشی سے مرنے والے یا بدحال زندگی گزارنے والے تعداد میں ان لوگوں سے زیادہ ہیں جو طاعون، چیچک، ٹی بی، جذام اور ٹائی فائیڈ وغیرہ جیسے امراض کا شکار ہو کر مرجاتے ہیں اسی خطرناک نتیجے کے پیش نظر تمبا کو نوشی کو وبا سے تعبیر کیا گیا ہے۔

عالمی صحت تنظیم کی جدید ترین رپورٹ کے مطابق دنیا میں ہر برس ۴۲ لاکھ افراد سگریٹ نوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور ۲۰۳۰ء تک یہ تعداد ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ سکتی ہے۔

تمبا کو کے مذکورہ بالا خطرناک نتائج کی روشنی میں اہل علم کا خاموشی اختیار کر لینا بلکہ خود تمبا کو کو صبح و شام پابندی سے اور مختلف طریقوں سے استعمال کرنا اور مہمانوں کی اس سے تواضع کرنا کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا۔

یہ صحیح ہے کہ عہد نبویؐ اور قرونِ اولیٰ میں اسلامی معاشرہ تمبا کو سے نا آشنا تھا جس کی وجہ سے احادیث آثار صحابہ و تابعین اور اقوال ائمہ

مجتہدین میں اس کی حرمت وحلت کا ذکر موجود نہیں ہے، لیکن جس وقت یعنی دسویں صدی ہجری کے اواخر اور گیارہویں کے اوائل میں اس کا وجود اسلامی معاشرے میں ہوا ہے۔ اسی وقت سے علمائے وقت نے انسداد تمبا کو نوشی کی مہم شروع کر دی تھی اور اس سلسلے میں مستقل رسالے تالیف کیے یا اپنی فقہی کتابوں میں منشیات کے باب میں اس کی شرعی حیثیت بیان کی اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ درج ذیل فہرست کتب سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ علماء اور دانشوروں نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کس قدر کوشش کی ہے:

کتاب / مؤلف

۱۔ الادراک لضعف أدلة التنباک، الامیر محمد بن بدر الدین اسماعیل بن صلاح الصنعانی
۲۔ الادلة الحسان فی بیان تحریم شرب الدخان، سلیمان بن محمد بن محمد بن ابراہیم الفلانی
۳۔ إعلام الاخوان بتحریم الدخان، محمد بن علی بن محمد علان الصدیقی الشافعی
۴۔ الاعلان بعدم تحریم الدخان، سلامة بن حسن الراضی الشاذلی
۵۔ اقامة الدلیل والبرھان علی تقبیح البدعة المسماة بشرب الدخان محمد بن الصدیق الحنفی الیمنی
۶۔ الایضاح والتبیین فی حرمة التدخین، محمد بن عبد اللہ الطرابیشی الحلبی
۷۔ البرھان علی تحریم الدخان، ابو طالب ابن علی الحنفی
۸۔ تأیید الاعلان بعدم تحریم الدخان، محمد بن سلامة حسن الراضی
۹۔ تبصرة الاخوان فی بیان أضرار التبغ المشهور بالدخان، محمد بن عبد اللہ الطرابیشی الحلبی
۱۰۔ التبغ تجارة الموت الخاسرة ڈاکٹر محمد علی البار
۱۱۔ التبیان فی الزجر عن شرب الدخان، حسین بن مراد الانصاری السندی
۱۲۔ تحذیر الاخوان من شرب الدخان، محمود طاھر

۱۳۔ تحفۃ الاخوان بتحقیق ما قیل فی الدخان، مصطفیٰ بک رشدی الدمشقی
۱۴۔ تحفۃ الاخوان فی منع شرب الدخان، محمد ھاشم السندی الحنفی
۱۵۔ تحفۃ النساک فی شرب التنباک، عبدالرحمٰن بن سلیمان بن یحییٰ بن عمر الأھدل الیمنی
۱۶۔ تحقیق البرھان فی شأن الدخان، مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی
۱۷۔ ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان، ابوالحسنات عبدالحی اللکنوی
۱۸۔ تنبیہ ذوی الادراک بحرمۃ تناول التنباک، محمد بن علی بن محمد علان الصدیقی الشافعی
۱۹۔ تنبیہ الغافل الشاک بتحریم التنباک، شھاب الدین احمد بن عوض باحضرمی الظفاری
۲۰۔ تنبیہ الغفلان فی منع شرب الدخان، محمد بن علی الجمالی المغربی المالکی
۲۱۔ التدخین وسرطان الرئۃ والأمراض الأخری ڈاکٹر نبیل صبحی الطّویل
۲۲۔ التدخین وأثرہ علی الصحۃ ڈاکٹر محمد علی البار
۲۳۔ الدخان مابین القدیم والحدیث محمد بن جعفر الکتانی
۲۴۔ الدلائل الواضحات علی تحریم المسکرات والمفترات، حمود بن عبداللہ التویجری
۲۵۔ الدلیل والبرہان علی تحریم شجرۃ الدخان عبدالرحمٰن بن احمد الکتامی
۲۶۔ رسالۃ فی تحریم الدخان، عبدالملک العصامی المغربی المالکی
۲۷۔ رسالۃ فی الدخان، محمد بن مصطفیٰ بن عثمان الحسینی الخادمی
۲۸۔ رسالۃ فی الشای والقھوۃ والدخان، جمال الدین القاسمی
۲۹۔ رفع الاشتباک عن تناول التنباک، عبدالقادر محمد بن یحییٰ الحسینی الطبری المکی المالکی

۳۰۔ رفع الالتباک فی حکم تعاطی شجرۃ التنباک، شیخ الاسلام بیری زادہ (ابراھیم بن حسین بن احمد بن بیری)
۳۱۔ السلاح الماضی فی نحر دعوی سلامۃ الراضی، علی بن محمد سالم
۳۲۔ الشدۃ والصرامۃ فی الرد علی محمود سلامۃ، علی بن محمد سالم
۳۳۔ الصلح بین الاخوان فی حکم اباحۃ الدخان، عبدالغنی النابلسی
۳۴۔ عقود الجواھر الحسان فی بیان حرمۃ التبغ المشھور بالدخان، محمد بن عبداللہ الطرابیشی الحلبی
۳۵۔ غایۃ البیان لحل شرب مالا یغیب العقل من الدخان، علی بن زین العابدین بن محمد بن عبدالرحمٰن الاجھوری المصری
۳۶۔ غایۃ البیان فی تحریم الدخان۔ محمد الوالی الفلانی السودانی المالکی
۳۷۔ غایۃ الکشف والبیان فی تحریم شرب الدخان، سلیمان بن محمد بن محمد بن ابراھیم الفلانی
۳۸۔ فیض الرحیم الرحمٰن فی تحریم شرب الدخان، صالح الحفنی الزفزافی المالکی
۳۹۔ قمع الشھوۃ عن تناول التنباک والکفتۃ والقات والقھوۃ، علوی بن احمد السقاف
۴۰۔ اللمغ فی حکم شرب طبغ، عبدالباقی الزرقانی
۴۱۔ مصائب الدخان محمد عبدالغفار الھاشمی
۴۲ الموقف الشرعی من التبغ والتدخین ڈاکٹر محمد علی البار
۴۳۔ محدد السنان فی نحور اخوان الدخان، عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم الفکون
۴۴۔ المدافع البرھانیۃ فی مدافع المناکیر الدخانیۃ، محمد بن عبدالباقی بن سنبل
۴۵۔ المنباک فی دخان التنباک، محمد بن عبدالرسول بن قلندر البرزنجی الشافعی
۴۶۔ منھل الظمآن فی کل مایتعلق بالدخان، محمد بن عبدالمطلب اسماعیل
۴۷۔ نصیحۃ الاخوان فی اجتناب الدخان، ابراھیم بن حسن اللقانی

۴۸۔ نصیحۃ الاخوان عن تعاطی القات والتبغ والدخان، حافظ بن احمد الحکمی
۴۹۔ نصیحۃ الاخوان عن استعمال الدخان، عبداللہ بن عبدالرحمٰن المسند
۵۰۔ ھدیۃ الاخوان فی شجرۃ الدخان، محمد المرتضی الزبیدی الیمنی المصری
۵۱۔ ھل التبغ والتدخین من المحرمات ڈاکٹر محمد علی البار

مذکورہ بالا مؤلفین میں سے بعض نے تمباکو کے استعمال کو مباح قرار دیا ہے، لیکن فی زمانہم تمباکو پر تحقیقات منظر عام پر نہ آنے کی وجہ سے اس قسم کی گنجائش تھی، اب جبکہ حقائق سامنے آچکے ہیں اور تمباکو کے صحتِ انسانی پر خطرناک حد تک نقصانات کو تسلیم کرلیا گیا ہے تو اس سلسلے میں اہل علم کا خاموشی اختیار کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے بلکہ انہیں یکجا ہو کر اس کے بارے میں متحدہ موقف اختیار کر کے تمباکو نوشی کے خلاف مہم میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔(۱)

تمباکو نوشی پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے عالمی سطح پر کوششیں جاری ہیں، تمباکو نوشی اور صحت کے بارے میں ہر سال ایک عالمی کانفرنس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے اور تمباکو نوشی نہ کرنے کا دن (No Tobacco day) ہر سال ۳۱ مئی کو عالمی صحت تنظیم کی طرف سے منایا جاتا ہے۔

راقم الحروف اپنی اس تحریر میں علمی امانت کے پیش نظر تمباکو کا تعارف کراتے ہوئے اس کی حلت وحرمت سے متعلق مختلف نقطہ ہائے نظر کو مدلل پیش کرے گا اور تمباکو سے پیدا ہونے والے امراض اور انسانی

---

(۱) جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں انسداد منشیات پر ایک عالمی کانفرنس بتاریخ ۲۷۔۳۰ جمادی الاولی ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۲۔۲۵ مارچ ۱۹۸۲ء منعقد ہوئی تھی جس میں سترہ ممالک کے علمائے کرام نے شرکت کی تھی اور متفقہ طور پر تمباکو کی حرمت کے فتاویٰ کی تائید کی تھی۔

صحت پر اس کے مہلک اثرات کی وجہ سے ان لوگوں کے موقف کی تائید کرے گا جو انسدادِ تمباکو نوشی کے حامی ہیں یا تمباکو نوشی کی حرمت کے قائل ہیں۔ امید ہے کہ یہ پیش کش شاعر کے قول:

لقد أسمعت لو ناديت حياً ☆ ولكن لا حياة لمن تنادى

کا مصداق نہیں ہوگی، بلکہ شاعر کے قول:

اندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

کا مصداق ہوگی۔ کیونکہ اس کتاب کی تالیف میں جو جگر کاوی اور خامہ فرسائی کی گئی ہے اس کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ اس کو پڑھ کر زبان متلذذ اور کان اس کو سن کر محظوظ ہو سکے بلکہ دل اس کو سمجھ کر متأثر ہو سکے اور عقل وشریعت کو ایسے علاقائی، معاشرتی اور آبائی فرسودہ اقدار پر ترجیح دے سکے جو اسلامی روح کے منافی ہو۔ اس لیے مجھے یقین ہے کہ عوام و خواص سبھی اپنے اپنے وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر انسدادِ تمباکو نوشی کی مہم میں حصہ لیں گے اور ارشاد نبویؐ " **من رأى منكم منكراً فليغيره بيده ، فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه و ذلك أضعف الإيمان** " کو عملی جامہ پہنا کر اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں سے بحسن وخوبی عہدہ برآ ہوں گے۔

☆☆☆

باب اوّل

تمباکو کی حقیقت اور اس کا علمی وتاریخی پس منظر

تمباکو کا نام :

تمباکو جس کا نباتاتی یا سائنسی نام NICOTIANA TABACUM) ہے اس کا عام نام (TOBACCO) انڈین امریکن لفظ سے ماخوذ ہے جو اس پائپ کو کہتے تھے جس کے ذریعہ امریکہ کے اصلی باشندے ریڈ انڈین تمباکو نوشی کرتے تھے، یا پھر پتوں کو لپیٹ کر جسے پیتے تھے اس کا نام تھا۔ یہ تحقیق انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مقالہ نگار کی ہے۔ اس سلسلے میں بعض دوسرے لوگوں کی تحقیق یہ ہے کہ خلیج میکسیکو (MEXICO) میں واقع جزیرہ (TOBAGO) میں کرسٹوفر کولمبس CHRISTOPHER) (COLUMBUS اور اس کے جہاز راں ساتھیوں نے وہاں کے باشندوں کو اسے استعمال کرتے دیکھا تھا اس لیے جزیرہ کی مناسبت سے اس کا نام رکھ دیا گیا جو انگلش میں بگڑ کر (TOBACCO) ہو گیا اور لفظ نیکوٹیانا (NICOTIANA) جو نام کا جز بن چکا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پرتگال میں مقیم فرانسیسی سفیر (JEAN NICOT) کا تمباکو کے عام کرنے

میں بہت اہم کردار تھا اس لیے تمباکو کے نام کے ساتھ اس کا نام بھی جز ولا ینفک قرار پایا اور تمباکو میں پایا جانے والا زہر بھی اس کی طرف نسبت کر کے (NICOTINE) کہا جاتا ہے (۱)

مولانا محمد حسین آزاد آبِ حیات میں رقم طراز ہیں کہ تمباکو سنسکرت کے لفظ تامر کٹ سے بگڑ کر بنا ہے اور ان بھُت چکتسا ساگر میں اس کا نام تامر کوٹا درج ہے۔ اور عربی زبان میں تبغ، دخان، تمباک، تنباک، طباق، طابہ، تتن یا توتون وغیرہ سے معروف ہے۔ (۲)

تمباکو کی ماہیت وخواص

تمباکو ایک مشہور جھاڑ دار پودا ہے جو عام طور سے کم از کم ایک فٹ اور زیادہ سے زیادہ دو میٹر اونچا ہوتا ہے۔ لیکن بعض گرم ممالک میں پانچ میٹر تک پہونچ جاتا ہے، اس کے پتے بیضوی شکل کے موٹے اور کھردرے ہوتے ہیں، بوتند وتیز اور ذائقہ تلخ اور خراش دار ہوتا ہے۔ تمباکو کی کاشت تقریباً سو ممالک میں ہوتی ہے لیکن عالمی سطح پر درج ذیل ممالک تمباکو کی پیداوار میں سرفہرست ہیں:

امریکہ، کیوبا، میکسیکو، برازیل، بلغاریہ، یونان، فرانس، اٹلی، یوگوسلاویہ، آسٹریلیا، ہنگری اور ہندوستان۔

ہندوستان کے تقریباً ہر علاقے میں اس کی کاشت ہوتی ہے اور

---

(۱) ۱۸۲۸ء میں ہائیڈل برگ یونیورسٹی (جرمنی) سے وابستہ دو سائنس دانوں Reiman اور Bosselt نے تمباکو پر تحقیق کر کے اس کے اندر زہر کا پتہ لگایا تھا جسے جان نیکوٹ کی طرف منسوب کر کے نکوٹین Nicotine سے موسوم کر دیا تھا۔

(۲) تتن یا توتون اصلاً ترکی زبان کا لفظ ہے جو تمباکو کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔

خاص طور سے درج ذیل علاقوں میں : کوئمبٹور، ترچنا پلی، گوداوری کا ڈیلٹا، مونگیر، سہارنپور، فرخ آباد، بدایوں اور گجرات ۔تمباکو کی تقریباً ساٹھ قسمیں ہیں لیکن برصغیر میں چار قسم کے تمباکو مشہور ومعروف ہیں: ١۔دیسی ۔٢۔ کلکتی ۔٣۔ پوربی اور ۔٤۔سورتی ۔ ایک رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر ہندوستان تمباکو کی پیداوار میں تیسرے نمبر پر ہے ۔تمباکو کے صرف پتے ہی کام آتے ہیں، ڈنٹھل سے کارآمد تمباکو حاصل نہیں ہوتا ویسے سائنسی تحقیقات کی رو سے فعال مادے پہلے جڑوں میں ہوتے ہیں، جو بعد میں منتقل ہوکر پتوں میں جاگزیں ہوجاتے ہیں ۔ اطباّء کے بقول اس کی طبیعت گرم خشک ہے ۔بعض اطباّء نے سرد خشک قرار دیا ہے ۔تمباکو ویسے سبھی لوگوں کے لیے مضر ہے لیکن جس کا مزاج گرم یا خشک ہے یا سوداوی ہے اس کے لیے سخت مضرت رساں ہے اور جو خفقان قلب کا مریض ہے اس کے لیے بھی انتہائی مضر ہے، کہا جاتا ہے کہ تمباکو میں تقریباً ایک ہزار کیمیاوی اجزاء ہیں جن میں سے تین سو کا سائنس دانوں نے پتہ لگالیا ہے ۔ یہ بھی دریافت کرلیا ہے کہ ان میں سے پندرہ سے زائد کیمیاوی زہریلے اجزاء مہلک ہیں ۔ (١) خصوصاً نکوٹین (Nicotine) جو تمباکو میں پائے جانے والا سب سے مضر زہر ہے۔

تمباکو کی تاریخ:

خیال کیا جاتا ہے کہ تمباکو کی کاشت کی اصل جگہ امریکہ ہے ۔خصوصاً میکسیکو (٢) لیکن جنگلی تمباکو کی اصل کی نشاندہی تحدید کے طور پر نہیں کی جاسکی ہے کیونکہ تمباکو کی کاشت چند صدیوں قبل ہی شروع ہوئی ہے ۔مشہور یہی ہے کہ ١٤٩٢ء مطابق ٨٩٨ھ میں امریکہ کی بازیافت

(١) دیکھیے فقہ الاشربۃ وحدھا صفحہ ٤٣٨

(٢) ڈاکٹر محمد علی البار نے لکھا ہے کہ اہل میکسیکو ڈھائی ہزار سال پہلے سے تمباکو سے واقف ہیں ۔

کرنے والا کرسٹوفر کولمبس نے اصل امریکی باشندوں کو جن کا اس نے ریڈ انڈین نام رکھ دیا تھا تمباکو پیتے دیکھا تھا (١) اس وقت پرانی دنیا یورپ، افریقہ اور ایشیا کے لوگ اس سے ناآشنا تھے ۔ریڈ انڈین کا خیال تھا کہ تمباکو طبی خصوصیات کا حامل ہے اور یورپ میں رواج دینے کا اصل سبب بھی یہی تھا ۔ریڈ انڈین اپنی دینی تقریب میں بھی تمباکو استعمال کرتے تھے (٢) باور کیا جاتا ہے کہ کرسٹوفر کولمبس اور اس کے ساتھی امریکہ سے واپسی پر تمباکو کے کچھ پودے اسپین لائے تھے اس کے بعد امریکہ کے اصل باشندے تمباکو پرتگال برآمد کرنے لگے ۔ پرتگال میں مقیم فرانسیسی سفیر (JEAN NICOT) کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی اور اس نے بطور زینت اس کے پودے لگائے اور اپنے اوپر اس کا طبی تجربہ بھی کیا جس سے اس کو اندازہ ہوا کہ اس میں ہر مرض کی دوا ہے، اسی اثنا میں فرانس کی ملکہ (CATHERINE DE MEDICEIS) دردسر میں مبتلا ہوئی

(١) مشہور یہی ہے کہ امریکہ کا سراغ کولمبس نے لگایا ہے لیکن بعض مسلم وغیر مسلم دانشوروں نے دستاویزات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں نے کولمبس سے صدیوں سال پہلے اس سرزمین پر قدم رکھا تھا، اس موضوع پر تقریباً نصف صدی سے بحث جاری ہے، دیکھیے مجلّہ منار الاسلام شمارہ جمادی الآخرۃ ١٤٠٨ء

(٢) ریڈ انڈین ابتدائے عہد میں تمباکو نوشی کس طرح کرتے تھے اس سلسلے میں ڈاکٹر زاہد علی واسطی رقمطراز ہیں کہ: برٹش میوزیم لندن میں جو تصاویر موجود ہیں انھیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ریڈ انڈین گھیرا بنا کر بیٹھ جاتے ۔ درمیان میں تمباکو کے پتےّ جلا کر الاؤ بناتے اور لمبی لمبی نلکیوں کے ذریعہ دھواں ناک کے ذریعے اندر کھینچتے تھے، ایسے شواہد موجود ہیں کہ وہ لمبی نلکی کے آخری سرے پر تمباکو کے پتےّ گھُسا کر جلاتے اور دوسرا ناک کے نتھنے میں داخل کرکے لمبی سانس اندر کھینچتے تھے، وہ تمباکو کو جلا کر اس کی دھونی بھی لیتے ، جب کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تو اس کے ساتھیوں نے نلکیوں کے سرے بجائے ناک میں لینے کے منہ میں دبا کر دھواں اندر کھینچنا شروع کیا۔ (اردو ڈائجسٹ صفحہ ٢٠٠ ۔ مارچ ١٩٩٠ء)

تو جان نیکوٹ نے اس کا پودا ملکہ کے علاج کے لیے بھیجا بعد میں اس نے اس کے بیج بھی فرانس بھیجے جہاں اس کی کاشت ہونے لگی اور لوگ مختلف طریقوں سے اس کا بکثرت استعمال کرنے لگے وہیں سے تمباکو یورپ کے دیگر ملکوں میں پہونچ گیا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس شخص نے سب سے پہلے تمباکو سے اہل یورپ کو روشناس کرایا ہے وہ اسپین کا فرانسیس ہونڈیز نامی ایک ڈاکٹر ہے جس کو اسپین کے بادشاہ فلیپ ثانی نے میکسیکو ایک اطلاعاتی اور تحقیقاتی مہم پر بھیجا تھا بعض مورخین کے بقول ٹھیچر پہلا شخص ہے جس نے پرانی دنیا خصوصاً یورپ کو تمباکو سے روشناس کرایا۔ ان کا بیان ہے کہ یہ شخص کولمبس سے بھی ایک صدی قبل ۱۳۹۲ء میں ہندوستان کی تلاش میں جہازرانی کرتا ہوا امریکہ پہونچ گیا تھا۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مطابق درج ذیل ملکوں اور تاریخوں میں اس کی کاشت شروع ہوئی ہے۔ فرانس ۱۵۵۶ء پرتگال ۱۵۵۸ء اسپین ۱۵۵۹ء اور انگلینڈ ۱۵۵۶ء یورپ کے باہر اس کی پیداوار کی شروعات کی ایسی کوئی شہادت نہیں ملتی ہے لیکن جن یورپیوں نے امریکہ میں سکونت اختیار کی انہوں نے مندرجہ ذیل جگہوں اور تاریخوں میں اس کی پیداوار شروع کی۔ سانٹوڈومینگو (SANTO DOMINGO) ۱۵۳۱ء کیوبا (CUBA) ۱۵۸۰ء برازیل (BRAZIL) ۱۶۰۰ء جیمس ٹاؤن (JAEMS TOWN) اور ورجینیا (VIRGINIA) ۱۶۱۲ء اور میری لینڈ (MARYLAND) ۱۶۳۱ء بہر کیف تمباکو امریکہ سے پہلے پہل اسپین آیا اس کے بعد یورپ کے سارے ممالک میں عام ہو گیا اور یورپ ہی کے راستے ترکی، عرب ممالک، افریقہ، ایران، ہندوستان،

جاپان، روس، اور دنیا کے بقیہ ممالک میں اس کی رسائی ہوگئی اور اس وقت تقریباً سو ممالک میں اس کی باقاعدہ کاشت ہوتی ہے۔

اس وقت چین اور امریکہ کے بعد ہندوستان دنیا کا تیسرا سب سے بڑا تمباکو اُگانے والا ملک ہے۔ حکومت کو تمباکو کے ٹیکس سے ایک ارب پچاس کروڑ ڈالر سالانہ ملتے ہیں ہندوستان میں باون کروڑ کلوگرام تمباکو اگایا جاتا ہے اس میں سے آدھا ایکسپورٹ کیا جاتا ہے اور باقی ہندوستان ہی میں استعمال ہوتا ہے۔ ہندوستان میں دس لاکھ تمباکو فارم ہیں۔ پچاس لاکھ افراد اس میں کام کرتے ہیں، پندرہ لاکھ کسان تمباکو اگاتے ہیں۔ دنیا کا اسیّ فیصد پیدا ہونے والا تمباکو سگریٹ بنانے میں استعمال ہوتا ہے مگر ہندوستان میں صرف بیس فیصد سگریٹوں میں استعمال ہوتا ہے، پچاس فیصد بیڑیوں کی تیاری میں اور تیس فیصد زردہ بنانے میں۔

عرب اور مسلم ممالک میں اس کی آمد

عرب ملکوں میں تمباکو کب متعارف ہوا، اس کی تاریخ بتانا مشکل ہے کیونکہ مؤرخین کے خیالات اس سلسلے میں مختلف ہیں، البتہ اُنکے اختلافات ۹۹۹ء اور ۱۰۲۰ھ کے درمیان منحصر ہیں، یعنی ۱۵۹۰ء اور ۱۶۱۱ء کے درمیان، یعنی اہل یورپ کی دریافت کے ایک صدی بعد تمباکو عرب ممالک میں آگیا تھا، محققین کے نزدیک اس سے پہلے عرب تمباکو سے ناآشنا تھے یہی وجہ ہے کہ قدیم عربی لغات میں تمباکو سے متعلق کوئی لفظ مذکور نہیں ہے۔

لیکن صاحب تاج العروس محمد مرتضی زبیدی اس رائے سے متفق نہیں ہیں، ان کا دعویٰ ہے کہ عرب زمانۂ قدیم ہی سے تمباکو سے

واقف ہیں چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب ہدیۃ الاخوان فی شجرۃ الدخان کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ:

" **زعم كثير من أهل العصر ومن قبلهم أن هذه الشجرة مجهولة الوصف والشأن وأنه لم يعرفها العرب ولا ذكرها أحد منهم فى كتاب، وهذا الزعم فاسد ، كيف وقد ذكرها غيرواحد من الأئمة كابن دريد فى "الجمهرة" والأزهرى فى " التهذيب " والجوهرى فى " الصحاح " والمجد فى " القاموس " وسبقهم امام العارفين أبو حنيفة الدينورى فى كتاب النبات** " (١)

ترجمہ: " بہت سے معاصرین اور اگلے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ یہ درخت غیر معروف ہے، نہ تو اہل عرب اس سے آشنا تھے اور نہ ہی اس کا تذکرہ کسی نے اپنی کتاب میں کیا ہے، یہ دعویٰ حقیقت سے دور ہے، بھلا یہ دعویٰ کیسے درست ہوسکتا ہے جب کہ بہت سے ائمہ فن نے اس کو ذکر کیا ہے ، مثلاً ابن درید نے " **الجمهرة** " میں ازہری نے "التہذیب" میں، جوہری نے " الصحاح " میں ، مجد الدین فیروز آبادی نے "القاموس" میں اور ان سے پہلے امام العارفین ابوحنیفہ دینوری نے کتاب النبات میں اس کا تذکرہ کیا ہے"

نیز اپنے موقف کی تائید میں تابط شرا کا شعر:

كانما حثحثوا حصاً قوادمه ☆ أو أم خشفٍ بذى شث وطبّاق

پیش کرکے اس کی شرح میں اہل لغت کے اقوال نقل کیے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ مذکورہ شعر میں لفظ "طبّاق" سے تمباکو کا درخت

(١) دیکھیے الدخینہ: صفحہ ۱۵۲

مراد ہے، لیکن عام محققین زبیدی کی اس رائے سے متفق نظر نہیں آتے ، حالانکہ طباق کو نبت یا شجر ہی سے تعبیر کیا گیا ہے ، اور اسکے جو خواص ابوحنیفہ دینوری نے لکھے ہیں تمباکو کے خواص سے ملتے جلتے ہیں ، مجمع اللغۃ العربیۃ مصر کی ڈکشنری المعجم الوجیز: صفحہ ۳۸۶ میں صاف اور واضح طور پر الطباق کی تشریح الدخان (تمباکو) سے کی گئی ہے، چنانچہ اس میں مذکور ہے "الطباق :الدخان، وھو نبات" نیز علی الاجھوری المصری نے بھی لکھا ہے کہ الدخان کا نام طب کی کتابوں میں الطباق مذکور ہے(١)

بہر کیف بعض اہل علم نے عرب ملکوں میں تمباکو کی تاریخ بتانے کی جو کوشش کی ہے اس کی ایک جھلک پیش ہے۔

صاحب الدر المختار اپنے شیخ نجم الدین بن بدر الدین الغزی الشافعی کا قول نقل کرتے ہیں:

" **التتن الذى حدث وكان حدوثه بدمشق فى سنة خمسة عشر بعد الألف** " (٢) ترجمہ: تتن یعنی تمباکو کا وجود دمشق میں ۱۰۱۵ھ میں ہوا (مطابق ۱۶۰۶ء و ۱۶۰۷ء)

ایک شامی شاعر نے اس کی تاریخ اور ساتھ ہی اس کا شرعی حکم اس طرح بتانے کی کوشش کی ہے:

سألونى عن الدخان وقالوا ☆ هل له فى كتابنا ايماء

ترجمہ: "لوگوں نے مجھ سے تمباکو کے بارے میں سوال کیا اور کہا کہ ہماری کتاب میں کیا اس کا کوئی ذکر واشارہ ہے"؟

(١) ملاحظہ ہو "الاعلان بعدم تحریم الدخان: ص ۱۱

(٢) الدر المختار ۶/۴۵۹

قلت ما فرّط الكتاب بشئ
ثم أرّخت يوم تأتي السماء
۹۹۹ھ

ترجمہ: ''میں نے کہا کہ کتاب نے کسی چیز کو نہیں چھوڑا ہے، پھر میں نے تاریخ نکالی یوم تاتی السماء'' حروف جمل کے حساب سے ۹۹۹ھ نکلتا ہے، نیز شاعر نے قرآن کریم کی آیت'' **فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين**'' (الدخان:۱۰) کی طرف اشارہ کرکے اس کا شرعی حکم بتانے کی کوشش کی ہے، یعنی تمباکو کا استعمال درست نہیں ہے ۔ گوکہ اصولاً مذکورہ آیت سے تمباکو کی حرمت ثابت کرنا صحیح نہیں ہے۔

ابراہیم اللقانی اپنی کتاب عمدۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید میں لکھتے ہیں: '' **قد حدث في أوائل القرن الحادى عشر وقبيله بمدة قليلة**'' (۱)

ترجمہ: ''گیارہویں صدی ہجری کے اوائل اور اس سے تھوڑی مدت پہلے اس کا وجود ہوا''

صاحب مجالس الابرار نے بھی سنہ کی تعیین تو نہیں کی لیکن اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے چنانچہ وہ رقم طراز ہیں:

''اور جن کاموں میں بالکل کوئی فائدہ نہیں ان میں سے ایک حقّہ بھی ہے جو آج کل کفار کی طرف سے جو اہل ایمان کے دشمن ہیں نکلا ہے، اور اس کے پینے میں تمام خلقت خاص و عام مبتلا ہے، چنانچہ حقّہ گیارہویں قرن کے اول میں نکلا، اور تمام لوگوں کے لیے ایک بہت بڑا فتنہ ہو گیا کہ اس کا استعمال تمام شہروں میں مردوں اور عورتوں اور بچوں میں پھیل گیا ''(۲)

(۱) تہذیب الفروق :۲۱۶/۱ (۲) مجالس الابرار مترجم اردو: صفحہ ۶۸۱

مذکورہ بالا اہل علم نے تمباکو کی جو تاریخ بتانے کی کوشش ہے اس میں تقریباً سب کا مدعا ایک ہی ہے۔

شمالی افریقہ میں بھی تمباکو کی رسائی مذکورہ بالا تاریخ اور اس کے گردوپیش میں ہوئی ہے، مراکش میں مالی کے راستے ۱۰۰۱ھ (مطابق ۱۵۹۲ء و ۱۵۹۳ء) میں آیا، اور فارس میں ۱۰۰۷ھ میں، یعنی اس کے چھ سال بعد، اس کے بعد سارے مغرب عربی میں پھیل گیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغرب عربی میں تمباکو کی رسائی جنوب سے ہوئی ہے۔ ابراہیم اللقانی کے قول سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ پہلے پہل تمباکو کا وجود ۱۰۰۵ھ میں ٹمبکٹو شہر میں ہوا جو اس وقت مالی کے تابع ہے۔

مصر میں تمباکو کی آمد ۱۶۱۱ء میں ہوئی جیسا کہ اسحاقی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے، لقانی کے بقول احمد بن عبداللہ خارجی پہلے پہلے تمباکو مصر میں لایا تھا۔

ترکی میں اس کی آمد ۱۶۰۵ء میں ہوئی، بعض مؤرخین کے بقول یورپ میں آنے کے چند سال بعد ہی ترکی پہنچ گیا تھا۔

اور ایران میں شاہ عباس ثانی کے عہد میں اس کا استعمال ہوتا تھا جو ہندوستان میں شہنشاہ جہانگیر کا ہم عصر تھا، شہنشاہ جہانگیر تزک جہانگیری میں لکھتا ہے:

''تمباکو کے مضر اثرات کی وجہ سے میں نے خود اپنی سلطنت میں حکم دیا کہ کوئی شخص تمباکو نوشی نہ کرے، برادرم شاہ عباس والئ ایران نے بھی تمباکو کے نقصانات سے مطلع ہو کر ایران میں حکم دے دیا کہ کوئی شخص اس کے پینے کا مرتکب نہ ہو، خانِ عالم ایک طویل مدت سے متواتر تمباکو

پینے کی عادت سے مجبور تھا اور اکثر اوقات اس امر کا اقدام کرتا رہتا تھا، اس وجہ سے شاہِ ایران کے ایلچی یادگار علی سلطان نے شاہ عباس کو ایک عرضداشت میں لکھا کہ خانِ عالم ایک لمحہ بھر بھی بغیر تمباکو کے نہیں رہ سکتا اس عرضداشت کے جواب میں شاہ ایران نے یہ شعر لکھ کر بھیجا:

رسولِ یارمی خواہد کند اظہار تنبا کو
من از شمع وفا روشن کنم بازار تنبا کو

(میرے دوست کا ایلچی مجھ سے تمباکو کی خواہش کا اظہار کرتا ہے اور میں شمع وفا سے تمباکو کا بازار روشن کرتا ہوں)

خانِ عالم نے شعر پڑھ کر جواب میں لکھا:

من بے چارہ می بودم از اظہار تنبا کو
ز لطفِ شاہ عادل گرم شد بازار تنبا کو

"میں اس قدر بیچارگی کا شکار تھا کہ تمباکو کی خواہش ظاہر نہیں کرسکتا تھا اب عادل بادشاہ کی مہربانی سے تمباکو کا بازار گرم ہے" (۱)

اس تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ عباس کے زمانے میں اہل ایران تمباکو نوشی کررہے تھے، صحیح بات یہ ہے کہ اسلامی ملکوں میں تمباکو متعارف ہونے کی تاریخ کا حتمی تعین کرنا ایک مشکل امر ہے، قرین قیاس یہی ہے کہ حکام اور علماء کو جس وقت اس کی طرف توجہ ہوئی ہے اور اس سلسلے میں احکام وفتاویٰ جاری ہوئے ہیں اسی تاریخ کو اہل علم نے نوٹ کیا ہوگا، البتہ کم از کم وثوق کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمباکو عرب ممالک نیز شمالی افریقہ میں گیارہویں صدی ہجری کے اوائل میں متعارف ہوچکا تھا۔

برصغیر ہند میں

برصغیر ہند میں اس کی آمد کی تاریخ مبہم سی ہے، بعض لوگ

(۱) اردو ڈائجسٹ ص ۲۰۱، شمارہ مارچ ۱۹۹۰ء

کہتے ہیں کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے کارپرداز اپنے ساتھ لائے تھے لیکن یہ امر محقق ہے کہ شہنشاہ اکبر (۱۵۵۶،۱۶۰۶) کے عہد میں تمباکو متعارف ہوچکا تھا، اور گمان غالب ہے کہ اسے برصغیر لانے والے پرتگالی تاجر تھے جن کے پیشرو واسکوڈی گاما نے ۱۴۹۸ء میں ساحلِ مالابار پر قدم رکھا تھا، بعد میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے کارپرداز فرنگی بھی اپنے ساتھ تمباکو لائے ہوں گے، اس سلسلے میں حکیم محمد عبداللہ رقم طراز ہیں:

"سولہویں صدی کے ابتدائی نصف میں اسکی رسائی دربار اکبری میں ہوئی اور اکبر اعظم کے عہد میں ہندوستان میں شاندار حقّے تیار ہونا شروع ہوئے، بظاہر تمباکو نوشی کا رواج اس سے پہلے بھی عام ہوگا، اور دربار اکبری میں اسکی رسائی بہت دیر بعد ہوئی ہوگی، شہنشاہِ جہانگیر تزک جہانگیری میں رقم طراز ہیں کہ اسے (تمباکو) فرنگی لوگ امریکہ سے لائے۔ مؤلف داراشکوہی نے بھی اس کی تصدیق کی ہے، وہ لکھتا ہے کہ تمباکو ۹۱۴ھ المقدس کے قریب قریب اکبر کے عہد کے آخر میں فرنگستان کی طرف سے آیا تھا۔

تمباکو ابتدا میں جنوبی ہند کی طرف سے آیا جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اہل فرنگ ہند میں اسی جانب سے وارد ہوئے تھے، امریکہ کا جنگلی تمباکو آج کل بھی بمبئی، ٹراونکور اور لنکا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ مآثر رحیمی میں مرقم ہے کہ تمباکو پہلے دکن میں آیا اور وہاں سے اکبر کے زمانہ میں شمالی مشرقی ہند میں پہنچا"۔(۱)

نظیری نیشاپوری متوفی ۱۰۲۳ھ جو عبدالرحیم خانخاناں، اکبر اور جہانگیر کا درباری شاعر رہ چکا ہے وہ بھی تمباکو کا دلدادہ تھا، اس نے

(۱) خواص تنبا کو ص ۱۳۔۱۴

تمبا کو کی تعریف میں پوری ایک غزل لکھی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ حکام کے زمانہ میں تمبا کو نوشی عام ہو چکی تھی ، اس غزل کے تین شعر قارئین بھی ملاحظہ فرمالیں:

نے سنبل تنبا کوئے نہ آتش رخسارۂ
دل بوئے خامے می دہد بے داغ آتش پارۂ

در نخل تنبا کو نگر صوفی شدہ باز آمدۂ
در کوئے خود سر گشتۂ در شہر خود آوارۂ

ساغر نظیری کم بکش زیں خشک مے ہر دم بکش
کت موم از وشد آہنے کت لعل از وشد خارۂ (۱)

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں پُران وسمرتی میں تمبا کو کا ذکر ملتا ہے، ان کتابوں میں تمبا کو نوشی سے سخت منع کیا گیا ہے۔ براھما پُران میں یہاں تک مذکور ہے کہ صرف تمبا کو نوش ہی نرک (جہنم) میں نہیں جائے گا بلکہ تمبا کو نوش براہمن کو دان (عطیہ) دینے والا بھی نرک میں جائے گا۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمبا کو ہندوستان میں ہزاروں سال سے موجود و معروف تھا، اور کم از کم اس زمانے میں معروف تھا جس زمانے میں مذکورہ کتابیں عالم وجود میں آئیں۔

تمباکو کی طبّی حیثیت :

تمبا کو چونکہ خواب آور Narcotic مسکن Sedative اور عرق آور Diaphoretic ہے اس لیے ابتدا میں اس کا استعمال دوا ہی کے طور پر ہوا ہے، بعد میں تمبا کو نوشی کی حیثیت سے مشہور ہوا، یورپ

(۱) دیکھیے غزلیات نظیری ص ۲۵۲، مطبوعہ لاہور ۱۹۲۰ء

میں اس کے رواج دینے کی اصل وجہ طبّی افادیت ہی تھی۔

اسپین کے ایک ڈاکٹر نے تمبا کو کے فوائد اور طریق استعمال پر ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا ترجمہ ابن حافی نے عربی میں کیا ہے، ابن حافی نے مؤلف کا نام موتاروس بتایا ہے(۱)۔ لاطینی میں اس کا نام کیا ہے اس سے واقف نہ ہو سکا۔

عبد القادر بن محمد بن یحییٰ الحسینی الطبری الشافعی تمبا کو کی افادیت کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"وأما ما ظهر من منافعه ، فكثير ، من ذلك تسكين صنوف الرياح ونفخ المعدة ، كما شهدت به التجربة ، وقد شاهدت نفعه في رياح كانت تتعهدني في كل عام في وقت مخصوص فقطعها باذن الله" (۲).

"تمبا کو کے جو فوائد سامنے آئے ہیں، وہ بہت ہیں انہی فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ مختلف قسم کی ریاح اور نفخ معدہ کو رفع کرتا ہے، جیسا کہ تجربہ سے اس کا پتہ چلا ہے، اور خود میں نے اس کی افادیت محسوس کی ہے، جب کہ ہر سال میں ایک مخصوص وقت میں ریاح کا شکار ہوتا تھا تو تمبا کو نے اللہ کے حکم سے اس کا ازالہ کر دیا"۔

حکیم محمد عبد اللہ ملتانی نے مختلف امراض کے علاج کے لیے ایک سو اکتالیس ایسے نسخے اپنی کتاب "خواص تمبا کو" میں تحریر کیے ہیں جن میں تمبا کو ایک اہم عنصر کی حیثیت سے شامل ہے۔

سائنس دانوں نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ تمبا کو نوشی ،

(۱) دیکھیے کشف الظنون ۸۶۳/۱ (۲) الفواکہ العدیدہ ۸۳/۲

ایک لا علاج مرض ''مرض نسیان'' Alzheimer's disease کو
روکنے میں مدد دیتی ہے، اس سلسلے میں خلیج ٹائمز مورخہ ۲۰/نومبر ۱۹۹۱ء
میں نشر ایک رپورٹ کے اہم حصہ کا ترجمہ نذر قارئین ہے:

برٹش میڈیکل جنرل میں شائع شدہ ایک تحقیقاتی رپورٹ میں
اظہار کیا گیا ہے کہ جو لوگ جتنی زیادہ سگریٹ نوشی کرتے ہیں اتنا ہی ان کے
مرض نسیان میں مبتلا ہونے کے مواقع کم ہوتے ہیں، یا دور ہو جاتے ہیں۔

مرض نسیان درمیانی عمر یا بوڑھے لوگوں کا مرض ہے جس میں
دماغی خلیوں میں تبدیلیاں ہو جاتی ہیں، اور یادداشت کمزور ہوتی جاتی ہے
اس مرض کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو Alzheimer's disease
مرض نسیان، اور Parkinson's disease یعنی مرض رعشہ لا علاج
ہیں، باقی اقسام کا علاج مناسب دواؤں کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے۔

سائنس دانوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے اس
بیان سے مذکورہ بیماری کو روکنے کے لیے سگریٹ نوشی کی وکالت نہیں
کر رہے ہیں کیونکہ یہ بات مسلمہ ہے کہ سگریٹ نوشی کا دماغ پر جو بھی
اثر ہو باقی جسم کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہے، یہ تحقیقات تمبا کو نوشی کا
پروپگنڈہ کرنے والوں سے زیادہ معالجوں کے لیے زیادہ فائدہ مند
ثابت ہوں گی، اور شاید مرض نسیان اور مرض رعشہ کی وجوہات معلوم
کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوں، جن کے روکنے کے لیے سگریٹ
نوشی کو معاون بتایا گیا ہے۔

آگے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر Van duijn اور
پروفیسر Albert hofman نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ شاید نکوٹین دماغ
کے اندر چند خصوصی کیمیکلس کو زیادہ گاڑھا کرتی ہے جو مرض نسیان

کے مریضوں میں کم ہو جاتے ہیں یا زائل ہو جاتے ہیں۔

سگریٹ نوشی کے ذریعہ سے نکوٹین خون میں شامل ہو کر دماغی
کیمیکلس کی کمی کو پورا کرتی ہوگی جن سے بیماری کے اثرات ظاہر ہونے
یا لاحق ہونے میں تاخیر ہوتی ہے۔ اور شاید اسی اصول پر سگریٹ نوشی
مرض رعشہ کے اثرات کو روکنے میں کچھ معاون و مددگار ہوگی۔(۱)

بہر کیف اس میں کوئی شک نہیں کہ تمبا کو کے کچھ طبی فائدے
بیان کیے گئے ہیں اور بعض علماء نے تمبا کو سے علاج کو جائز بھی قرار دیا ہے
، لیکن دوسرے محققین اس رائے سے متفق نہیں، کیونکہ طبی افادیت اس کی
حرمت سے مانع نہیں ہے، جیسا کہ شراب اور جوئے کی بعض افادیت نص
قرآنی سے ثابت ہے تاہم قرآنی ضابطہ حلت وحرمت ''**اثمهما أكبر
من نفعهما**'' بیان کر کے ان کی حرمت بھی واضح کر دی گئی ہے۔

اس موقف کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جسے
حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ '' **إن الله أنزل الداء والدواء وجعل لكل داءٍ
دواءً فتداووا ولا تداووا بحرام** '' (۲)

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور علاج دونوں کو نازل فرمایا اور ہر
بیماری کا علاج رکھا، پس تم علاج کروایا کرو اور حرام چیز سے علاج نہ کرواؤ''

دوسری بات یہ ہے کہ کسی مرض کا علاج صرف تمبا کو پر منحصر نہیں
ہے بالفرض اگر ایسا ہو تو مرض کا علاج مریض کے لیے خاص رکھا جائے گا
اور صرف مرض کے ازالہ کے لیے، کیا مرض کے ازالہ کے بعد بھی کہیں دوا کا
استعمال مسلسل جاری رکھا جاتا ہے؟۔

(۱) خلیج ٹائمز ۲۰ نومبر ۱۹۹۱ء (۲) سنن ابوداود: حدیث نمبر ۳۸۷۴

تمباکو نوشی کے مختلف طریقے :

ا۔ چبا کر استعمال کرنا، یہ سب سے گھناؤنا طریقہ ہے، اور سب سے زیادہ مضر بھی ہے کیونکہ تمباکو کا اثر انتڑیوں میں بسرعت شامل ہوجاتا ہے اوراعصاب پراس کا بہت شدید اثر پڑتا ہے خواہ تمباکو پان (ا) میں رکھ

(ا) پان کے اجزاء کا اگر کیمیائی تجزیہ کیا جائے تو اس میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو ہماری صحت کے لیے ضروری ہو، چونا منہ کے عضلات کو سخت کرتا ہے اور کتھّا دانتوں پر بدنما داغ چھوڑتا ہے، پان میں تمباکو ملا لیا جائے تو بقول کسے ''سونے پر سہاگہ''۔ اسی لیے ملک الشعراء ابوطالب کلیم نے تنبولیوں کی بات نہ ماننے کی تلقین کی ہے:

منہ بر وعدۂ تنبولیاں دل   کہ جز خوں خوردن از وے نیست حاصل

اس کے باوجود پان صدیوں سے برصغیر کے معاشرے کا جزء لاینفک ہے جس پر متعدد شعراء نے مختلف زاویے سے طبع آزمائی کی ہے ،ضیافت طبع کے لیے چند اشعار پیش ہیں۔

خسرو کا فارسی میں ایک شعر ہے:

پاں خوردہ بمن دادہ اگال آں بت ہندی   ایں بوسۂ پیغام چہ رنگیں مزہ دارد

انعام اللہ خاں یقین کا شعر ملاحظہ ہو:

جب پان کھا کے پیارا گلشن میں جا ہنسا ہے   بے اختیار کلیاں تب کھل کھلائیاں ہیں

شیخ امام بخش ناسخ کہتے ہیں:

مسی آلودہ لب پر رنگ پان ہے   تماشا ہے تہ آتش دھواں ہے

اور نظیر اکبرآبادی ایک مخمس میں کہتے ہیں:

پان کھانا ہے ترا قتل کے عالم کا نشان   اور خوباں کی طرح اپنے تو ہنسنے کو نہ جان
دیکھ کہتا ہوں ستمگر مری اس عرض کو مان   پان کھا کھا نہ ہنس اس درجہ تو اے دشمنِ جان
ابھی بھر جائیں گے خوں میں لب و دندان کئی

مشتاق پردیسی جو معاصر شعراء میں سے ہیں کہتے ہیں:

بارش لالہ و گل چاروں طرف جاری ہے   یہ الگ بات کہ یہ پیک کی پچکاری ہے
پان کھانے ہی سے یہ راز عیاں ہوتا ہے   گوشۂ لب سے لہو کیسے رواں ہوتا ہے
شیروانی پہ '' دل خون شدہ'' کی تصویر   کوٹ پر دامنِ گلچیں کا گماں ہوتا ہے
جا بجا پیک کے یہ داغ پتا دیتے ہیں   تم کدھر ہو کے گزرتے ہو بتا دیتے ہیں

کر استعمال کیا جائے یا بغیر پان کے نقصانات یکساں ہیں۔

کتاب ادب المحلی ص ۱۲۲ کے حوالے سے سید محمد بن جعفر کتانی نے نقل کیا ہے کہ:

'' والأمم المتوحشة تمضغه وهذه أكثر الطرق ضرراً لدخوله فى المعدة مع الريق''.

ترجمہ: ''یعنی وحشی قومیں تمباکو کو چباتی ہیں اور یہ طریقۂ استعمال تمباکو کے لعاب کے ساتھ معدہ میں داخل ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ مضر ہے''۔

یہ طریقۂ استعمال برصغیر ہند اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں بہت مقبول ہے، حالانکہ اس کے استعمال سے منہ میں سخت بدبو پیدا ہوتی ہے اور منہ میں کینسر بھی ہوجاتا ہے جیسا کہ اس سلسلے میں تحقیقات سے پتہ چلتا ہے۔ گٹکے میں بھی تمباکو ہوتا ہے اور اکثر پان مسالے میں بھی، یہ دونوں بغیر پان کے چبا کر استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن زردہ پان کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے، استعمال کی یہ سب شکلیں صحت انسانی کے لیے سخت مضر ہیں۔ پان مسالے اور گٹکے سے نہ صرف دل کا دورہ، منہ کا کینسر ہوتا ہے بلکہ لقوہ جیسی بیماری بھی عام ہونے لگی ہے، گٹکے کے بارے میں تو ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اگر سگریٹ نوشی مضر ہے تو گٹکا خوری مہلک ہے۔

۲۔ سونگھ کر استعمال کرنا یعنی نسوار یا ناس کے ذریعہ، نسوار کو پاؤڈر کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے اور اس میں نشاط انگریز دوسرے اجزاء کی آمیزش کی جاتی ہے، یہ طریقۂ استعمال بھی صحت کے لیے مضر ہے کیونکہ اس سے بھی زہریلے اجزاء ناک کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتے ہیں، پہلے یہ طریقۂ استعمال بہت رائج تھا، تمباکو کی عالمی پیداوار کا نصف نسوار کی شکل میں استعمال ہوتا تھا۔ لیکن اب اس طریقۂ

استعمال کی مقبولیت کم ہوگئی ہے اور سگریٹ نوشی کا رجحان زیادہ ہوگیا ہے اس وقت تمباکو کی عالمی پیداوار کا صرف ۲٪ ہی نسوار میں استعمال ہوتا ہے، افغانستان و پاکستان میں نسوار کی ایک قسم دانتوں کی سائڈ میں رکھ کر بھی استعمال کی جاتی ہے، اس صورت میں تمباکو کے زہریلے اثرات منہ کی تہ سے جذب ہوکر خون کے ذریعہ بقیہ جسم میں منتقل ہوجاتے ہیں۔

۳۔ سگار کے ذریعہ بھی تمباکو نوشی کی جاتی ہے، اس میں تمباکو کے پتے بغیر توڑے ہوئے استعمال کیے جاتے ہیں، ایک زمانہ میں اس کی بڑی شہرت تھی، کیوبا، برازیل اور فلپائن وغیرہ کے سگار بہت مقبول تھے۔

۴۔ پائپ کے ذریعہ بھی تمباکو کو استعمال کیا جاتا ہے، اس کے بارے میں خیال ہے کہ دھواں منہ تک پہونچنے سے قبل ٹھنڈا ہوجاتا ہے، اور تمباکو کا دھواں نکوٹین اور دیگر مضر اجزاء سے صاف ہوجاتا ہے پھر بھی یہ طریقۂ استعمال ہونٹوں کے کینسر و دیگر امراض سے نہیں بچا سکتا۔

پائپ کے ذریعہ جو تمباکو استعمال کیا جاتا ہے وہ ایک خاص طریقے سے تیار کیا جاتا ہے۔

۵۔ حقّہ کے ذریعہ بھی تمباکو نوشی بکثرت کی جاتی ہے، اور یہ طریقہ استعمال بعض عرب ملکوں میں بھی بہت مقبول ہے، حقہ میں استعمال ہونے والا تمباکو بھی ایک خاص طریقے سے تیار کیا جاتا ہے، حقہ کے پانی کے بارے میں خیال ہے کہ وہ تمباکو کے دھوئیں کو صاف کرکے بے ضرر کردیتا ہے لیکن یہ نظریہ درست نہیں ہے کیونکہ بہت سے لوگ حقہ نوشی کی وجہ سے اپنی جانیں گنوادیتے ہیں، سینے کے امراض کے ایک ماہر کا کہنا ہے کہ حقہ نوشی کے عادی وہم وگمان میں مبتلا ہیں اگر وہ یہ تصور کرتے ہیں کہ حقہ سگریٹ سے کم نقصان دہ ہے۔

پاکستان میں ایٹمی توانائی کے ایک طبی مرکز نے اس عقیدہ کو غلط ثابت کیا ہے کہ روایتی حقہ سگریٹ کے مقابلہ میں صحت کے لیے کم مضر ہے، ملتان میں واقع اس مرکز میں کیے گئے ایک مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سگریٹ اور حقہ دونوں سے ہی کاربن مونو آکسائڈ کے زہریلے اثرات صحت کے لیے یکساں خطرہ ہیں۔ اونچے درجہ حرارت پر کاربن ایندھن کی نامکمل سوختگی سے کاربن مونو آکسائڈ گیس پیدا ہوتی ہے، سگریٹ کے کنارہ اور حقہ کی چلم دونوں ہی میں یہ گیس بنتی ہے۔

عالمی ادارہ صحت کے ایک سینیر مصری ڈاکٹر شریف عمر کا کہنا ہے کہ حقے کے نقصانات بمقابلہ سگریٹ مختلف نوعیت کے ہیں لیکن کم نہیں، آگے مزید کہتے ہیں کہ حقہ کا پانی دھوئیں کو مکمل طور پر فلٹر نہیں کرتا، مزید برآں یہ کہ ایک حقہ کا متعدد افراد کے ذریعہ استعمال ٹی بی کے مرض کو پھیلاتا ہے، اور یہ بھی قابل ذکر ہے کہ حقہ کا کش زور سے لینا پڑتا ہے جس کی وجہ سے پھیپھڑے کی ضخامت بڑھ جاتی ہے۔(۱)

۶۔ سگریٹ اور بیڑی کی شکل میں تمباکو سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے، اور عالمی سطح پر سب سے زیادہ یہی طریقہ مقبول اور رائج ہے، رپورٹوں کے مطابق عالمی سطح پر تمباکو ۹۰٪ سگریٹ کے ذریعہ استعمال ہوتا ہے، سگریٹ میں اب فلٹر بھی ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سگریٹ نوشی عام ہوگئی اور اس کے نقصانات منظر

---

(۱) حقہ کی اس ضرر رسانی کے باوجود ہنوز عوام میں اسے مقبولیت حاصل ہے اور ماضی میں بر صغیر کے سلاطین ونوابوں نے جس تزک واحتشام سے اسے استعمال کیا اس کی نظیر دیگر ممالک میں ملنا مشکل ہے۔ حقہ پر متعدد شعراء نے طبع آزمائی کی ہے۔ نواب نصیر الدین حیدر کی فرمائش پر شیخ امام بخش ناسخ نے برجستہ یہ اشعار کہے تھے۔

حقہ جو ہے حضور معلے کے ہاتھ میں — گویا کہ کہکشاں ہے ثریا کے ہاتھ میں
ناسخ یہ سب بجا ہے ولیکن تو عرض کر — بے جان بولتا ہے مسیحا کے ہاتھ میں

عام پر آنے لگے تو بعض دردمند حضرات نے سگریٹ نوشی کے خلاف مہم شروع کردی جسکا اثر تمباکو کی فروخت پر لازمی تھا اس لیے کمپنیوں نے مجبور ہو کر فلٹر ایجاد کیا کہ اس سے تمباکو کے مضر اثرات کا سدّ باب ہو جائے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمباکو کے سلگنے سے پیدا ہونے والے بعض اجزاء کو فلٹر صرف ۶۰٪ روک دیتا ہے، لیکن جو اجزاء کینسر کا سبب بنتے ہیں وہ تقریباً سبھی فلٹر سے گزر کر جسم کے اندر داخل ہو جاتے ہیں جو انسانی صحت کے لیے سخت مضر ہیں۔

۷۔ گل، تمباکو کو پوری طرح باریک پیس کر پاؤڈر کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے جسے منجن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

۸۔ قوام کی صورت میں بھی استعمال ہوتا ہے جو تمباکو کی ترقی یافتہ ایک شکل ہے اور مخصوص طریقے سے تیار کیا جاتا ہے، بقول مفتی حکیم احمد حسن خاں صاحب ٹونکی قوام بشکل معجون (تمباکو، شکر یا سیکرین، ورق نقرہ، ایسپنس اور زعفرانی رنگ سے بنے ہوئے) ذائقہ دار مرکب کا نام ہے۔ جو چھوٹی بڑی شیشیوں میں بھرا ہوا تنبولی اور چند دیگر دکاندار فروخت کرتے ہیں اور پان و تمباکو کے شائقین اسے پان کے ساتھ یا تنہا چاٹتے اور اسکی مصنوعیت و ذائقہ سے لذت گیر ہوتے ہیں۔

تمباکو پر تحقیقات کل اور آج :

یہ خیال کہ تمباکو نوشی مضر صحت ہے اتنا ہی پرانا ہے جتنا خود تمباکو، ۱۶۰۴ء میں برطانیہ کے شاہ جیمس اول (James1) نے سرکاری طور پر پہلی بار تمباکو کے مضر ہونے کا اعلان کیا، یہی تمباکو کے خلاف پہلا دھماکہ تھا۔

تمباکو کے خلاف پہلی رپورٹ ۱۸۵۹ء میں چھپی، جس میں

بتایا گیا تھا کہ فرانس کے ایک اسپتال میں ۶۸ مریض جو ہونٹوں، گلے اور منہ کے دیگر حصوں کے کینسر میں مبتلا تھے سب تمباکو استعمال کرتے تھے، ان میں ۶۶ مریض چھوٹا سا مٹی کا بنا ہوا پائپ استعمال کرتے تھے، اس رپورٹ کے بعد اس قسم کے پائپ کی مقبولیت ختم ہوگئی۔

انسانی صحت اور تمباکو کے تعلق کا سلسلہ چلتا رہا اور لوگوں کی دلچسپی روز بروز بڑھتی رہی حتی کہ جنگ عظیم اول اور دوم کے بعد تو سگریٹ نوشی بہت زیادہ عام ہوگئی اور تمام دنیا میں پھیل گئی۔

عالمی صحت تنظیم (W.H.O) نے ایک رپورٹ پیش کی کہ جن ملکوں میں سگریٹ نوشی کی لعنت زیادہ مقبول اور عام ہے وہاں پھیپھڑوں کے کینسر سے شرح اموات میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔

۱۹۵۴ء میں امریکن کینسر سوسائٹی American Cancer Society اور برٹش میڈیکل ریسرچ کونسل British Medical Research Council نے تین سال کے اعداد و شمار پر مشتمل ایک رپورٹ پیش کی جس میں بتایا گیا کہ سگریٹ نوشوں میں شرح اموات دوسروں کی نسبت زیادہ ہے۔

۱۹۶۲ء میں برطانیہ کے Royal College of Physicians of London نے ایک مختصر جامع رپورٹ میں تمباکو اور اس سے متعلق بیماریوں پر بحث کی اور سگریٹ نوشی کو سخت مضر صحت ثابت کیا، اس پر برطانوی حکومت نے ایک پروگرام شروع کیا تاکہ لوگوں کو تمباکو کے استعمال میں کمی کرنے کے لیے تعلیم دی جاسکے۔

۱۹۶۳ء میں امریکن کینسر سوسائٹی نے ایک دوسری رپورٹ

شائع کی جس میں بتایا گیا کہ جوں جوں سگریٹ نوشی کی عادت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، سگریٹ نوشوں کی شرح اموات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن ان سب رپورٹوں کے باوجود امریکہ میں تمباکو کے استعمال کی شرح میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوئی۔

۱۹۶۴ء میں United States Surgeon General کی تشکیل کردہ ایک کمیٹی نے اپنی دو سالہ تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ میں واضح کیا کہ امریکی مردوں میں ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۰ء تک سگریٹ نوشی کی وجہ سے پھیپھڑوں کے کینسر کے مریضوں میں شرح اموات ۷۰٪ بڑھ گئی ہے، کمیٹی نے سگریٹ نوشی کو خطرناک حد تک مضر صحت قرار دیا اور اس کے کنٹرول کے لیے درخواست کی۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ پھیپھڑوں کا کینسر، دل کی شریان، خون کی بیماری، پھیپھڑوں کی قدیم سوزش اور کھانسی وغیرہ جیسی خطرناک بیماریوں کا تعلق سگریٹ نوشی سے ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ ہونٹوں کے کینسر کا تعلق پائپ سے ہے۔

۱۹۶۵ء میں امریکہ میں ایک قانون پاس ہوا کہ یکم جنوری ۱۹۶۶ء سے سگریٹ کے تمام پیکٹوں پر تمباکو کے مضر صحت ہونے کا لیبل ہونا چاہیے۔

جنوری ۱۹۷۱ء سے ٹی وی پر سگریٹ کے اشتہارات بند کر دیے گئے، اور امریکن کینسر سوسائٹی اور ہارٹ ایسوسی ایشن نے ٹی وی کے ذریعہ ابلاغ کو تمباکو نوشی کے خلاف خوب خوب استعمال کیا۔

انسانی صحت پر سگریٹ نوشی کے اثرات پر مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے محکمۂ تعلیم و صحت اور بہبود نے ۱۹۶۴ء میں تحقیقات کے لیے بڑی بڑی رقمیں عطیہ کرنی شروع کر دیں۔ اسی سال

خود تمباکو کی چھ بڑی کمپنیوں نے ایک کروڑ ڈالر امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کو تحقیقات کے لیے دیے۔(۱)

یہ تحقیقات اب بھی بہت سے ملکوں میں جاری ہیں اور وقتاً فوقتاً رپورٹیں شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن سگریٹ نوشی میں کوئی کمی واقع نہیں ہو رہی ہے، بلکہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، اعداد و شمار کے مطابق صرف ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۱۹۹۱ء میں تمباکو نوشی اور اس سے پیدا ہونے والے امراض سے ساڑھے تین لاکھ افراد لقمۂ اجل بن گئے۔

چین دنیا کا ایسا ملک ہے جہاں تمباکو نوشی سے مرنے والوں کا تناسب سب سے زیادہ ہے، ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت چین میں روزانہ تقریباً دو ہزار افراد موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔۔۔ ہندوستان میں سالانہ آٹھ لاکھ افراد تمباکو سے پیدا ہونے والی مختلف بیماریوں کی وجہ سے مرتے ہیں۔ کینسر کے ماہروں کا کہنا ہے کہ ہندوستان میں کینسر سے مرنے والوں میں آدھے وہ لوگ ہیں جو تمباکو نوشی کی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں، اور نوجوان تمباکو نوشی کی وجہ سے اکثر دل کے امراض کا شکار ہوتے ہیں، ایک رپورٹ کے مطابق ۴۰ سال سے کم عمر میں عارضہ قلب سے مرنے والوں میں ۶۷ فیصد نوجوان وہ ہیں جو تمباکو نوشی کے عادی تھے۔

عالمی صحت تنظیم کی جدید ترین رپورٹ کے مطابق دنیا میں ہر برس ۴۲ لاکھ افراد سگریٹ نوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور ۲۰۳۰ء تک یہ تعداد ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ سکتی ہے۔

☆☆☆

(۱) مذکورہ معلومات ''انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا'' ج ۱۸، ص ۴۶۷ سے ماخوذ ہیں۔

تمباکو نوشی کے خلاف مھم کا مختصر جائزہ :

تمباکو کے مبینہ نقصانات کے پیش نظر انسداد تمباکو نوشی کی مہم سرکاری وعوامی سطح پر ابتدا ہی سے جاری تھی اور اس مہم میں مسلم وغیر مسلم سبھی شامل تھے۔

۱۰۳۲ھ میں سلطان احمد اول بن سلطان محمد ثالث نے جب تمباکو کے نقصانات کو محسوس کیا تو اس نے تمباکو کی تمام دکانوں کو بند کرنے کا حکم دے دیا۔

بتایا جاتا ہے کہ سلطان مراد چہارم تمباکو نوش کے دونوں ہونٹ کاٹنے کا حکم دے دیتا تھا۔ اور جو نسوار کے ذریعہ استعمال کرتا تھا اس کی ناک کٹوا دیتا تھا۔

سلطان محمد چہارم کے حکم کے مطابق تمباکو کے پتوں سے تیار کی ہوئی رسی تمباکو نوش کی گردن میں ڈال دی جاتی اور اسکا پائپ ناک میں، پھر اسی حالت میں اسے پھانسی دے دی جاتی۔

جبرتی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ مصر کے والی محمد الیدقجی نے جو ۱۷۴۳ء میں والی مقرر ہوا تھا۔ سڑکوں، دکانوں اور گھروں کے دروازوں پر سرعام تمباکو نوشی ممنوع قرار دیا تھا، اور پولیس کو حکم دے دیا تھا کہ قاہرہ میں روزانہ تین مرتبہ گشت لگائے، جو تمباکو نوش لگے ہاتھوں گرفتار ہوتا اسے سخت سزا دی جاتی۔(۱)

(۱) دیکھیے تاریخ عجائب الآثار فی التراجم والأخبار ج ا ص ۲۲۸

سید احمد بن زینی دحلان نے اپنی کتاب "خلاصۃ الکلام فی امراء البلد الحرام" میں لکھا ہے کہ شریف مکہ مسعود بن سعود نے ۱۱۴۶ھ مطابق ۱۷۳۳ء و ۱۷۳۴ء میں سرعام قہوہ خانوں اور بازاروں میں تمباکو نوشی منع کرنے کا فرمان جاری کیا تھا۔

سوڈان میں مہدی نے تمباکو کو حرام قرار دیا تھا اور جو شخص کسی بھی طریقے سے تمباکو کو استعمال کرتے ہوئے پکڑا جاتا اسے اسی کوڑے اور ایک ہفتہ قید کی سزا دیتا۔

شہنشاہ جہانگیر نے بھی اپنی قلمرو میں تمباکو نوشی پر پابندی عائد کر دی تھی۔ ایران کے شاہ عباس نے بھی جو جہانگیر کا ہم عصر تھا تمباکو نوشی نہ کرنے کا فرمان جاری کیا تھا۔ تزک جہانگیری میں ہے:

"تنباکو کہ در اکثر مزاجہا وطبیعتہا مقرر است فرمودہ بودم کہ ہیچکس متوجہ بکشیدن آں نشود و برادرم شاہ عباس نیز بضرر آں مطلع گشتہ در ایران میفر ماید کہ ہیچکس مرتکب کشیدن آں نگردد"۔(۱)

ترجمہ: "تمباکو کے بارے میں جس کے اکثر لوگ خوگر ہیں میں نے حکم دیا کہ کوئی شخص تمباکو نوشی نہ کرے، برادرم شاہ عباس نے بھی تمباکو کے نقصانات سے مطلع ہو کر ایران میں حکم دے دیا کہ کوئی اس کے پینے کا مرتکب نہ ہو"۔

دوسری طرف مسیحی حکام نے بھی کچھ کم سرگرمیاں نہیں دکھائیں مثلا انگلینڈ میں شاہ جاک اول نے سر والٹر رالی Walter Raleigh کو جس نے تمباکو نوشی کو انگلینڈ میں فروغ دیا۔ گرفتار کر کے سزائے موت دیدی اور تمباکو نوشوں نیز تمباکو فروشوں کو سخت سزائیں دیں۔

(۱) تزک جہانگیری ص ۱۸۳، مطبوعہ علی گڑھ ۱۸۶۴ء

روسی حکام سترہویں صدی عیسوی کے اواخر تک تمباکو نوش
کو پہلی مرتبہ کوڑے مارنے کی سزا دیتے۔ دوبارہ پینے پر اس کی ناک
کاٹ دیتے، تیسری مرتبہ میں سزائے موت دے دیتے۔

یہ سب تو پرانی باتیں ہیں، اس زمانے میں بھی انسداد تمباکو
نوشی کی مہم جاری ہے، اور عوام میں ایک حد تک تمباکو نوشی کے مضر اثرات
کے بارے میں کچھ بیداری ہوئی ہے، بعض ملکوں کے ٹی وی اسٹیشنوں
سے تمباکو سے متعلق اشتہارات نشر ہونے بند ہو چکے ہیں اور بعض
اخبارات ورسائل بھی اس سلسلے میں اشتہارات شائع نہیں کرتے۔
ہوائی جہازوں میں تمباکو پینے والوں کی سیٹیں نہ پینے والوں سے علحدہ
ہوتی ہیں۔ حکومت بحرین کے ادارہ شئون اسلامیہ کی طرف سے مارچ
۱۹۹۴ء میں تمباکو کی حرمت کا فتویٰ جاری کیا گیا ہے۔

متحدہ عرب امارات کے سرکاری اداروں خصوصاً اسپتالوں
میں تمباکو نوشی منع ہے، شارقہ کی بلدیہ کی طرف سے قہوہ خانوں کو
ہدایات دے دی گئی ہیں کہ وہاں کم عمر افراد کو حقہ نہ پیش کیا جائے۔
خلاف ورزی کی صورت میں قہوہ خانہ بند کر دیا جائے گا یا اس کا لائسنس
منسوخ کر دیا جائے گا۔

کویت میں سگریٹ نوشی مخالف قانون نافذ کرنے کے بعد عوامی
مقامات پر سگریٹ نوشی پر پابندی لگادی گئی ہے۔ کسی خلیجی ملک میں
یہ اپنی طرح کا پہلا قانون ہے۔ کویت کی خبر رساں ایجنسی کے مطابق
ریستورانوں، پرائیویٹ کاروں، سرکاری ٹرانسپورٹ، اسپتالوں اور
تمام سرکاری عمارتوں میں سگریٹ نوشی پر پابندی لگادی گئی ہے۔

اس قانون کی پہلی مرتبہ خلاف ورزی کرنے پر ۵۰ ڈالر جرمانہ
عائد کیا جائے گا۔ دوسری مرتبہ ۳۰۰ ڈالر اور تیسری مرتبہ عوامی مقامات پر
سگریٹ نوشی کر کے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر قید کی سزا ہوگی۔

اس قانون کے تحت تمباکو کے کسی بھی اشتہار کو شائع کرنے اور ۲۱
برس سے کم عمر کے بچوں کو تمباکو کی اشیاء کی فروخت پر بھی پابندی لگادی گئی ہے۔

عالمی تنظیم صحت کے مطابق سگریٹ نوشی کے معاملے میں
یونان اور قبرص کے بعد کویت تیسرے نمبر پر آتا ہے۔ ایجنسی کے مطابق
گزشتہ دس برس کے دوران کویت میں ۳۰۰۰ افراد سگریٹ نوشی کے
نتیجے میں ہونے والی بیماریوں سے مرے ہیں۔

خلیج تعاون کونسل (G.C.C.) کے چھ ملکوں نے تمباکو اور
اس سے تیار ہونے والی اشیاء اور اقسام پر کسٹم ڈیوٹی اجتماعی طور پر ۵۰
فیصد بڑھا دی ہے، یہ فیصلہ ان چھ ملکوں کے کسٹم ڈائرکٹروں کی ۱۸ مئی
۱۹۹۲ء کو کویت میں منعقد ایک میٹنگ میں کیا گیا۔

ملیشیا کے وزیرِ صحت لی کم سائی نے کہا ہے کہ حکومت ۱۸
سال سے کم عمر کے افراد کی سگریٹ نوشی پر پابندی لگانے کی غرض سے
ایک قانون بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ وزارت صحت جلد ہی کابینہ میں اس ضمن
میں ایک بل پیش کرے گی، ۱۸ سال سے کم عمر کے لوگوں کو سگریٹ
فروخت کرنے کی بھی ممانعت کی جائے گی۔ اسی کے ساتھ ہی سگریٹوں
کے اشتہارات کو بھی ممنوع قرار دیا جائے گا

وزیرِ اعظم ماَ ثر محمد تمباکو نوشی کے سخت خلاف ہیں، ملیشیا میں

موٹر گاڑیوں، اسپتالوں، کلینکوں اور تمام سرکاری دفتروں میں تمباکو نوشی ممنوع ہو چکی ہے۔

ہمارے ملک ہندوستان میں سرکار نے اسپتالوں، سرکاری دفاتر، کانفرنس ہال، انڈین ایرلائز کی اندرون ملک پروازوں اور ایر کنڈیشنڈ ریلوے کوچوں میں سگریٹ نوشی کو منع کر دیا ہے، کھیلوں اور تعلیمی پروگراموں کے لیے تمباکو کمپنی کی طرف سے اسپانسر شپ اور اشتہارات کو منع کر دینے کے اقدامات ہو رہے ہیں مرکزی اور ریاستی سرکاریں مختلف طریقوں سے تمباکو نوشی پر پابندی کے اقدامات کر رہی ہیں۔

وزارتِ ریلوے کے ہیڈ کوارٹر ریل بھون کو ''نو اسموکنگ زون'' قرار دیا گیا ہے۔ اس قانون کے مطابق اب ریل بھون میں سگریٹ نوشی پر پابندی ہوگی اور اسکی خلاف ورزی کرنے والوں کو ۱۰۰ سے ۵۰۰ روپے تک کے جرمانے کے علاوہ جیل کی سزا بھی ہوگی۔ ریل بھون کے سبھی افسروں اور ان سے ملاقات کے لیے آنے والے لوگوں کو صلاح دی گئی ہے کہ ریل بھون میں سگریٹ نوشی نہ کریں۔

اب ملک میں کہیں بھی کسی بھی پبلک مقام پر لوگ تمباکو نوشی نہیں کر سکیں گے، اس سلسلہ کا ایک حکم ۲ نومبر ۲۰۰۱ء کو سپریم کورٹ نے عوامی مفاد کی ایک رٹ کی سماعت کے دوران جاری کیا۔ عدالت عظمی نے مرکزی سرکار، تمام ریاستی سرکاروں اور مرکز کے تحت ریاستوں کو حکم دیا ہے کہ اس معاملے میں فوراً ضروری ہدایات جاری کی جائیں۔

امریکہ اور سنگاپور میں تو سڑکوں پر بھی تمباکو نوشی منع ہے، ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں تمباکو نوشی میں ایک حد تک کمی واقع

ہوئی ہے، اور بیس سال کے عرصے میں تین کروڑ تمباکو نوش اپنی یہ عادت ترک کر چکے ہیں لیکن نوجوانوں میں تمباکو نوشی کا رجحان بڑھ رہا ہے، کیونکہ اس سلسلے میں عام طور سے بڑوں پر توجہ مرکوز ہے، کم عمر اور نوجوانوں پر نہیں۔

جاپان کی ایک کمپنی نے انسداد تمباکو نوشی کے سلسلے میں ایک اہم پیش رفت کی ہے وہ یہ کہ کمپنی سے وابستہ جو ملازم تمباکو نوشی ترک کر دے گا اسے ۷۷۰ ڈالر انعام سے نوازے گی۔ جس کا اثر فوری طور پر ظاہر ہوا اور چند ماہ کے اندر کمپنی کے ۶۲ تمباکو نوشوں میں صرف ۲۵ ہی تمباکو نوشی کر رہے تھے۔

نیو چائنا ایجنسی کے حوالہ سے ایک خبر ہے کہ چین میں تمام عام جگہوں اور آفسوں میں تمباکو نوشی منع کر دی جائے گی۔ اور سگریٹ کی پیداوار اور اسکی خرید و فروخت پر کنٹرول کیا جائے گا۔ اور دس سال کے اندر مکمل طور پر چین میں تمباکو نوشی ممنوع قرار دینے کا منصوبہ ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والے مختلف امراض چین میں سب سے زیادہ موت کا سبب ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق اٹلی کی حکومت نے ایک قانون پاس کر کے اسپتالوں، اسکولوں، یونیورسٹیوں، سینما ہالوں، میوزیم اور ہوٹلوں وغیرہ میں تمباکو نوشی ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور اس جدید قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو دو لاکھ لیرہ جرمانہ ادا کرنا پڑے گا اور جو لوگ اپنے اداروں میں اس قانون کا لحاظ نہیں رکھیں گے انہیں پچاس لاکھ لیرہ جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ جو ۲۲ ہزار فرنک کے مساوی ہے، اتنے بڑے

جرمانہ کی مثال دنیا کے کسی ملک میں نہیں۔

انسداد تمباکو نوشی کے میدان میں کامیاب ترین ملک سنگاپور ہے۔ جہاں سب سے کم سگریٹ استعمال ہوتا ہے، یہاں قانون بھی سخت ہے، سزائے موت ہوسکتی ہے، بند جگہوں میں سگریٹ نوشی کا جرمانہ ۵۰۰ سنگاپوری ڈالر ہے۔ ملک کے سارے ذرائع ابلاغ تمباکو نوشی کے خلاف استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس طرح لوگوں میں کچھ بیداری پیدا ہوئی، اور قانون کا احترام بھی، اندازہ یہ ہے کہ آئندہ چل کر سنگاپور میں تمباکو پر مکمل طور پر پابندی لگادی جائے گی۔

اب تمباکو نوشی پر کنٹرول کرنے کے لیے عالمی سطح پر کوششیں جاری ہیں، تمباکو نوشی اور صحت کے بارے میں ایک عالمی کانفرنس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، اور تمباکو نوشی نہ کرنے کا دن ہر سال ۳۱ مئی کو عالمی صحت تنظیم کی سرپرستی میں منایا جاتا ہے۔

خواتین کے ایک گروپ نے تمباکو نوشی کے خلاف خواتین کا بین اقوامی نظام تشکیل دیا ہے تاکہ خواتین کو تمباکو فروخت کرنے پر روک لگائی جاسکے اور خواتین سے متعلق تمباکو نوشی کی روک تھام والے پروگراموں کو فروغ دیا جائے۔

انسداد تمباکو نوشی کی مہم ہی کا ایک حصہ یہ ہے کہ قانونی طور پر سگریٹ کے پیکٹ اور تمباکو سے تیار شدہ اشیاء نیز ان کے اشتہارات پر تمباکو کے مضر صحت ہونے کی عبارت علاقائی زبان میں تحریر کرنا ضروری ہے۔ مثلاً سگریٹ کے پیکٹ پر اردو میں لکھا جاتا ہے ''سگریٹ پینا صحت کے لیے مضر ہے'' اور انگلش میں لکھا جاتا ہے Cigarette

smoking is injurious to helth اور عربی میں لکھا جاتا ہے '' التدخين سبب رئيسي للسرطان وأمراض الرئة والقلب والشرايين ''، مصر کے مفتی اعظم نصر فرید واصل نے تجویز پیش کی ہے کہ سگریٹ کے پیکٹ پر '' التدخين حرام شرعاً '' لکھا جانا چاہیے۔

لیکن ان ہدایات وتنبیہات کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا ہے بلکہ روزانہ تمباکو نوشوں کی فہرست میں ہزاروں افراد کی شمولیت جاری ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ چند سال پہلے ایک تمباکو کمپنی نے سگریٹ کا ایک ایسا برانڈ تیار کیا تھا جس کے پیکٹ پر Danger کی علامت چھپی ہوئی تھی، جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ سگریٹ استعمال کرنے والا موت کی آغوش میں جاسکتا ہے۔ پھر بھی سگریٹ کے شوقینوں نے اسکی بہت ہی پذیرائی کی اور کمپنی نے اس برانڈ سے کروڑوں روپے کمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح شراب، چرس، افیم، ہیروئن وغیرہ ایک لت ہیں کچھ اسی طرح تمباکو کا بھی معاملہ ہے۔ یہ تمام چیزیں نفسیاتی طور پر یکساں اثر رکھتی ہیں، جس طرح منشیات کا عادی اپنی لت کا غلام ہوتا ہے، تمباکو کی لت کا شکار بھی اسی قسم کی صورت حال سے دوچار ہوتا ہے اور اس حد تک اس کے طلسم میں گرفتار ہوجاتا ہے کہ ناصح کی نصیحت سننا اسے گوارا نہیں بلکہ ارشاد نبویؐ ''حبک الشئ یعمی ویصم '' (۱) کے مطابق اسکی قوت بصارت اور قوت سماعت جواب دے دیتی ہے۔

---

(۱) مسند احمد: ۵/۱۹۴، سنن ابوداؤد: حدیث نمبر ۵۱۳۰

تمباکو اسلام اور دیگر مذاہب میں :

صحیح ترین روایت کے مطابق تمباکو عہد نبوی میں مستعمل یا متعارف نہیں تھا ، یہی وجہ ہے کہ قرآن و حدیث میں اس کی حلت و حرمت کے بارے میں کوئی نص موجود نہیں ہے (۱) اور نہ ہی صحابہ، تابعین اور ائمہ مجتہدین کے عہد میں موجود تھا کہ اس کے بارے میں اجتہاد کرتے ، بلکہ مشہور ترین روایت کے مطابق دسویں صدی کے اواخر اور گیارہویں کے اوائل میں عرب اس سے واقف ہوئے ہیں ، اس وقت جو اہل علم خصوصاً مجتہدین مذاہب موجود تھے انہوں نے اس کا شرعی حکم واضح کرنے کی کوشش کی ہے ، کچھ علماء نے اس مسئلے میں ویسے ہی اختلاف کیا ہے جس طرح ہر اس مسئلہ میں کیا جس کے بارے میں کوئی شرعی نص موجود نہیں تھی ۔

کسی نے اسے مسکر تصور کر کے شراب کی طرح قطعاً حرام و ناپاک قرار دیا ، برخلاف اس کے کسی نے اسے عام غذا کی طرح پاکیزہ اور حلال تصور کیا ، کسی نے اس میں بدبو ہونے کی وجہ سے کچے لہسن و پیاز پر قیاس کر کے مکروہ قرار دیا ، کسی نے کہا کہ جس کو نقصان کرے اس کے

(۱) بعض لوگوں نے تمباکو کی حرمت میں حدیث " کل دخان حرام " اور " يا أبا هريرة يأتي أقوام في آخر الزمان يداومون هذا الدخان " وغیرہ پیش کرتے ہیں ، جن کی محدثین کے نزدیک کوئی اصل نہیں ہے نیز قرآن کی آیت '' فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين '' (الدخان : ۱۰) سے تمباکو کی حرمت ثابت کرنا قطعاً درست نہیں ہے۔

لیے حرام اور جس کو نقصان نہ کرے اس کے لیے جائز ہے ۔ اور کسی نے اس کی حلت یا حرمت پر واضح نص نہ ہونے کی وجہ سے خاموشی اختیار کرنے کو بہتر سمجھا ، بہر کیف تمام مذاہب اربعہ میں سے فقہاء کی ایک جماعت نے تمباکو کو حرام قرار دیا ہے ، اور بعض نے مکروہ اور کسی نے مباح ۔

شافعیہ اور حنفیہ کے اکثر علماء نے اس کو مکروہ یا مباح کہا ہے ، اور ان میں سے بعض نے حرمت کا فتویٰ دیا ہے ، اور اکثر مالکیہ نے اسے حرام کہا ہے ، اور ان میں سے بعض نے مکروہ ، اور تقریباً یہی صورتحال ہے فقہائے حنابلہ کی ، لیکن علماء نجد اس کی حرمت پر متفق نظر آتے ہیں ۔

دوسرے اہل مذاہب نے بھی تمباکو کو حرام قرار دیا ہے ۔ مثلاً جزیرۃ العرب میں اباضیہ ، شمالی و مغربی افریقہ میں تیجانیہ ، شام ولبنان میں نصیریہ اور ایران میں عقیدۂ بہائیہ کے بانی نے تمباکو کو حرام قرار دیا ہے ، نیز فرقۂ دروز کے علماء پر اس کا استعمال حرام ہے ۔

سکھوں کے دسویں گرو گوبند سنگھ جی جنہوں نے ہر سکھ کے لیے پانچ چیزیں کیس ، کرپان ، کنگھا ، کچھا اور کڑا لازم قرار دیا تھا ۔ انہوں نے اپنے پیروؤں پر تمباکو کا استعمال ممنوع قرار دیا تھا ۔

ہندو دھرم کی کتابوں میں صراحتاً تمباکو کی مذمت کی گئی ہے اور اسکے استعمال سے منع کیا گیا ہے ۔

پدم پران میں ہے کہ تمباکو کو بھول کر بھی استعمال نہیں کرنا چاہیے ۔ اسکند پران میں ہے کہ برہمن چھتری اور ویشیہ جو تمباکو پیتے

ہیں وہ چنڈال کے مانند ہیں، اس میں مذکور ہے کہ پریاگ اور دوسری زیارت گاہوں پر نہانے سے کیا ہوتا ہے، اگر تمبا کو نوشی نہیں چھوڑی تو سب برباد ہو جاتا ہے۔ سونا گائے زمین وغیرہ دان کرنا بغیر تمبا کو نوشی ترک کیے بے کار اور بے سود ہے۔ براہما پران میں ہے کہ صرف تمبا کو نوش ہی جہنم میں نہیں جائے گا۔ بلکہ تمبا کو نوش براہمن کو دان دینے والا بھی جہنم میں جائے گا۔

یاگیہ ولکیہ سمرتی میں آٹھ قسم کی منشیات میں تمبا کو کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا سطور سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دوسرے اہل مذاہب نے تمبا کو کے نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اپنے مذہب میں اس کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔ لیکن اہل اسلام قرآن وحدیث میں اس کا ذکر نہ ہونے کی وجہ سے اس کی حلت یا حرمت پر متفق نہ ہو سکے۔

آگے علمائے اسلام کے مختلف نظریات نیز ان کی دلیلوں کا مختصر جائزہ لیتے ہوئے مسئلے سے متعلق راجح اور صحیح موقف بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

☆

باب دوم

اباحت کے بیان میں

زیر بحث عنوان کے تحت اس تحریر کا مدعا یہ ہرگز نہیں ہے کہ راقم الحروف بھی اباحت کا قائل ہے یا تمبا کو نوشی کے فروغ کے لیے تلقین کر رہا ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ تمبا کو نوشی کے جواز کے قائلین کا موقف اپنے تمام تر استدلالات اور توضیحات کے ساتھ سامنے آجائے، اور علمی بحث کا تقاضا بھی یہی ہے، اس لیے یہاں پر ان بعض علماء کی تحریروں کی جھلکیاں پیش کروں گا جو تمبا کو کی حرمت کے قائل نہیں ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ سبھی مکاتب فکر سے وابستہ کچھ علماء تمبا کو کی اباحت کے قائل تھے یا ہیں جس امر کا انکار کرنا حقائق سے چشم پوشی کے سوا کچھ نہیں۔

علمائے احناف

علمائے احناف میں سے جن لوگوں نے سب سے زیادہ تمبا کو نوشی کا دفاع کیا ہے ان میں سرفہرست عبدالغنی نابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ) ہیں، انہوں نے اپنی مختلف کتابوں **المطالب الوفية ، نهاية المراد فی شرح هدية ابن العماد** اور **الحديقة الندية فی شرح الطريقة المحمدية** ۔ میں اسکی حلت کے دلائل پیش کیے ہیں اور علماء سے مباحثے بھی کیے ہیں، اور اس موضوع پر مستقل ایک کتاب

"الصلح بین الإخوان فی حکم إباحة الدخان" تحریر کی ہے، جسے المکتبة السلفیة دمشق نے ۱۳۴۳ھ میں شائع کیا ہے لیکن یہ کتاب نایاب ہے، ویسے بہت سے مصنفین نے نابلسی کے اقوال اپنی تصنیفات میں نقل کیے ہیں ۔

صاحب ردالمحتار نابلسی کا قول ایک جگہ نقل کرتے ہیں :

" فالذی ینبغی للانسان إذا سئل عنه سواء کان ممن یتعاطاه أولا ،کهذا العبد الضعیف وجمیع من فی بیته أن یقول : هو مباح ، لکن رائحته تستکرهها الطباع فهو مکروه طبعاً لا شرعاً" (۱)

ترجمہ: "جس کسی شخص سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے خواہ اسے وہ استعمال کرتا ہو یا نہیں جیسے یہ بندۂ ضعیف اور اسکے جملہ اہل خانہ۔تو اس کو مباح کہنا چاہیے،لیکن اس کی بوطبیعت کو ناگوار معلوم ہوتی ہے اس لیے وہ طبعاً مکروہ ہے نہ کہ شرعا"

صاحب تہذیب الفروق ابن حمدون کے حوالہ سے عبدالغنی نابلسی کے قول کا خلاصہ یوں نقل کرتے ہیں:

" إنها مما سکت عنه المولیٰ فی کتابه فهی مما عفا الله عنه لحدیث الترمذی وابن ماجه." الحلال ما أحل الله فی کتابه العزیز والحرام ما حرم الله فی کتابه الکریم وما سکت عنه من غیر نسیان رحمة بکم فهو مما عفا الله عنه "

قال المناوی فی شرح قوله : " وما سکت عنه "

(۱) ردالمحتار ۵/۴۵۹

أی لم ینص علی حله ولا حرمته نصاً جلیاً ولا خفیاً فهو مما عفی عنه فیحل تناوله مالم یرد النهی عنه ".(۱)

ترجمہ: " تمباکو ان چیزوں میں سے ہے جن کے حکم کے بارے میں مولا اپنی کتاب میں خاموش ہے لہٰذا یہ ان چیزوں میں سے ہے جن کا استعمال اللہ نے مباح کیا ہے،جیسا کہ ترمذی اور ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ "حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب عزیز میں حلال کیا ہے ۔اور حرام وہ ہے جسے اس نے اپنی کتاب کریم میں حرام کیا ہے ۔اور جس سے خاموش ہے بغیر بھولے اور تم پر مہربانی کرکے تو وہ ان اشیاء میں سے ہے جن کا استعمال کرنا اللہ نے مباح کردیا ہے، مناوی قول رسول "جس سے خاموش ہے" کی شرح میں کہتے ہیں کہ جس کی حلت وحرمت پر آپ کا کوئی نص جلی یا خفی نہیں ہے تو وہ معاف ہے۔ لہذا اس کا استعمال کرنا جائز ہے، جب تک کہ اس کے خلاف ممانعت وارد نہ ہو" ۔

تمباکو کے بارے میں عبدالغنی نابلسی نے ایک قصیدۂ تائیہ تحریر کیا ہے جو ۴۳ ابیات پر مشتمل ہے اس میں وہ کہتے ہیں :

ومن حرم التدخین جهلاً فقل له

جس نے تمباکونوشی کو جہالت کی بنا پر حرام قرار دیا ہے اس سے کہو کہ

بأی دلیل أم بأی شریعة

کس دلیل یا کس شریعت کی بنیاد پر ایسا کہا ہے

ولیس بها سکر ولا الله ذمها

(۱) تہذیب الفروق ۱/۲۱۷

اس میں نہ تو نشہ ہے اور نہ اللہ نے اس کی مذمت کی ہے

فقولک بالتحریم من أی وجهة

تو تمہارا حرام کہنا کس نظریہ واصول پر مبنی ہے

ولا الأ نبیاء عنها نهوا قط أمة

نہ تو انبیاء نے اس سے کبھی کسی امت کو منع کیا ہے

ولا العلماء طراً ولا أهل قبلة

اور نہ تمام علماء نے اور نہ اہل قبلہ نے

وماهی الا من مباحات ربنا

اور یہ نہیں ہے مگر ہمارے رب کی مباح کردہ اشیاء میں سے

وکل مباح جائز فی الشریعة

اور ہر مباح چیز شریعت میں جائز ہوتی ہے۔

صاحب ردالمحتار اور صاحب الدرالمختار کا رجحان بھی یہی ہے، اہل علم تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔ ردالمحتار جلد۲ ص۴۵۹۔۴۶۰۔

احمد بن محمد الحموی الحنفی بھی جواز کے قائل ہیں۔ الاشباہ والنظائر ص۸۸ کی عبارت ''**النبا ت المجهول سمیته**'' پر تحریر فرماتے ہیں:

''**یعلم منه حل شرب الدخان**''۔ ''اس سے تمباکو نوشی کی حلت کا پتہ چلتا ہے''۔

تمباکو کی حلت وحرمت کے بارے میں علمائے احناف کے پانچ اقوال ہیں۔ اباحت، حرمت، مکروہ تنزیہی، مکروہ تحریمی اور توقف، لیکن برصغیر ہندو پاک کے علمائے احناف کا عمومی رجحان اباحت کا ہے۔

مولانا عبدالحئ لکھنوی رقم طراز ہیں:

'' إن ههنا اختلافين الأول فی الحرمة والاباحة والثانی فی الكراهة والخلو عن الكراهة والحق فی الاختلاف الأول هو إلاباحة، ولا سبیل إلی إثبات الحرمة بدلیل من الادلة الشرعیة ، وفی الاختلاف الثانی الحق فی جانب الذاهبین إلی الكراهة لوجود التشبیه بأهل النار والاشرار ، واستعمال ما یعذب به أرباب الشقاق من الكفار والفجار ، و لایراثه الریح الكریه غالباً وإن لم یكن كلیاً ''.(۱)

ترجمہ: ''یہاں پر دو اختلاف ہیں پہلا حرمت واباحت میں، دوسرا کراہت اور عدم کراہت میں، پہلے اختلاف میں اباحت کا ہونا حق ہے کسی شرعی دلیل سے حرمت نہیں ثابت کی جاسکتی، دوسرے اختلاف میں حق ان کے ساتھ ہے جو کراہت کے قائل ہیں۔ کیونکہ اس میں جہنمیوں اور برے لوگوں سے مشابہت پائی جاتی ہے، نیز اس میں اس چیز کا استعمال ہے جس سے کافر اور بدکردار جیسے نافرمانوں کو عذاب دیا جائے گا، اور اس وجہ سے بھی کہ اس کے استعمال سے عام طور سے بدبو پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ ایسا کلی طور پر نہ ہو''

اپنے فتاویٰ میں مختلف فقہاء کے اقوال کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار یوں کیا ہے:

''وآنچہ کہ بعد تنقیح دلائل طرفین واضح شد این ست کہ قول

(۱) ترویح الجنان ص۲۲

حرمت لا یعباً بہ ست، چہ حرمت موقوف بر دلیل قطعی برآں قائم نساختہ اند، بلکہ جملہ دلائل ظنیہ شاں ہم مخدوش اند، چنانچہ بر مطالعہ ترویح الجنان مخفی نخواہد ماند، وقول اباحت بلا کراہت ہم خالی از خدشات نیست ، البتہ قول کراہت قابل اعتبار است ، ایں ہمہ گفتگو درحقہ کشی ست ، فاما خوردن تمباکو واستعمال آں در بینی پس دلیلے معتبر بر کراہتش ہم قائم نیست ''(۱)

ترجمہ: ''طرفین کے دلائل کے تجزیہ کے بعد جو بات واضح ہوئی وہ یہ ہے کہ قول حرمت غیر معتبر ہے، کیونکہ اس کے لیے دلیل قطعی کا ہونا ضروری ہے، اور حرمت کے قائل حضرات نے اس پر کوئی دلیل قطعی نہیں پیش کی ہے بلکہ ان کے تمام ظنی دلائل بھی مخدوش ہیں ۔جیسا کہ ترویح الجنان کے مطالعہ سے واضح ہوگا، اور قول اباحت بلا کراہت بھی مخدوش ہے، البتہ قول کراہت قابل اعتبار ہے، یہ تمام گفتگو حقہ نوشی میں ہے، رہا تمباکو کھانا اور اس کا ناک میں استعمال کرنا تو اس کی کراہت پر بھی کوئی معتبر دلیل نہیں''۔

علمائے دیوبند تمباکو کے استعمال پر زیادہ سے زیادہ کراہت تنزیہی یا خلاف اولیٰ کا حکم لگاتے ہیں۔

مولانا گنگوہیؒ فرماتے ہیں:

'' حقہ پینا مباح ہے، مگر اس کی بدبو سے مسجد میں آنا نادرست ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔(۲)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

(۱) مجموعہ فتاوی عبدالحیؒ ۱/۲۲۹ طبع قدیم (۲) فتاوی رشیدیہ ص ۴۸۱

'' حقہ پینا وتمباکو کھانا درست ہے، مگر بدبو سے مسجد میں آنا حرام''(۱)

مولانا اشرف علی تھانویؒ بھی جواز کے قائل ہیں۔فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک صاف بات یہ ہے کہ ایک دوا ہے ، جو حکم اور دواؤں کا ہے وہی اس کا ہے، یعنی جائز بلا کراہت، مگر اس میں بدبو ہے، سو مسجد میں جانے کے وقت منہ صاف کرے''(۲)

امداد الفتاوی میں آپ کا اس سلسلے میں فتوی بھی درج ہے، اس میں فرماتے ہیں:

'' بلا ضرورت کراہت سمجھتا ہوں ، اور بضرورت کھانا پینا دونوں جائز ، اور ضرورت میں نفس عین مکروہ نہیں ، دوسرے عوارض خارجیہ سے گو کراہت ہوجائے ، اور عوارض کی خفت و شدت سے کراہت کی خفت و شدت میں تفاوت ہوگا اور سکر تمباکو میں نہیں ہے، صرف حدت ہے، اسی سے پریشانی ہوتی ہے، لیکن عقل ماؤف نہیں ہوتی اور عوارض خارجیہ کے اعتبار سے کھانا اخف ہے بنسبت پینے کے کما ھو مشاھد''(۳)

مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کی رائے بھی کچھ مختلف نہیں ہے، اس سلسلے میں ان کے بعض فتاوی نذر قارئین ہیں :

۱۔ حقہ اور بیڑی پینا بدبو کی وجہ سے مکروہ ہے، اور بدبو کی کمی بیشی کی بنا پر کراہت میں خفت اور شدت ہوتی ہے، اس کی حرمت کی

(۱) فتاوی رشیدیہ ص۴۹۰ (۲) مجالس حکیم الامت ص۲۷۸، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی۔
(۳) امداد الفتاوی ۴/۱۱۴

کوئی دلیل نہیں ہے۔

۲۔ ہاں حقہ پینا فی حد ذاتہ مباح ہے، مگر بد بو کی وجہ سے کراہت آتی ہے، حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

''کل دخان حرام'' حدیث نہیں ہے، اگر منہ میں بد بو باقی رہے تو بے شک مسجد میں آنا اور امامت کرنا مکروہ ہے، ورنہ نہیں۔

۳۔ حقہ پینا اور پان میں زردہ کھانا مباح ہے۔ ان دونوں کو ایسی بے احتیاطی سے استعمال کرنا کہ منہ میں بد بو ہو جائے مکروہ ہے۔

تفصیل کے لیے دیکھیے کفایت المفتی جلد۹ ص۱۳۲۔ تا۔ ۱۳۶

فتاوی دار العلوم دیو بند میں مفتی عزیز الرحمٰن کا فتویٰ درج ہے جس میں فرماتے ہیں: ''تمبا کو کھانا پینا سونگھنا مباح ہے۔ مگر غیر اولی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے، اور تجارت تمباکو کی درست ہے، اس کے گھر کا کھانا جائز ہے ''(۱)

اسی کتاب میں مفتی محمد شفیعؒ اباحت کے ایک فتویٰ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جواب صحیح ہے، البتہ اگر بلا ضرورت پیے تو مکروہ تنزیہی ہے، اور ضرورت میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔ منہ صاف کرنا بد بو سے ہر حال میں ضروری ہے'' ۔(۲)

بریلوی مکتبِ فکر کے سرخیل مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی بھی اباحت تمباکو کے قائل تھے، حقہ نوشی کے جواز پر بحث کرتے

(۱) فتاوی دار العلوم دیو بند ج۱ص۷۴۸، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی
(۲) فتاوی دار العلوم دیو بند ج۲ص۹۷۲، ۹۷۳، مطبوعہ دار الاشاعت ، کراچی

ہوئے دوٹوک الفاظ میں فرماتے ہیں:

''الحاصل معمولی حقہ کے حق میں تحقیق حق و حق تحقیق یہی ہے کہ وہ جائز و مباح اور غایت درجہ صرف مکروہ تنزیہی ہے یعنی جو نہیں پیتے اچھا کرتے ہیں اور جو پیتے ہیں بُرا نہیں کرتے'' ۔(۱)

مولانا عبد الحیؒ لکھنوی و دیگر علماء کے نزدیک تمباکو چبانا مکروہ نہیں ہے یعنی مباح مطلق ہے، البتہ ان کے نزدیک تمباکو پینا مکروہ ہے، مولانا تھانویؒ نے کھانے کو اخف کہا ہے لیکن محققین اہل علم واطباء کے نزدیک تمباکو کھانا یا چبانا پینے کے مقابل میں زیادہ نقصان دہ ہے۔ جمال الدین قاسمی اس سلسلے میں رقم طراز ہیں:

'' وأما مضغ التبغ فهو عادة المتوحشين الغير المتمدنين، وهو عظيم الخطر لأن عصارته كثيراً مما تزدرد وتسبب أعراضاً خطرة كذا فى العمدة '' . (۲)

''تمباکو چبانا وحشی اور غیر مہذب لوگوں کا معمول ہے، اور یہ طریقۂ استعمال انتہائی خطرناک ہے کیونکہ تمباکو کا عرق اکثر نگل لیا جاتا ہے جو مختلف خطرناک امراض کا باعث ہوتا ہے جیسا کہ ''عمدۃ'' (یعنی عمدۃ المحتاج فی الادویۃ والعلاج) میں مذکور ہے''۔

علمائے مالکیہ :

اس سلسلے میں علمائے مالکیہ میں سے شیخ علی بن زین العابدین اجھوری مصری متوفی ۱۰۶۶ھ سرفہرست ہیں، انہوں نے تمباکو کی حلت

(۱) فتاوی رضویہ ۱۱/۴۵ (۲) رسالۃ فی الشای والقھوۃ والدخان ص۴۵

میں ایک رسالہ بعنوان ''غاية البيان لحل شرب مالايغيب العقل من الدخان '' تالیف کیا ہے۔ مذکورہ رسالے میں مذاہب اربعہ کے معتمد علماء کے فتاوی اس کی اباحت میں نقل کیے ہیں، سلامہ بن حسن الراضی ان کی ایک عبارت نقل کرتے ہیں:

'' **وقد جرى الخلاف فى الأشياء التى لم يرد فى الشرع حكمها والمرجح منه تحريم الضار دون غيره وأنت خبير بأن ما يحصل منه لبعض مبتدئ شربه من الفتوركما يحصل لمن ينزل فى الماء الحار أولمن يشرب مسهلا ليس من تغيب العقل فى شيءٍ كما يظنه من لا معرفة له وإن سلم أنه مما يغيب العقل فليس من المسكر قطعاً لأنه ليس مع نشاط وفرح كما علم وحينئذ فيجوز استعماله لمن لا يغيب عقله كاستعمال الأفيون لمن لا يغيب عقله ، وهذا يختلف باختلاف الأمزجة والقلة والكثرة وقد يغيب عقل شخص ولا يغيب عقل آخر ، وقد يغيب من استعمال الكثير دون القليل ، فلا يسع عاقلا أن يقول: إنه حرام لذاته مطلقاً إلا إذا كان جاهلا أومكابرًا معانداً** '' (۱)

ترجمہ: ''علماء کے مابین ان اشیاء میں اختلاف ہوا ہے، جن کا حکم شرع میں وارد نہیں ہے اور اس میں راجح یہ ہے کہ مضر چیز حرام ہے اور غیر مضر حلال، اور آپ جانتے ہیں کہ تمباکو نوشی کی شروعات کرنے

(۱) الاعلان بعدم تحریم الدخان: ص۴

والوں میں سے بعض کو جو فتور لاحق ہوتا ہے یہ ویسا ہی ہے جیسا کہ گرم پانی میں اترنے والے یا دست آور دوا پینے والے کا حال ہوتا ہے اس سے عقل بالکل نہیں زائل ہوتی ہے، جیسا کہ بعض ناواقف لوگوں کا خیال ہے، اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ تمباکو عقل زائل کرنے والی چیزوں میں سے ہے تو پھر بھی وہ یقیناً نشہ آور نہیں ہے، جیسا کہ معلوم ہے کہ وہ کیفیت سرور و کیف کے ساتھ نہیں ہوتی، لہذا اس کا استعمال اس شخص کے لیے جائز رہے گا جس کی عقل کو وہ زائل نہ کرے، جیسے افیم کا استعمال اس شخص کے لیے جائز ہے جس کی عقل کو زائل نہ کرے اور یہ صورت حال مزاجوں کے اختلاف اور قلت وکثرت پر منحصر ہے کہ کسی شخص کی عقل زائل ہو جاتی ہے اور دوسرے کی نہیں اور کبھی زیادہ کے استعمال سے عقل زائل ہوتی ہے اور قلیل سے نہیں، اس لیے کوئی دانشمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ فی نفسہ مطلق حرام ہے، الا یہ کہ وہ نادان متکبر اور ضدی ہو''

محمد بن جعفر کتانی ادریسی نے نقل کیا ہے کہ شیخ اجہوری نے آخری عمر میں اپنے اس قول سے رجوع کرلیا تھا۔ دیکھیے **الدخان ما بين القديم والحديث ص ۱۹۲۔**

صاحب تہذیب الفردق محمد بن حسین نے اس سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار یوں کیا ہے:

'' **وبالجملة فمن عافاه الله من شربه واستعماله بوجه من الوجوه لا ينبغى له أن يحمل الناس على مختاره فيدخل عليهم شغبًا فى أنفسهم وحيرة فى دينهم إذ من شرط التغيير أن يكون متفقاً عليه،قال عياض فى الاكمال**

مانصه : لا ينبغي للآمر بالمعروف والناهي عن المنكر أن يحمل الناس على مذهبه وإنما يغير ما اجتمع على إحداثه وإنكاره " (۱)

ترجمہ: "بہرحال جس کو اللہ تعالیٰ اس کے پینے یا کسی طرح استعمال کرنے سے محفوظ رکھے تو اسے یہ مناسب نہیں ہے کہ لوگوں کو اپنے اختیار کردہ عمل پر ابھارے، کیونکہ ایسا کرنے سے ان کو الجھن میں مبتلا کردے گا، اور دین کے معاملے میں ان کو حیرت زدہ کردے گا، کیونکہ کسی فعل وعمل کی تبدیلی کے لیے شرط ہے کہ وہ متفق علیہ ہو ، قاضی عیاض نے اکمال میں کہا ہے جس کی عبارت یوں ہے کہ امر بالمعروف اورنهی عن المنکر کرنے والے کو اپنے مذہب ومسلک پر ابھارنا نہیں چاہیے، بلکہ صرف اس امر کو بدلنے کی کوشش کرے جس کے بدعت اور منکر ہونے پر علماء کا اتفاق ہو"

شیخ احمد مالکی تمباکو کی اباحت میں فتویٰ دیتے ہوئے گویا ہیں:

" الدخان المذكور حرام لمن يغيب عقله أو يؤذى جسده إذا أخبره بذلک طبيب عارف يوثق به، أو علم من نفسه بتجربة وإلا فهو غير حرام والله أعلم " (۲)

ترجمہ: " مذکورہ تمباکو اس کے لیے حرام ہے جس کی عقل کو زائل کردے یا اس کے جسم کو تکلیف پہونچائے جب کہ ماہر اور قابل اعتماد ڈاکٹر اس کے بارے میں اسے آگاہ کرے یا خود ہی اپنے تجربے سے جان لے، ورنہ حرام نہیں ہے۔ واللہ اعلم"

(۱) تہذیب الفروق: ۱/۲۲۱ (۲) الاعلان بعدم تحریم الدخان : ص ۸

ابوالعباس احمد بن بابا سوڈانی مالکی نے بھی اباحت کا فتویٰ دیا ہے اور اس موضوع پر ایک رسالہ بعنوان "**اللمغ فی حکم شرب طبغ**" تالیف کیا ہے۔

علمائے شافعیہ:

شوافع میں سے عمر بن عبدالرحیم حسینی شافعی تمباکو کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں رقم طراز ہیں:

"التوقف فيه عن القطع بأحد الطرفين أسلم للدين وآمن من الخطر عند المحاسبة فى يو م الدين لكن الذى تقتضيه قواعد أئمتنا تحريمه ، إن أدى إلى الاسكار ، وإن أضر بالعقل والبدن حرم لاضراره ، وكذا لواعترف شخص أنه لا يجد فيه نفعاً بوجه من الوجوه ، ، فينبغي أن يحرم عليه لامن حيث الاستعمال بل من حيث إضاعة المال ، إذ لا فرق فى حرمة إضاعته بين إلقائه فى البحر، أو إحراقه بالنار ، أوغير ذلک لأن المعتمد الأصل فى الأعيان الحل لاسيما من استعملها لتداوٍ " (۱)

ترجمہ: " تمباکو کے بارے میں حلال وحرام میں سے کسی ایک کا قطعی حکم لگانے سے توقف کرنا ہی دین کے لیے زیادہ بہتر ہے اور قیامت کے دن محاسبہ کے خطرہ سے بچا جاسکتا ہے لیکن ہمارے ائمہ کے قواعد اس کی حرمت کے مقتضی ہیں، اگر وہ نشہ تک پہونچادے، اور اگر عقل وبدن کو نقصان پہونچائے تو اس کی مضرت کی وجہ سے حرام ہے

(۱) الفواکہ العدیدۃ: ۲/۷۹

اور ایسے ہی اگر کوئی شخص تسلیم کرے کہ وہ اس میں کسی طرح کا فائدہ
محسوس نہیں کرتا تو اس پر حرام ہونا چاہیے استعمال کی حیثیت سے نہیں
بلکہ مال کی بربادی کی وجہ سے اس لیے مال خواہ سمندر میں پھینک کر
برباد کیا جائے یا آگ میں جلا کر یا کسی اور طریقے سے ، بربادی کی
حرمت میں کوئی فرق نہیں ہے، اس کے سوا اس کا استعمال جائز ہے ،
کیونکہ صحیح بات یہ ہے کہ اشیاء میں اصل حلت ہے، خصوصاً جب کہ ان کا
استعمال کوئی علاج کے طور پر کرے‘‘

شوافع ہی میں سے عبدالقادر بن یحیٰ حسینی طبری لکھتے ہیں:

’’ ومن ذلک یعلم إباحة هذا النبات إذ هو فی حد ذاته طاهر غير مسكر ، ولا مضر ولا مستقذر ثم تجرى فيه الأحكام كغيره ، فمن لم يحصل له ضرر باستعماله فی بدنه أو عقله ، فهو جائز له ومن ضره حرم عليه استعماله كمن يضر به استعمال العسل نحو الصفراوى ومن نفعه فی دفع مضر كمرض ، وجب عليه استعماله ، وثبوت هذه الأحكام بموجب العارض ، ويكون فی حد ذاته مباحاً كمالا يخفى جرياً على قواعد الشرع وعموماته التى يندرج تحتها ، حيث كان حادثاً غير موجود زمن الشارع ولم يوجد فيه نص بخصوصه ‘‘ (۱)

ترجمہ: ’’ اس سے اس پودے کی حلت واباحت کا پتہ چلتا ہے،
اس لیے کہ وہ فی نفسہ پاک اور غیر مسکر ہے، اور وہ مضر اور ناپسندیدہ

(۱) الفواکہ العدیدۃ: ۸۴/۲

بھی نہیں ہے، پھر اس میں دیگر اشیاء کی طرح شرعی احکام جاری ہوں گے
جس کو اس کے استعمال سے بدن یا عقل کو نقصان لاحق نہ ہو تو اس کے لیے
جائز ہوگا، اور جس کو نقصان کرے اس پر اس کا استعمال کرنا حرام ہوگا،
جیسے کہ شہد کا استعمال صفراوی مزاج والے کو مضر ہے اور جس کو مضر چیز کے
دفع کرنے میں مفید ہو جیسے کوئی مرض تو اس پر اس کا استعمال کرنا ضروری
ہے اور ان احکام کا اطلاق درپیش صورتحال کے مطابق ہوگا اور یہ (تمباکو)
فی نفسہ شرع کے قواعد اور اس کے ماتحت عمومی احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے
مباح ہوگا، کیونکہ اس کا وجود بعد میں ہوا ہے شارع کے زمانے میں نہیں
اور اس کے بارے میں کوئی نص بھی موجود نہیں ہے‘‘

الفواکہ العدیدۃ کے مولف نے عبدالقادر طبری مکی کی
عبارتوں کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یوں پیش کیا ہے:

’’ وملخص ما تقدم أن تناوله لمن لا يضره جائز ، ولمن يضره حرام ووجه الجواز أن الاصل فيه الاباحة حيث لاضرر فيه، فيعمل بالاصل وأما إطلاق تحريمه فخطأ واضح، وهجم فاضح قال الله تعالىٰ ’’ولا تقولوا لما تصف ألسنتكم الكذب هذا حلال وهذا حرام لتفتروا على الله الكذب إن الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون ‘‘ (۱)

ترجمہ: ’’جو کچھ پہلے گزرا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کا استعمال اس
کے لیے جائز ہے جس کو نقصان نہ کرے، اور جس کو نقصان کرے اس

(۱) الفواکہ العدیدۃ: ۸۷/۲

کے لیے حرام ہے، اور جواز کی وجہ اور علت یہ ہے کہ اصل اس میں اباحت ہے کیونکہ اس میں کوئی نقصان نہیں ہے، لہذا اصل پر عمل کیا جائے گا اور رہا اس کو مطلق حرام قرار دینا تو واضح غلطی ہے اور کھلا ہوا حملہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جن چیزوں کے بارے میں محض تمہارا جھوٹا زبانی دعویٰ ہے ان کی نسبت یوں مت کہو کہ فلاں چیز حلال ہے اور فلاں چیز حرام ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹی تہمت لگادو گے بلاشبہ جو لوگ اللہ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں وہ فلاح نہ پائیں گے"۔ (النحل۔۱۱۶)

محمد بن احمد شوبری شافعی نے بھی اباحت کا فتوی دیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

" ليس شرب الدخان حراماً لذاته بل هو كغيره من المباحات ودعوى كونه حراماً لذاته من الدعاوى التي لا دليل عليها ، وإنما منشؤها إظهار المخالفة على وجه المجازفة " (۱)

ترجمہ: " تمباکو نوشی فی نفسہ حرام نہیں ہے، بلکہ مباح اشیاء کے مانند ہے اور اس کے فی نفسہ حرام ہونے کا دعوی کرنا بغیر دلیل کے ہے، اور اس دعوی کا مقصد بغیر سوچے سمجھے مخالفت کا اظہار کرنا ہے"۔

اپنے وقت کے شیخ الشافعیہ علی زیادی شافعی اور عارف باللہ علامہ عبدالرؤف مناوی شافعی نے بھی اباحت کا فتوی دیا ہے۔

(۷) الاعلان: ص ۷

علمائے حنابلہ

فقہ حنبلی میں کئی کتابوں کے مصنف مرعی بن یوسف مقدسی حنبلی متوفی ۱۰۳۳ھ نے اباحت کا فتوی دیا ہے اور اس موضوع پر مستقل ایک رسالہ بھی بعنوان "**تحقيق البرهان في شأن الدخان**" (۱) تالیف کیا ہے جو **مكتبة دار عمار للنشر والتوزيع عمّان** سے شائع ہو چکا ہے، مذکورہ رسالہ تلاش بسیار کے باوجود تادم تحریر حاصل نہ کر سکا، لیکن موصوف کی دوسری کتاب " **غاية المنتهى في الجمع بين الاقناع والمنتهى** " جلد۳ ص۳۱۴ میں درج ذیل عبارت میری نظر سے گزری ہے، چنانچہ وہ مذکورہ کتاب میں فرماتے ہیں :

"ويتجه حل شرب الدخان والقهوة والأولى لكل ذي مروءة تركهما"

تمباکو اور قہوہ پینے کی حلت راجح ہے، لیکن صاحب اخلاق شخص کو ان دونوں کا ترک کرنا ہی اولی اور افضل ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن بن حسین آل اسماعیل "**اللآلي البهية في كيفية الاستفادة من الكتب الحنبلية**" ص۱۴۱ پر رقم طراز ہیں کہ شیخ مرعی مذکورہ کتاب میں مختلف فیہ مسئلہ میں راجح بیان کرنے کے لیے لفظ "یتجہ" استعمال کرتے ہیں اور فقیہ ومحدث محمد بن احمد سفارینی کا قول نقل کیا ہے کہ **الاقناع** اور **المنتهى** کو لازم پکڑو اور اگر ان دونوں میں اختلاف ہو تو صاحب "**غاية المنتهى**" کی ترجیح کو پیش نظر رکھو۔

شیخ مرعی کا درج ذیل ایک فتوی " **الاعلان بعدم تحريم**

(۱) عبدالرحمٰن بن مانع نے شیخ مرعی کے مذکورہ رسالہ کا رد لکھا ہے۔

الدخان ''، کے مؤلف نے نقل کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''شربه ليس بحرام لذاته حيث لم يترتب عليه مفسدة بل هو بمنزلة شرب دخان النار التى لم ينفخها نافخ، وباتفاق لا قائل بتحريم ذلک ، ولا تقتضى قواعد الشريعة تحريم شرب الدخان المذكور ، ولا شبهة أنه من البدع الحادثة التى تعرض على قواعد الشريعة فان أشبهت المباح فمباحة أوالحرام فمحرمة إلى غير ذلک من بقية الأحكام إذا ما تدبر العاقل أمرالدخان وجده ملحقاً بالبدع المباحة إن لم يترتب عليه مفسدة ولم يرد فى ذمه حديث عند فقهاء الحنابلة والله أعلم وكتبه الفقير مرعى المقدسى الحنبلى ''. (۱)

ترجمہ: '' اس کا پینا فی نفسہ حرام نہیں ہے کیونکہ اس سے کوئی برائی یا خرابی نہیں ہوتی ، بلکہ وہ اس آگ کے دھوئیں کے پینے کے مانند ہے جس میں پھونک نہ ماری گئی ہو، اور باتفاق اس دھوئیں کی حرمت کا کوئی قائل نہیں ہے اور شریعت کے قواعد سے مذکورہ تمباکو کے پینے کی حرمت لازم نہیں ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وہ یعنی تمباکو بعد میں پیدا ہوئی نئی چیزوں میں سے ہے جنہیں شریعت کے قواعد پر پیش کیا جائے گا تو اگر وہ مباح کے مشابہ ہوں تو مباح، حرام کے مشابہ ہوں تو حرام ۔ ایسے ہی ان اشیاء پر بقیہ احکام کا اجرا کیا جائے گا۔ اگر دانشمند شخص تمباکو کے معاملہ پر غور کرے تو وہ اسے مباح بدعتوں سے ملحق پائے گا

(۱) الاعلان ص ۷۷، ۸

اگر اس پر کوئی برائی مرتب نہ ہو، اور اس کی مذمت میں فقہاء حنابلہ کے نزدیک کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی ہے''۔ تحریر کیا اس کو فقیر مرعی مقدسی حنبلی نے۔

غاية المنتهى کے شارح مصطفیٰ سیوطی حنبلی متوفی ۱۲۴۳ھ حرمت کے قائلین کا رد کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''وإنما كل عالم محقق له اطلاع على أصول الدين و فروعه إذا خلا من الميل مع الهوى النفسانى ، وسئل الآن عن شربه بعد اشتهاره ومعرفة الناس به وبطلان دعوىٰ المدلسين فيه باضراره للعقل والبدن . لا يجيز إلا باباحته لأن الأصل فى الأشياء التى لا ضرر فيها ولا نص تحريم ، الحل والاباحة حتى يرد الشرع بالتحريم لا الحظر ''. (۱)

ترجمہ:۔ ''دین کے اصول وفروع سے واقف ہر محقق عالم سے جب کہ وہ خواہشات نفسانی پر نہ چلتا ہو اس سے اس وقت تمباکو کے بارے میں سوال کیا جائے جو کہ مشہور ہو چکا ہے اور لوگ اس سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں اور تمباکو میں عقل و بدن کو نقصان پہنچانے کا فریبیوں کا دعویٰ باطل ہو چکا ہے تو وہ اس کی اباحت ہی کا فتویٰ دے گا اس لیے کہ ان اشیاء میں جن میں ضرر نہیں ہے اور حرمت کی کوئی نص نہیں ہے اصل حلت و اباحت ہے تا آنکہ شریعت میں اسکی حرمت نہ آئے نہ کہ منع''۔

حسن بن مصطفیٰ شطی حنبلی متوفی ۱۲۷۴ھ نے مذکورہ بالا

(۱) تفصیل کے لیے دیکھیے مطالب اولی النھی ۲۱۸/۶

دونوں کتابوں پر ایک حاشیہ موسوم بہ " **منحة مولی الفتح فی تجرید زوائد الغایة والشرح** " لکھا ہے یہ حاشیہ اختصار کے طور پر "**تجرید زوائد الغایة والشرح** " کے نام سے معروف ہے۔ موصوف نے مذکورہ حاشیے میں دونوں کتابوں کے اہم اہم مسائل پر بحث کی ہے، مذکورہ حاشیہ" مطالب اولی النھی" کے ذیل میں طبع ہو چکا ہے، انہوں نے مذکورہ مسئلے پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:

"**ومن ادعی تحریمه فلا دلیل له علی ذلک لأن الأصل فی الأشیاء الإباحة ، ودعوی أنه یسکر أو یخدر غیر صحیحة فان الإسکار غیبوبة العقل مع فتور الأعضاء وکلاهما لا یحصل لشاربه، نعم من لم یعتده یحصل له إذا شربه نوع غشیان ، وهذا لایوجب التحریم، و دعوی أنه إسراف فهذا غیر خاص بالدخان ودعوی نهی ولی الأمر کذلک فما بقی دلیل لمن یقول بالتحریم کما حرره بعض مشایخنا** " (۱).

ترجمہ: " اس کی حرمت کا جو دعویٰ کرتا ہے اس کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اس لیے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے اور اس کے نشہ آور یا مخدر ہونے کا دعویٰ درست نہیں ہے اس لیے کہ نشہ کا مطلب ہے عقل کا زائل ہونا اعضاء کی حرکت کے ساتھ، اور تخدیر کا مطلب ہے عقل کا زائل ہونا اعضاء کے سست ہونے کے ساتھ اور یہ دونوں باتیں تمباکو نوش کو نہیں ہوتیں، ہاں جو اس کا عادی نہیں ہے جب اسے پیے گا

(۱) تجرید زوائد الغایة والشرح ۶/ ۲۱۷

تو اسکو ایک طرح کی متلی کی کیفیت پیدا ہوگی اور یہ کیفیت حرمت کو واجب نہیں کرتی ، اور اس بات کا دعویٰ کرنا کہ وہ اسراف ہے تو یہ تمباکو کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے اور ولی امر (حاکم یا اس کا نائب) کی ممانعت کا دعوی بھی ایسا ہی ہے، لہذا حرمت کے قائلین کے لیے اب کوئی دلیل نہیں رہ گئی جیسا کہ ہمارے بعض مشائخ نے لکھا ہے" ۔

نیز انہوں نے عبد الغنی نابلسی کے رسالہ کی تعریف کی ہے اور یہ دعوی کیا ہے کہ جمہور نے نابلسی کے موقف کی تائید کی ہے اور اس سے اتفاق کیا ہے۔

الفواکه العدیدة کے مؤلف اپنے شیخ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"**والظاهر أن الکراهة لاشک فیها والتحریم ففیه شک لأن إسکاره من حیثیة الدخان بتضییق المسام لا من شیءٍ فیه ، ومعلوم أن کل من شرب دخاناً کائناً ماکان ، أسکره بمعنی أشرقه وأذهب عقله بتضییق أنفاسه ومسامه علیه ، لا سکر اللذة والطرب**"۔(۱)

ترجمہ:۔ " ظاہر یہ ہے کہ اس کی کراہت میں کوئی شک نہیں ہے، حرمت میں شک ہے کیونکہ اس کا نشہ اس حیثیت سے ہے کہ دھواں مسام کو تنگ کر دیتا ہے نہ کہ اس میں کسی دوسری چیز کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے اور یہ معلوم ہے کہ جو کوئی کسی قسم کا دھواں پیے گا اس کو نشہ کرے گا یعنی اسکو اُچھو لگے گا ، اور اسکی عقل زائل کرے گا ، اس کے سانس اور

(۱) الفواکه العدیدة ۲/ ۸۰

مسام کو تنگ کر کے نہ کہ لذت اور مستی کے نشہ سے ایسا ہوگا''۔

حنابلہ میں سے مذکورہ بالا جلیل القدر علماء مرعی بن یوسف مقدسی حنبلی، مصطفیٰ سیوطی، حسن بن مصطفیٰ شطی وغیرہ جو اباحت دخان کے قائل ہیں اس سے واضح ہوتا ہے کہ علمائے حنابلہ کی ایک جماعت اباحت کی قائل ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ علمائے نجد جو فقہ حنبلی پر عمل کرتے ہیں اس کی حرمت پر متفق ہیں اور دارالافتاء ریاض سے اس کی حرمت پر کئی فتوے شائع ہو چکے ہیں جن میں سے بعض کا ذکر حرمت کے بیان میں آئے گا۔

سلفی علماء

بعض سلفی علماء بھی تمباکو کی اباحت کے قائل تھے۔ مشہور یمنی عالم محمد بن علی شوکانی نے تمباکو کی اباحت کی پرزور حمایت کی ہے، تمباکو کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں جو کچھ انہوں نے کہا ہے اس کا مفہوم درج ذیل ہے:۔

''قرآن وحدیث کی روشنی میں حلت وحرمت کا قاعدہ یہ ہے کہ روئے زمین کی ہر چیز حلال ہے کوئی چیز حرام نہیں ہے، الّا یہ کہ اس کے لیے کوئی خاص دلیل ہو مثلاً نشہ آور چیز، زہر قاتل، یا جو چیز جلد یا بدیر نقصان پہنچائے، جیسے مٹی وغیرہ، اور جس چیز کی حرمت میں کوئی دلیل خاص نہ ہو تو وہ براءت اصلیہ اور عمومی دلائل کو مدنظر رکھتے ہوئے حلال تصور کی جائے گی، مثلاً آیت قرآنی ''**خلق لكم ما فى الأرض جميعاً**'' (البقرہ: ۲۹) اور'' **قل لآ أجد فى مآ أوحى إلىّ محرماً** ''(الانعام: ۱۴۵)

اور ایسے ہی میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ سارے حیوانات حلال ہیں، ان میں سے وہی جانور حرام ہوگا جس کے لیے کوئی خاص دلیل ہوگی جیسے کتے، سور وغیرہ۔ اس توضیح سے یہ بات معلوم ہوئی کہ تمباکو کی حرمت میں کوئی دلیل نہیں آئی ہے کیونکہ یہ نہ تو نشہ آور چیزوں میں سے ہے اور نہ زہر ہی کی کوئی قسم ہے اور نہ جلد یا بدیر نقصان پہنچانے والی چیز ہے۔ تو جو کوئی اسکو حرام کہتا ہے وہ دلیل پیش کرے، محض قیل وقال سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جن اہل علم نے قرآن کی آیت ''**ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبآئث**'' (الاعراف: ۱۵۷) سے اسے خبیث قرار دے کر حرام بتایا ہے درست نہیں ہے، اس درخت کا خبیث ہونا ہی محل نزاع ہے، نیز آیت مذکورہ سے اس کی حرمت ثابت کرنا تو یہ زبردستی مفہوم نکالنا ہے، کیونکہ جو لوگ اسے استعمال کرتے ہیں اسے طیبات میں سے شمار کرتے ہیں، رہا بعض افراد کا اسے خبیث کہنا تو شہد جیسی پاکیزہ چیز بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے، یہ بھی ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے گوہ کو ناپسند کیا اور اسے تناول نہیں کیا جب کہ آپ کے سامنے بعض صحابہ نے اسے کھایا، جو لوگ انصاف سے کام لیں گے یہ دیکھیں گے کہ بہت سے جاندار وغیرہ جو شریعت نے حلال بتائے ہیں یا براءت اصلیہ سے حلال ہیں ان میں سے کسی کو کوئی شخص پسند کرتا ہے، اور کوئی دوسرا اسکو ناپسند یعنی اسے خبیث تصور کرتا ہے، اگر بعض افراد کے خبیث کہنے سے کوئی چیز حرام ہو جائے تو شہد، اونٹ، گائے اور مرغی کے گوشت حرام ہو جائیں گے، کیونکہ بعض لوگ ان اشیاء کو ناپسند کرتے ہیں، جب لازم باطل ہے

تو ملزوم بھی باطل، اس سے یہ ثابت ہوا کہ تمباکو کو اس وجہ سے حرام کہنا کہ اسے بعض لوگ خبیث اور ناپسندیدہ چیز تصور کرتے ہیں درست نہیں ہے '' (۱)

مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے **تحفة الأحوذی** جلد۳ ص۴۳ میں شوکانی کی مذکورہ بالا عبارت کا رد کیا ہے جس کا تذکرہ حرمت کے بیان میں آئے گا۔

صاحب سبل السلام محمد بن اسماعیل الکحلانی الصنعانی بھی جواز کے قائل تھے اور اس موضوع پر انہوں نے ایک مستقل رسالہ ''**الادراک لضعف أدلة التنباک**'' تالیف کیا ہے۔

برصغیر ہندو پاک کے بعض سلفی (اہلحدیث) علماء اسکی حلت کے قائل تھے، فتاوی نذیریہ سے فتاوی ثنائیہ میں ایک فتویٰ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب کا نقل کیا گیا ہے جو اباحت کے قائل تھے وہ لکھتے ہیں:۔

'' جو لوگ حقہ نوشی کی حرمت کے قائل ہیں اس کا قول نا قابل اعتماد ہے اس واسطے کہ حرمت موقوف ہے اوپر دلیل قطعی کے اور قائلین حرمت نے حرمت پر کوئی دلیل قطعی قائم نہیں کی ہے، بلکہ جتنی دلیلیں وہ پیش کرتے ہیں کل کی کل ظنی ہیں اور وہ بھی مخدوش، اور جو لوگ اباحت مطلق کے قائل ہیں ان کا قول بھی قابل اعتماد نہیں، اس واسطے کہ ان کے دلائل بھی مخدوش ہیں۔

اور جو لوگ اباحت مع الکراہۃ کے قائل ہیں ان کا قول البتہ قابل اعتماد ہے، یہ گفتگو حقہ نوشی میں ہے، رہا تمباکو کا کھانا اور

(۱) دیکھیے ارشاد السائل الی دلائل المسائل ص۵۰، ۵۱ مع مجموعة الرسائل السلفية ۔

استعمال کرنا اس کا ناک میں، سو کوئی دلیل معتبر اس کی کراہت پر قائم نہیں''(۱)

ایک دوسرے سلفی عالم سید محمد عبدالحفیظ بھی مطلق اباحت کے قائل نظر آتے ہیں، دیکھیے فتاویٰ علماء حدیث، جلد۱، ص ۳۰، ۳۱۔

برصغیر ہندو پاک کے سربرآوردہ سلفی علماء نے حرمت کا فتویٰ دیا ہے، مثلاً مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ اور مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری یہ سبھی حضرات تمباکو کی حرمت کے قائل تھے جن کے اقوال آگے آئیں گے۔

☆☆

(۱) فتاویٰ ثنائیہ ۲/۷۹، ۸۰، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ لاہور

باب سوم

حرمت کے بیان میں

پچھلے صفحات میں قارئین نے ملاحظہ فرمایا کہ تمام مکاتب فکر سے وابستہ علماء کی ایک جماعت اباحت تمباکو کی قائل تھی اور اباحت کے لیے جو دلائل پیش کیے گئے وہ مندرجہ ذیل اہم نکات پر مرکوز تھے۔

(۱) قرآن وحدیث میں اس کی کوئی حرمت وارد نہیں ہے۔

(۲) وہ مضر صحت نہیں ہے۔

(۳) وہ طیبات میں سے ہے خبائث سے نہیں۔

یہاں پر تمام مکاتب فکر کے ان علماء کی تحقیقات و آراء کا خلاصہ پیش کیا جائے گا جو حرمت کے قائل تھے یا ہیں جس سے اباحت کے قائلین کی دلیلیں بے بنیاد اور حقیقت سے کوسوں دور نظر آئیں گی۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جو علماء اباحت کے قائل تھے ان کو تمباکو کے نقصانات کا علم نہیں تھا ورنہ وہ تمباکو کے جواز یا اس کے فروغ کی تلقین نہ کرتے۔ اس وقت عالمی سطح پر تمباکو کے نقصانات پر ذرائع ابلاغ سے بے شمار تحقیقات منظر عام پر آچکی ہیں اور برابر آرہی ہیں جن سے واقف ہوکر کوئی اہل دانش وفکر تمباکو کے جواز کا قائل نہیں ہوسکتا۔

عالمی صحت تنظیم کی طرف سے بتایا جاچکا ہے کہ تمباکو نوشی سے

مرنے والے یا بدحال زندگی گزارنے والے تعداد میں ان لوگوں سے زیادہ ہیں جو طاعون، چیچک، ٹی بی، جذام اور ٹائی فائیڈ وغیرہ امراض کا شکار ہوکر مرجاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے تمباکو کو وبا سے تعبیر کیا گیا ہے۔

یہاں پر ان علمائے کرام کو دعوت فکر وعمل دے رہا ہوں جو اس وبا کو اچھی نظر سے دیکھتے ہیں اور خود بصد شوق اسکو استعمال میں لاتے ہیں جنکی وجہ سے برصغیر ہند میں تمباکو کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے اب تک کوئی خاطر خواہ مہم شروع نہیں ہوسکی۔

حرمت کے سلسلے میں علمائے کرام کی تحقیقات ملاحظہ فرمائیں:

علمائے احناف :

ابوالحسن مصری حنفی فرماتے ہیں: ''صحیح اور نقلی آثار اور واضح عقلی دلائل اس کی حرمت کا اعلان کرتے ہیں۔ اس کا وجود ۱۰۰۰ء کے لگ بھگ ہوا۔ اور سب سے پہلے یہود، نصاریٰ اور مجوس کی سرزمین میں منظر عام پر آیا۔ اور ایک یہودی شخص نے مغرب اقصیٰ کے علاقہ میں طبابت کے بہانے لوگوں کو اس سے متعارف کرایا۔ اسی طرح ارض روم میں ایک عیسائی انکلین نے اور سوڈان میں مجوسیوں نے۔ پھر مصر اور حجاز اور دیگر ممالک میں اسے عام کیا گیا۔

اللہ نے ہر نشہ آور چیز سے منع کیا ہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ نشہ آور نہیں ہے تو (اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ) اس کے پینے والے کے ظاہری و باطنی اعضاء کو بے حس اور کمزور کرتا ہے۔ نشہ آور سے مراد مطلق عقل پر پردہ ڈالنا ہے۔ خواہ اس میں زیادہ شدت نہ ہو، اس میں

کوئی شک نہیں کہ جو پہلی دفعہ اس کو استعمال کرتا ہے یہ کیفیت اس کو طاری ہوتی ہے۔اگر اس کا نشہ آور ہونا تسلیم نہ کیا جائے تو (اس میں کوئی شک نہیں کہ) وہ کم از کم مخدر (یعنی اعضاء کو سن اور بے حس کرنے والا) اور مفتر ہے۔

امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسکر اور مفتر سے منع فرمایا ہے۔

علماء کے نزدیک مفتر ہر وہ چیز ہے جو اعضاء میں کمزوری اور بے حسی پیدا کرے، اسکی حرمت کے لیے یہی حدیث بطور دلیل کافی ہے، یہ بدن اور روح کو نقصان، دل کو خراب، قوی کو کمزور اور رنگ کو پیلے پن میں تبدیل کر دیتا ہے اور تمام ڈاکٹر متفق ہیں کہ یہ مضر ہے اور بدن، عالی ظرفی اور عزت و مال کے لیے نقصان دہ ہے۔کیونکہ اس میں فاسقوں سے مشابہت ہے۔اس لیے کہ اسے اکثر فساق اور رذیل قسم کے لوگ ہی استعمال کرتے ہیں اور اسکے پینے والے کے منہ کی بو خبیث و ناپسندیدہ ہوتی ہے''۔(۱)

محمد فقیہی عینی حنفی نے تمباکو کی حرمت پر ایک رسالہ تحریر کیا ہے جس میں درج ذیل چار وجوہ کی بنا پر تمباکو نوشی کو حرام قرار دیا ہے۔

''۱۔ معتبر اطباء کی اطلاع کے مطابق وہ مضر صحت ہے۔جس چیز کی یہ کیفیت ہوگی اس کا استعمال بالاتفاق حرام ہوگا۔

۲۔ اطباء کے نزدیک وہ مخدرات میں سے ہے۔اور مخدرات کا استعمال شرعاً ممنوع ہے۔جیسا کہ حضرت امام احمدؒ نے

(۱) الفواکہ العدیدۃ ۲/۸۰،۸۱

حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسکر اور مفتر کے استعمال سے منع فرمایا ہے اور باتفاق اطباء وہ مفتر ہے۔اس میں اور اس جیسی اور چیزوں کے بارے میں تمام سلف اور خلف کا اتفاق ہے کہ اطباء کا قول معتبر اور حجت ہے۔

(۳) اس کی بدبو ان لوگوں کو تکلیف پہنچاتی ہے جو اسے استعمال نہیں کرتے۔خصوصاً نماز اور دیگر مجلسوں میں۔بلکہ ملائکہ مکرمین کو بھی اس سے اذیت پہنچتی ہے۔امام بخاری و مسلم نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے اور ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے۔ اور یہ سبھی جانتے ہیں کہ تمباکو نوش کی بدبو لہسن اور پیاز کی بو سے بہت زیادہ ہے۔

اور صحیحین میں حضرت جابرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے لوگ تکلیف پاتے ہیں فرشتے بھی اس سے تکلیف پاتے ہیں۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: کہ جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھ کو تکلیف دی گویا اس نے اللہ کو تکلیف دی۔یہ حدیث طبرانی نے المعجم الاوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔

(۴) یہ فضول خرچی ہے کیونکہ اس میں ایسا نفع مباح نہیں جو ضرر سے خالی ہو، بلکہ اس میں تجربہ کار لوگوں کے بقول یقینی نقصان ہے''۔(۱)

(۱) فتویٰ فی حکم شرب الدخان ۵،۶

صاحب مجالس الابرار ابوالعباس احمد رومی حنفیؒ نے اپنی مذکورہ کتاب کی تیسویں، چھیانویں اور ستانویں مجلس میں حقہ نوشی پر کلام کیا ہے اور تینوں مجلسوں میں اس کی حرمت ثابت کیا ہے۔ چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''اور صحیح مسلم میں ثابت ہو چکا ہے کہ نبی علیہ السلام اگر مسجد میں کسی شخص سے پیاز یا لہسن کی بو پاتے تو اس کے لیے حکم دیتے، پس وہ بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ اور اسی لیے فقہاء نے کہا کہ جس شخص میں ایسی بدبو آتی ہو کہ آدمیوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہو تو اس کا مسجد سے نکال دینا لازم ہے۔ اگرچہ ہاتھ پاؤں سے کھینچ کر ہو۔ داڑھی اور سر کے بال پکڑ کر نہیں۔

پس اس بنا پر آج کل اکثر امام اور مؤذنوں کا مسجد اور جامع مسجد سے نکال دینا لازم آتا ہے کیونکہ ان کے پاس ہمیشہ اس بدبودار حقہ نوشی کے سبب سے بدبو پائی جاتی ہے۔ بلکہ یہ لوگ کبھی کبھی مسجد اور جامع مسجد کے اندر اسکو پیتے ہیں، پس انکے حق میں کراہت زیادہ سخت اور بہت زیادہ ہے''۔(۱)

حقہ نوشی کے عدم جواز پر بحث کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اشیاء کی حرمت اور اباحت کی پہچان کا ایک عمدہ قاعدہ ہے جس کا مرجع اصول ہے اور وہ یہ ہے کہ حق یوں ہے کہ نبوت سے پہلے اشیاء میں کوئی حکم نہیں ہے اور نبوت کے بعد علماء تین قول پر مختلف ہیں۔ قول اول یہ ہے کہ ان کے علاوہ سب چیزیں حرام ہیں جن کا شرعی دلیل نے جائز ہونا بتایا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ ان کے سوا سب چیزیں مباح ہیں

(۱) مجالس الابرار ۶۸۵، مطبوعہ دارالاشاعت، کراچی

جنکا دلیل شرعی نے حرام ہونا بتایا ہے۔ اور تیسرا قول اور یہی صحیح ہے۔ یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ نقصان کی چیزیں اس معنی کو سب حرام ہیں کہ اصل ان میں حرمت ہے نفع اور نفع کی چیزیں سب مباح ہیں اس اعتبار سے کہ اصل ان میں اباحت ہے۔ چنانچہ باری تعالیٰ کا قول ہے:﴿**هو الذی خلق لکم ما فی الأرض جمیعاً**﴾ وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے جو کچھ زمین میں ہے سب۔۔۔۔۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو احسان جتانے کی جگہ ذکر فرمایا ہے۔ اور احسان صرف نافع اور مباح سے ہوسکتا ہے۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا کہ اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے فائدے کے لیے تمام چیزیں جو زمین میں ہیں پیدا کیں تاکہ تم ان سے نفع اٹھاؤ۔

اور اس تیسرے صحیح قول کی بنا پر حقہ کا حکم بھی نکلتا ہے۔ پس اس لیے کہ حقہ اگر نافع ہوتا تو اصل میں اباحت ہوتی۔ لیکن حاذق طبیبوں کے بیان سے ثابت ہوا ہے کہ حقہ مضر ہے اگرچہ آئندہ چل کر ہو۔ لہذا اصل اس میں حرمت ہی ہوگی بلکہ اس میں شک بھی ہوتا تو بھی حرمت ہی کی جانب کو غلبہ ہوتا جیسا کہ یہی شرعی قاعدہ ہے اس واسطے کہ روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: حلال بھی ظاہر حرام بھی ظاہر ہے، اور ان دونوں کے درمیان میں مشتبہ چیزیں ہیں، اکثر لوگ انہیں نہیں جانتے ہیں، پس جو شخص شبہات سے بچتا رہا اس نے اپنا دین اور عزت بچالی، اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑا جیسے احاطے کے گرد چروانے والا کہ عنقریب اس کے اندر گھس جائے گا''۔(۱)

(۱) مجالس الابرار ۶۸۳، ۶۸۴

حسن بن عمار مصری شرنبلالی حنفی منظومۃ ابن وھبان کی
شرح میں فصل الکراھیۃ والاستحسان کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

''ایک اہم مسئلہ بھنگ کی مناسبت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ
یہ کہ ایک بڑی شخصیت نے مجھ سے تمبا کو پینے کے بارے میں جو اس
زمانہ میں وجود میں آیا سوال کیا تھا تو میں نے کہا کہ جو چیز شرعاً استعمال
کی جاتی ہے اور اندر پہنچتی ہے یا تو وہ غذا ہوگی یا دوا۔ اور غذائیت تو اس
میں مفقود ہے اور اگر دوا تصور کیا جائے تو دوا کا دائمی استعمال نہیں ہوتا
کیونکہ اس کا الٹا اثر ہوتا ہے اور یہ جائز نہیں ۔ جب کہ اس کے دیگر
نقصانات بھی ہیں مثلاً مال کا ضائع کرنا تمبا کو خرید کر ، جسے دیندار لوگ
پسند نہیں کرتے ۔ اور تمبا کو نوش کا اپنے منہ کی بد بو سے دوسرے کو تکلیف
پہنچانا ، نص حدیث سے لہسن پیاز کھانے والا مساجد میں حاضر ہونے
سے منع کر دیا گیا ہے اور اس شخص کو تمبا کو نوش کی آگ سے جلا دینا جو
لاپرواہی سے گزرے اس شیطان کی مانند ہے جس کے ہاتھ میں آگ کا
شعلہ ہو خصوصاً طلوع اور فجر کے وقت ، سب ایک دوسرے کے سامنے
اس قبیح عادت کے مرتکب ہوتے ہیں'' (۱)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے والد شاہ عبد الرحیمؒ ایک متبحر
عالم تھے وہ تمبا کو کی قطعی حرمت کے قائل تو نہیں تھے لیکن وہ تمبا کو نوشی
کے سخت خلاف تھے ۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہؒ نے ان سے انفاس العارفین
میں نقل کیا ہے ۔ (۲)

---

(۱) فیض الرحیم الرحمٰن ص۱۴ و ترویح الجنان ص۴

(۲) دیکھیے انفاس العارفین اردو ص ۱۷۵، ۱۷۷، مطبوعہ الفلاح ، دیوبند

علامہ محمد عبد العظیم مکی حنفی (متوفی ۱۰۵۱ھ یا ۱۰۵۴ھ) جو
اپنے زمانے میں حرم مکی میں احناف کے مفتی تھے وہ رقم طراز ہیں:

''وہ بری چیز ہے اچھی چیز نہیں ۔ بلکہ وہ عقلی طور پر برائیوں
میں سب سے بری چیز ہے ، جب اس میں دوسرے مفاسد بھی شامل
ہوگئے تو وہ شرعی طور پر بھی برائیوں میں سے ہوگیا ۔ اس کے پینے میں
کوئی اچھائی نہیں ۔ اس کی برائی تو بداہتاً اصل فطرت سے جانی جاسکتی
ہے ۔ پھر اس کے لیے شرعی قباحت بھی ثابت ہے کیونکہ وہ برائی میں شمار
ہوتا ہے ، بعد میں ایجاد کی ہوئی چیز ہے ، اچھی چیز نہیں ہے اور نہ سلف
سے اس کا استعمال منقول ہے ، اللہ اسے ہلاک کرے جس نے اسے
ایجاد کیا اور عوام کے سامنے پیش کیا ، اس کا نقصان ظاہر ہے جسکو محسوس
کیا جاسکتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ نیز آگے گویا ہیں:

اور اسے حرام کہا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں شرعی برائیاں
اور جسمانی نقصانات وغیرہ ہیں ۔ جس کا کچھ ذکر ہم نے اپنے رسالے
موسوم بہ ''تحذیر الأمۃ عن ملابسۃ الغمۃ'' میں کیا ہے ، اس کا استعمال عام
لوگوں کو زیب نہیں دیتا تو جن کو کچھ عقل ہوگی چہ جائے کہ صاحب اخلاق
وصاحب حیثیت لوگ ان کو اسکا استعمال کیسے زیب دے گا ۔ اس کا
استعمال اخلاق کے منافی ہے جس کے بارے میں کوئی عقل مند توقف
نہیں کرسکتا ''؟ (۱)

عبد الغنی مرجاجی حنفی فرماتے ہیں:

''علمائے متاخرین نے اسکے بارے میں کلام کیا ہے ، کیونکہ

---

(۱) فیض الرحیم الرحمٰن ، ص ۱۵، ۱۶

گذشتہ صدیوں میں اس کا وجود نہیں تھا۔ تو کوئی اسکی برائی میں حد سے بڑھا ہوا ہے یہاں تک کہ اس کی حرمت پر یقین کرلیا، تو کوئی اسکی تعریف میں بھی پیچھے نہیں ہے، اور ان میں سے بعض نے درمیانی راستہ اختیار کیا اور کہا کہ وہ مکروہ تحریمی ہے، اور یہی میرے نزدیک سب سے بہتر اور مناسب قول ہے، اس لیے کہ اس کی حرمت کی کوئی قطعی دلیل نہیں ہے، اور ہر تکلیف دہ اور بدبودار چیز حرام نہیں ہوتی۔ ورنہ لہسن، پیاز کا کھانا حرام ہوتا، یہ سب باتیں اسکے پینے کے بارے میں ہے۔ رہا اسکا کھانا اور سونگھنا تو وہ میرے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اس لیے کہ وہ پینے کے مقابلے میں کم تر ہے''۔(۱)

احمد عجمی حلبی حنفی نے ایک رسالہ تمباکو کے موضوع پر تالیف کیا ہے اس میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے: ''وہ مصیبت جو سارے ممالک میں عام ہے یہاں تک کہ بنی نوع انسان کا ہر طبقہ اس میں شامل ہے مگر اللہ نے جس بندے کو اس سے محفوظ رکھا ہے۔ وہ تمباکو کا استعمال ہے جسکو اس زمانہ میں سب لوگ جانتے ہیں۔ یہ سارے مذاہب میں بدعت منکرہ ہے، بلکہ امام حفنی نے اپنے بعض مشائخ عارفین سے نقل کیا ہے کہ قرآن کی مجلس میں اسکے پینے سے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے، اللہ اپنے فضل وکرم سے ہم کو اس سے بچائے، بیشک وہ فیاض اور صاحب کرم ہے''۔

وہ اپنی دونوں معروف قسموں تتن اور تنباک کے ساتھ درحقیقت مفترات (سست کرنے والی چیزوں) میں سے ہے اور محقق قول کے مطابق وہ صحت کے لیے مضر اشیاء میں سے ہے اور جو چیز ایسی

(۱) فتاوی مولانا عبدالحی، ص ۵۴۰، ۵۴۱،

ہو تو اس کی حرمت میں اور اسکے استعمال کرنے والوں کے گنہ گار ہونے میں واقف کار لوگوں کو کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اس کے بارے میں تمہارے سامنے ایسے واضح نصوص آئیں گے جو بڑے بڑے محققین سے منقول ہونگے۔(۱)

احمد عجمی حلبی حنفی نے الدر المختار کی شرح میں کتاب الأشربہ کی بحث میں جہاں صاحب الدر المختار نے اپنے شیخ نجم غزی شافعی کا قول **''أنه يحرم الدخان لتفتيره''** ذکر کیا ہے وہاں پر رقم طراز ہیں:

'' وقد أوضحنا تحريمه في رسالة لم تسبق بنظير أدخلنا تحريمه فيها تحت الأصول الأربعة ورددنا كل ما نافاه من كلام الغير رداً جامعاً مانعاً مؤيداً بالحجج القاطعة والبراهين الساطعة''. (۲)

ترجمہ: '' ہم نے اسکی حرمت کی وضاحت ایک رسالے میں کی ہے جسکی کوئی نظیر سابق میں نہیں، ہم نے اسکی حرمت اس رسالے میں اصول اربعہ کے تحت ثابت کی ہے اور ہم نے اسکے خلاف دوسروں کے ہر کلام کا واضح اور تشفی بخش دلائل وبراہین سے مدلل جامع اور مانع رد کیا ہے''۔

پھر آگے انہوں نے ذکر کیا ہے کہ مذکورہ رسالہ حکومت عثمانیہ کے دار الخلافہ آستانہ (استنبول) اپنے سفر میں لے گئے اور اس وقت کے شیخ الاسلام کو پیش کیا تو رسالہ کے معقول ومنقول کے موافق ہونے کی وجہ سے اسے شرف قبولیت سے نوازا۔

(۲،۱) الدخان مابین القدیم والحدیث، ص ۱۷۰

حلب کے ایک عالم محمد بن عبداللہ طرابیشی حلبی حنفی نے تمباکو کی حرمت پر تین رسالے تالیف کیے ہیں، دو رسالے نثر میں ہیں اور ایک نظم میں ۔ **تبصرة الاخوان فی بیان أضرار التبغ المشهور بالدخان** اور **الایضاح والتبیین فی حرمة التدخین** ۔ یہ دونوں رسالے نثر میں ہیں اور ”**عقود الجواهر الحسان فی بیان حرمة التبغ المشهور بالدخان** “ نظم میں ہے، جو اصل میں **الایضاح والتبیین** کا منظوم خلاصہ ہے۔

آپ تبصرة الاخوان میں تحریر فرماتے ہیں:

”خلاصہ کلام یہ کہ چوٹی کے معتبر و محقق عام اطباء کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمباکو خواہ تتن ہو یا تنباک اس کے نقصانات بہت ہیں، اس کے جزئی اثرات کو ہر وہ شخص محسوس کرے گا جو اسے عادت پڑنے سے پہلے استعمال کرے گا ۔ مثلاً سر چکرانا، متلی، قے ، دردسر اور عضلات (پٹھوں) کا ڈھیلا ہونا، پھر نیند نہ آنا ۔ ان اثرات کا ہونا یہ مطلب رکھتا ہے کہ تخدیر کی وجہ سے یہ کیفیت ہے ۔ جو متفقہ طور پر تمباکو کا لازمی نتیجہ ہے ۔ اس کی عادت پڑنے سے پہلے استعمال کرنے سے پیش آنے والے اثرات کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ اس میں زہریلے مادّے نکوٹین کی وجہ سے ہے ۔ لیکن اسکی عادت پڑ جانے سے اس زہر کا دفاع ہوتا ہے (یعنی مذکورہ اثرات ظاہر نہیں ہوتے) لہذا جو شخص تمباکو نوشی کا عادی ہو جاتا ہے ان مذکورہ اثرات میں سے کچھ بھی محسوس نہیں کرتا، بلکہ فساد ذوق، بدہضمی اور بھوک کا کم لگنا جیسے اثرات کا اسے احسا س ہوگا ۔ یہ سب اشیاء پیدا ہوتی ہیں لعاب میں دھوئیں کے داخل

ہونے کی وجہ سے جو معدے میں بدہضمی کا سبب بنتا ہے، اور بسا اوقات مشہور بیماری سوزش معدہ پیدا ہو جاتی ہے، یہ سب کچھ تمباکو کے کم اور معتدل استعمال کرنے پر ہوتا ہے۔

اور اگر اسے زیادہ استعمال کیا جائے تو ہلاکت کی طرف لے جائے گا جس سے بچا نہیں جا سکتا ۔ اور یہ شرعاً معلوم و ثابت ہے کہ جو چیز مضر صحت ہے اس کا استعمال قطعی حرام ہے، اس لیے بھوک سے زیادہ کھانا اور مٹی کھانا حرام ہے، کیونکہ ان دونوں میں صحت کو نقصان پہنچتا ہے ۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ” **من أكل الطين فكأنما أعان علىٰ قتل نفسه** “.

ترجمہ: ” جس نے مٹی کھائی گویا اس نے خودکشی پر مدد کی (۱) میں کہتا ہوں کہ تمباکو نوشی مٹی کھانے سے کم نقصان دہ نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے“۔

تمباکو کے نقصانات پر مدلل روشنی ڈالنے کے بعد لکھتے ہیں:

”حاصل یہ ہے کہ یقینی طور پر تمباکو کے استعمال سے نقصان محقق و ثابت ہے، البتہ مزاج اور جسم کے قوت و ضعف میں متفاوت ہونے کی وجہ سے اس کا اثر بھی دیر یا جلدی سے ظاہر ہوتا ہے اور جب عام طور پر تمام جسموں کے لیے اس کا مضر ہونا ثابت ہو چکا ہے تو اسکا استعمال بھی عموماً سارے بنی نوع انسان پر حرام ہوگا“۔(۲)

انہوں نے اپنے دوسرے رسالے ”الایضاح والتبیین“ میں بھی تمباکو کی حرمت پر مدلل بحث کی ہے اور علماء کے اقوال نقل کیے ہیں اور اس

(۱) السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۱۰ ص ۱۱ (۲) الدخان ما بین القدیم والحدیث، ص ۵۴، ۵۷

کتاب کا خلاصہ " عقود الجواهر الحسان فی بیان حرمة التبغ المشهور بالدخان " کے نام سے منظوم شکل میں پیش کیا ہے، اس میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

إعلم بأن حرمة الدخان   أفتى بها جمع من الأعيان
إليهم يهرع فى الأمانى   عليهم التعويل فى الأحكام

ترجمہ: "تمہیں معلوم ہو کہ تمباکو کی حرمت کا فتویٰ سربرآوردہ علماء کی جماعت نے دیا ہے۔ جن کی طرف مطلوب وآرزو کے سلسلے میں دوڑ کر جایا جاتا ہے۔ اور احکام شریعت کے بارے میں جن پر اعتماد وبھروسا کیا جاتا ہے"۔

محمد حیات مدنی حنفی تمباکو کے بارے میں دوٹوک الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

"تمباکو حرام ہے، اسکی حرمت کی دلیلوں میں سے یہ ہے کہ اس میں بغیر دنیوی یا اخروی فائدے کے مال کو برباد کرنا ہے۔ یہ اسراف ہے اور اسراف اللہ تعالیٰ کے ارشادات (فضول خرچی نہ کرو) (اور بے جا خرچ نہ کرو) (اور نہ حوالہ کرو بے عقلوں کو اپنے وہ مال) کی وجہ سے حرام ہے۔ اس سے بڑھ کر حماقت کیا ہوگی کہ انسان اپنے مال کو بے فائدہ نذر آتش کردے، وہ عبث ہے، اور عبث مذموم ہے، وہ خبیث (گندا) ہے، اسے وہ شخص جو پیتا نہیں اور پینے والوں کی صحبت میں نہیں رہتا گندا تصور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اور وہ حرام کرتا ہے انسان پر گندی چیزیں) اس سے بہت نقصانات ہوتے ہیں اور وہ منہ کو

جو اللہ کے ذکر کی جگہ ہے بدبودار کردیتا ہے، اور اس سے دونوں ہونٹ سیاہ ہوجاتے ہیں، بہرکیف وہ ایسی شے ہے جس میں کوئی خیر نہیں ہے، جو اللہ سے خوف رکھتا ہے اس سے پرہیز کرے اور اس کے قریب نہ جائے۔ مومن کو یہ کیسے زیب دے گا کہ وہ اس گندے تمباکو سے شغل کرے جو اللہ سے غافل کردے"(۱)

علمائے احناف میں عبدالرحمٰن شہید نقشبندی سندی فرماتے ہیں:

"وہ مکروہ تحریمی ہے، اور خبیث (گندا) ہے، اور خبیث نص قرآنی سے ممنوع ہے۔ اور اس کے استعمال سے فطرت الٰہی میں تبدیلی کرنا ہے، انسان کو فطری طور پر چھ ضروری چیزوں کی احتیاج ہوتی ہے، تین کا تعلق باطن سے ہے، اور وہ ہوا، پانی اور کھانا ہے، اور تین کا تعلق ظاہر سے ہے اور وہ لباس، مکان اور نظافت ہے، اور انسان فطری طور پر کچھ چیزوں سے بے نیاز بھی ہے، مثلاً بدبودار تمباکو کا اپنے منہ اور ناک میں داخل کرنا، افیم اور حشیش وغیرہ کھانا، تو جو شخص اپنے مزاج کو کسی ایسی چیز کا محتاج کردے جس کی انسان کو فطری طور پر ضرورت نہیں ہے تو وہ اپنی فطرت اور اللہ کی ساخت میں تبدیلی کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " فليغيرن خلق الله " (اللہ کی ساخت میں ردوبدل کریں) اور فطرت میں تبدیلی اللہ کی ساخت میں تبدیلی کرنے کے مترادف ہے"۔(۲)

عمر بن احمد مصری حنفی بھی حرمت کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں:

(۱) دیکھیے الموقف الشرعی من التبغ والتدخین، ص۹۴
(۲) دیکھیے الموقف الشرعی من التبغ والتدخین، ص۹۸

" الدخان الخبيث حرمته عند كثير من العلماء المعتمد عليهم في مصر وديار الروم والحجاز واليمن ، وحرمته لا يتوقف فيها إلا مخذول مكابر معاند قد أعمى الله بصيرته " . (١)

ترجمہ: ''مصر، دیارروم، (ترکی) حجاز اور یمن کے بہت سے معتمد علماء کے نزدیک گندا تمباکو حرام ہے۔ اس کی حرمت کے بارے میں وہی تردد کرے گا جو ضدی اور ہٹ دھرم ہے، جس کی عقل اللہ نے سلب کرلی ہے''۔

بلاد شام میں حنفیہ کے مرجع شیخ محمد الحامد حرمت تمباکو کا فتویٰ دیتے ہوئے کہتے ہیں'' وہ خبیث چیز ہے اور اس کا پینا اپنے کو ہلاک وبرباد کرنا ہے، اس کے نقصانات بہت ہیں جیسا کہ جدید طب نے ثابت کیا ہے، اور جب اس کا ضرر ثابت ہوا تو اس کی حرمت بھی ثابت ہوئی'' (۲)

محمد بن عبدالباقی مکی حنفی نے اسکی حرمت پر ایک رسالہ ''الحسام القاصم '' تالیف کیا ہے، اور صبغۃ اللہ بھڑوچی حسینی نے بھی اسکی حرمت پر ایک رسالہ ''الحجة والبرهان في تحريم الدخان'' تحریر کیا ہے۔

محمد الحامی الزبیدی نے اسکی حرمت پر دو رسالے تالیف کیے ہیں جن میں تمباکو کی حرمت متعدد وجوہ سے ثابت کیا ہے۔

استنبول میں حکومت عثمانیہ کے مفتی اعظم شیخ الاسلام محمد بن سعد الدین حنفی متوفی ۱۰۲۴ھ کو ایک شخص نے تمباکو کے بارے میں منظوم استفتاء بھیجا تھا جس کے بعض اشعار درج ذیل ہیں:

أبن لي مقصداً قد حرت فيه — وأوضح لي معالم من سؤالي

(۱) الموقف الشرعی، ص۱۰۲ (۲) ملاحظہ ہو: ردود علی أباطیل ص۲۶۹ و۳۷۶

رأيت الناس قد جنحوا لبلوى — وهي والله مكسبة الوبال
دخاناً يشربوه كل وقت — وعم الخافقين على التوالي
أ في المكروه يدخل شاربوه — جهاراً أم حرام أم حلال
فقل بالحق اذ من شاء يؤمن — بما أفتيت أو يكفر بحال
فانا نقتفي فتياك حقًا — ونترك ماسواها لا نبالي

اس کے جواب میں مفتیٔ اعظم نے جو جواب تحریر فرمایا اس کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

فأما بعد يا أهل السؤال — هداك الله في هذا المقال
سألت عن الدخان بحسن نظم — بديع في اللطافة كاللآلي
حرام شربه لا شك فيه — محال ذكره بين الحلال
و أما شربه في كل وقت — مدى الأيام آناء الليالي
خصوصاً شرب ادمان وفسق — باعلان على وجه الضلال
فمما لا يسوغ بكل وجه — ولا يرضاه ذو شرف بحال
محمد بن سعد الدين أفتى — أعانهما الاله لدى السؤال

شیخ الاسلام کے مذکورہ بالا حرمت کے فتوے کی سلطنت کے علمائے کرام نے تائید کی تھی۔

شیخ الاسلام عطاء اللہ رومی حنفی بھی حرمت کے قائل تھے، وہ جب دمشق قاضی کی حیثیت سے آئے تو عبدالغنی نابلسی اور انکے درمیان تمباکو نوشی کے حکم کے بارے میں مباحثے ہوئے، وہ عبدالغنی نابلسی کے اباحت تمباکو نوشی کے فتوے سے نالاں تھے، چونکہ عبدالغنی نابلسی تمباکو نوشی کے جواز کے قائل تھے۔ اور انہوں نے تمباکو نوشی کی حمایت میں ان

جیسے ترغیبی اشعار کہنے میں کوئی جھجھک محسوس نہیں کی تھی:

فداوم علیها کی تفوز بنفعها

ولا تنس ذکر الله أول نشقة

وقل بعد ذاک الحمد لله وحده

فحمدک للمولی مزید لنعمة

تو وہ کہاں ہار تسلیم کرنے والے انہوں نے جب شیخ الاسلام عطاء اللہ رومی کے تمباکو کے بارے میں سخت رویہ کو دیکھا تو ان کے رد میں ایک رسالہ بعنوان"**السیف الماضی فی عنق عطاء الله القاضی**" تحریر کردیا۔جب کہ اباحت تمباکو پر انکی ایک مستقل کتاب"**الصلح بین الاخوان فی حکم اباحة الدخان**"موجود ہے۔

علامہ ابو زید عبد الرحمٰن بن محمد بن محمد عماد الدین عمادی حنفی دمشقی متوفی ۱۶۴۱ء جو دمشق کے مفتی تھے۔اپنی کتاب "**هدية ابن العماد لعباد العباد**" کی فصل الجماعۃ میں تحریر فرماتے ہیں:

" ویکره الاقتداء بالمعروف بأكله الربا أو شئ من المحرمات أو يداوم الاصرار على شئ من البدع المكروهات كالدخان المبتدع فى هذا الزمان ولا سيما بعد منع السلطان"(۱)

ترجمہ: "اس شخص کی اقتدا مکروہ ہے جو سود خوری یا کوئی حرام کاری یا کوئی مکروہ بدعت پر پابندی کرنے میں مشہور ومعروف ہو۔جیسے: تمباکو جو اس زمانہ میں ایجاد ہوا،خصوصاً سلطان کے منع کرنے کے بعد"۔

لفظ مکروہ کا اطلاق علمائے احناف کے نزدیک یا تو حرام پر

(۱) ردالمحتار: ج ۵ ص ۲۹۶ ،مطبوعہ دار احیاء التراث العربی

ہوتا ہے یا حرام کے قریب پر اور دونوں چیزیں قابل ترک ہیں۔

عبد الغنی نابلسی (۱) کے والد اسماعیل نابلسی حنفی متوفی ۱۶۵۲ء نے"**الاحکام شرح درر الأحکام**"میں جو بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔"درر الأحکام" کی عبارت"**أن للزوج منع الزوجة من أكل الثوم والبصل وكل ما ينتن الفم**" نقل کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

" ومقتضاه المنع من شربها التتن لأنه ينتن الفم خصوصاً اذاكان الزوج لايشربه أعاذنا الله تعالىٰ منه وقد أفتى بالمنع من شربه شيخ مشايخنا المسيرى وغيره ".(۲)

ترجمہ: " اس کا مقتضا یہ ہے کہ بیوی کو تمباکو نوشی سے منع کیا جائے گا اس لیے کے تمباکو منہ کو بد بودار کرتا ہے خصوصا جبکہ شوہر تمباکو نوشی نہ کرتا ہو،اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے،تمباکو نوشی نہ کرنے کا ہمارے شیخ المشایخ مسیری وغیرہ نے فتوی دیا ہے"۔

اسماعیل نابلسی نے مسیری کا جو ذکر کیا ہے انکا مکمل نام ابو زید عبد الرحمٰن مسیری حنفی مصری ہے یہ اپنے وقت کے مصر میں احناف کے امام اور سردار تھے۔

علامہ محمد بن علی علاء الدین حصکفی حنفی دمشقی ملتقی الابحر کی شرح "**الدر المنتقى فى شرح الملتقىٰ**"،میں"**کتاب الأشربة**" کے آخر میں تمباکو کی حرمت پر تحریر فرماتے ہیں:

(۱) ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔عبد الغنی بن اسماعیل بن عبد الغنی بن اسماعیل بن احمد۔

(۲) ردالمحتار: ج ۵ ص ۲۹۵

"وكذا تحرم جوزة الطيب وكذا التتن الذى شاع فى زماننا بعد نهى ولى الأمر نصر الله تعالىٰ"(۱)

ترجمہ: "ایسے ہی جائفل حرام ہے اور تمباکو بھی جو ہمارے زمانے میں عام ہوگیا ہے، ولی الأمر کے منع کرنے کے بعد۔ اللہ اسکی مدد کرے"۔

علامہ حصکفی نے الدر المختار میں بھی کتاب الاشربہ کے تحت تمباکو پر کلام کیا ہے۔ دیکھیے ردالمحتار: ۵/۲۹۶ کے حاشیہ پر الدر المختار کی عبارت۔ لیکن اس میں انکا رجحان خوب واضح نہیں ہے، جبکہ الدر المنتقی میں انہوں نے صاف طور پر تمباکو کو حرام قرار دیا ہے۔

رجب بن احمد حنفی "الطريقة المحمدية" کی شرح "الوسيلة الأحمدية و الذريعة السرمدية" میں متن "ومن الاسراف كل ما صرف إلى المعاصي والمناهي" کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"......وہ فضول خرچی جو گناہوں اور منہیات میں ہوتی ہے اسی میں سے تمباکو خریدنا ہے جو ہمارے زمانہ میں اہل ایمان کے دشمن کافروں کی طرف سے منظر عام پر آیا ہے، اور اس میں خاص وعام ساری مخلوق مبتلا ہے، لوگ اسے گراں قیمت پر خریدتے ہیں، لہٰذا وہ حرام فضول خرچی میں داخل ہوگا، ساتھ ہی وہ اپنی بدبو کی وجہ سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین کو اذیت پہونچاتا ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ "كل مؤذ فى النار" (۲) ہر اذیت دینے والا جہنم میں

(۱) الدر المنتقىٰ على هامش مجمع الأنهر، ج۲ص۵۷۲

(۲) کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۴۸۴، الجامع الصغیر ۶۳۴۴

ہوگا۔ اسی وجہ سے رسول ﷺ نے فرمایا: کہ جو اس بدبودار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اس لیے کہ ملائکہ کو اس سے تکلیف ہوتی ہے، جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے(۱) اس میں واقع اسم اشارہ اس جنس کی طرف اشارہ ہے جس میں بدبو ہو اور صحیح مسلم میں یہ ثابت ہے کہ جب کسی شخص میں پیاز ولہسن کی بدبو پائی جاتی تو نبی ﷺ اس کے بارے میں حکم دیتے تو وہ بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ اسی لیے فقہا نے کہا ہے کہ: ہر وہ شخص جس میں بدبو پائی جائے جس سے انسان کو اذیت پہونچے اس کا مسجد سے نکالنا ضروری ہے خواہ اس کا ہاتھ وپیر کھینچ کر نہ کہ اسکی داڑھی وسر کے بال پکڑ کر۔ اس بنا پر اس زمانے میں بہت سے ائمہ ومؤذنین کو۔ بدبودار تمباکو کے مسلسل استعمال سے ان میں بدبو ہونے کی وجہ سے۔ مسجد اور جامع مسجد سے نکالنا ضروری ہے۔ بلکہ وہ لوگ مسجد اور جامع مسجد کے اندر اسے استعمال کرتے ہیں، لہٰذا ان کے حق میں کراہت زیادہ سخت ہوگی"۔(۲)

ابو سعید خادمی الطریقۃ المحمدیۃ کی شرح میں پہلے باب کی دوسری فصل میں بدعت عادیہ کے تحت تحریر کرتے ہیں:

"رہا تمباکو تو اصح بات یہ ہے کہ وہ حرام نہیں ہے یعنی قطعی حرام نہیں ہے لیکن اصح یہ بھی ہے کہ اس کے بارے میں زیادہ اختلاف اوران لوگوں کے فتوے کی وجہ سے جن کے علم وعمل پر بھروسا کیا جاتا ہے تمباکو کے مکروہ تحریمی ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اور بادشاہ وقت

(۱) مسند احمد: ۳/۳۷۴، صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۶۴

(۲) الدخان ما بین القدیم والحدیث: ص ۲۳۵

نے اس کے پینے سے منع کیا ہے اور جب وہ مفاد عامہ کے لیے مباح چیز سے بھی منع کرے تو اسکی اطاعت ضروری ہے چہ جائیکہ اس میں علماء کے اقوال ہوں جس میں انکا ادنیٰ اختلاف بھی شبہات کو جنم دیتا ہے۔ التلویح میں کہا ہے کہ شبہات سے محرمات ثابت ہوتے ہیں‘‘۔(۱)

محمد بن صدیق حنفی یمنی نے تمباکو کی حرمت پر ایک رسالہ بعنوان ” **إقامة الدليل والبرهان على تقبيح البدعة المسماة بشرب الدخان** “ تالیف کیا ہے۔

ابو طالب ابن علی حنفی نے اسکی حرمت پر ایک رسالہ البرهان علی تحریم الدخان تصنیف کیا ہے۔اسکی حرمت پر عیسیٰ شہاوی مصری نے بھی ایک کتاب لکھی ہے۔

محمد عبدالباقی حنفی نے اسکی حرمت پر ”**المدافع البرهانية فى مدافع المناكير الدخانية**“ تالیف کیا ہے۔

علاء الدین رومی حنفی نے بھی ایک رسالہ تالیف کیا ہے، اور انہوں نے اس میں لکھا ہے کہ بہت سے حنفی اور غیر حنفی علماء نے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔

ملاحسین بن اسکندر حنفی نے بھی اسکی حرمت پر ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔

احیاء علوم الدین اور القاموس المحیط کے شارح محمد مرتضیٰ الزبیدی نے تمباکو پر دو رسالے ”**إتحاف الإخوان فى حكم الدخان**“ اور ”**هدية الإخوان فى شجرة الدخان**“ تالیف کیے ہیں۔آخر الذکر کتاب کو شیخ حمد الجاسر نے مجلة العرب میں شائع کیا

(۱) الدخان مابین القدیم والحدیث: ص ۲۳۷

تھا۔

ہند کے علمائے احناف مین سے شیخ وجیہ الدین علوی، مولانا صبغۃ اللہ، مولانا عبدالغنی صدیقی سنبھلی، مولانا حسن حسینی، مولانا یار محمد احمد آبادی، مولانا احمد اللہ احمد آبادی نے حرمت کا فتویٰ دیا ہے، مؤخر الذکر تو تمباکو کے شیدائی تھے لیکن بعد میں انہوں نے اسے ترک کر دیا تھا۔مولانا عبدالحئ لکھنوی مطلق اباحت کے قائل نہیں تھے بلکہ وہ مکروہ تنزیہی سمجھتے تھے، لیکن انہوں نے یہ لکھا ہے کہ پابندی سے اسے استعمال کرنا اور عادت بنالینا گناہِ کبیرہ ہے۔(۱)

اباحت کے بیان میں علمائے دیوبند کی ترجمانی کرتے ہوئے مولانا تھانویؒ کے حوالے سے دو عبارتیں مجالس حکیم الامت اور امداد الفتاویٰ سے نقل کی جا چکی ہیں جن سے اندازہ ہوا تھا کہ حضرت تھانوی اباحت کے قائل تھے لیکن امداد الفتاویٰ میں حقہ نوشی سے متعلق درج ذیل ایک فتوے سے پتا چلتا ہے کہ انکا آخری قول عدم اباحت کا ہوگا، چنانچہ وہ فرماتے ہیں

”بہر حال پینے والا اس کا گناہ سے خالی نہیں، اور اصرار گناہ پر سخت گناہ ہے............کسی نے کیا خوب کہا ہے شعر

تماکو نوش را سینہ سیاہ است
اگر باور نداری نے گواہ است‘‘(۲)

(۱) دیکھیے ترویح الجنان، ص ۲۲
(۲) امداد الفتاوی (جدید) جلد چہارم، ص ۹۹، مطبوعہ ادارہ تالیفات اولیاء، دیوبند

علامہ نواب محمد قطب الدین خاں دہلوی شارح مشکوٰۃ کا قول بھی حرمت کا ہے، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

'' اسی طرح تمبا کو بھی حرام ہے جیسا کہ درِّ مختار میں لکھا ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے حقہ نوشی کو مکروہ تحریمی کہا ہے کیونکہ حقہ پینے والے کے منہ سے پیاز ولہسن کی مانند بدبو ہی نہیں آتی بلکہ اس میں ایک طرح سے دوزخیوں کی مشابہت بھی ہے کہ جس طرح دوزخیوں کے منہ سے دھواں نکلے گا اُسی طرح حقہ پینے والے کے منہ سے بھی دھواں نکلتا ہے۔ علاوہ ازیں حقہ نوشی ایک ایسی عادت ہے جس کو سلیم طبع مکروہ جانتی ہے اور حقہ پینے سے بدن میں بہت زیادہ سستی پیدا ہو جاتی ہے اور بعضوں پر غشی بھی طاری ہوتی ہے اور یہ چیز مفتر میں داخل ہے، اور ایک روایت کے مطابق جس کو حضرت امام احمد وغیرہ نے نقل کیا ہے جو چیز مفتر یعنی سستی پیدا کرنے والی ہو وہ حرام ہے''۔(۱)

مشہور خطیب و مبلغ مولانا محمد پالن حقانی گجراتی نے اپنی کتاب ''شریعت یا جہالت'' میں تمبا کو پر کلام کرتے ہوئے لوگوں کو تمبا کو نوشی سے پرہیز کرنے کی تلقین کی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

''ہمیں تو تجربہ ہو چکا ہے کہ جن جن صاحبوں نے اپنی زندگی میں نہ حقہ پیا ہے نہ بیڑی پی ہے اور نہ تمبا کو کھائی ہے ان کو بھی تجربہ ہوا ہوگا، جماعت سے نماز پڑھنے میں کبھی اتفاقیہ کوئی ایسا شخص برابر میں کھڑا ہو جاتا ہے، جو حقہ بیڑی پینے کا زیادہ عادی ہوتا ہے تو اس کے منہ اور

---

(۱) تفصیل کے لیے دیکھیے مظاہر حق جدید ۳/قسط ۱۰ اص ۶۶، مطبوعہ ادارۂ اسلامیات، دیوبند

بدن سے اتنی بری بدبو آتی ہے کہ نماز ختم ہونے تک اس کے پڑوس میں کھڑا رہنا وبال جان ہوجاتا ہے۔

یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ رمضان کے مہینے میں بیڑی یا حقہ پینے والے بعض حضرات اسی سے روزہ کھولتے ہیں اور ایسا دم لگاتے ہیں کہ جماعت سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں رہتے، کچھ دیر بعد ہوش میں آتے ہیں تب نماز پڑھتے ہیں۔

یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ جن کی عادت حقہ یا بیڑی پینے کی زیادہ ہوتی ہے اور وہ قریب میں آکر بات کرتے ہیں، تو ان کے منہ سے جو ہوا بات کرتے وقت نکلتی ہے اس میں اتنی بری بدبو آتی ہے کہ انکی بات ختم ہونے تک سننے والے کو صبر کرنا بھاری پڑجاتا ہے۔

یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ جس شخص کو حقہ یا بیڑی پینے کی عادت زیادہ ہوتی ہے وہ انسان اگر کسی گلاس یا برتن وغیرہ میں منہ لگا کر پانی پی لے تو فوری طور پر کوئی انسان اس سے منہ لگا کر پانی پی نہیں سکتا اور اگر پی لے گا تو اسے یا تو قے ہوجائیگی یا چکر آنے لگیں گے یا کچھ دیر کے لیے گھبراہٹ سی محسوس ہونے لگے گی۔

اے میرے عزیز دوست! تمباکو میں اگرچہ اس درجہ کا نشہ نہیں ہے جس درجہ کے نشہ کی تعریف فقہ میں کی جاتی ہے یعنی ایسی مدہوشی جس میں بات کرنے میں کچھ کا کچھ زبان سے نکلے، مگر اتنا تو ضرور ہے کہ تمباکو کا جو عادی ہوجاتا ہے جب تک اس کو کھائے گا اور پیے گا نہیں دل میں گھبراہٹ محسوس کرتا ہے، اور عبادت سے جی اکتاتا ہے، مجلس میں

زیادہ دیر بیٹھنے سے اس کا دل گھبرائے گا جیسا کہ آج کل اکثر بیڑی سگریٹ یا حقہ پینے والوں کی عادت ہے۔

ایک شرابی جب شراب پینے کا عادی ہوجاتا ہے اور ایک افیونی جب افیون کھانے کا عادی ہوجاتا ہے تو اس کو تھوڑی سی شراب اور تھوڑا سا افیون اثر نہیں کرتا لیکن جس نے زندگی میں کبھی شراب نہیں پی ہو اور نہ افیون کھایا ہو اس کو شراب یا ذرا سی افیون کھلا پلا کر دیکھو کہ اس کی حالت کیا ہوتی ہے، اسی طرح تمباکو کھانے پینے والوں کو نشہ اور تکلیف معلوم نہیں ہوتی کیوں کہ یہ لوگ اس کے عادی ہوجاتے ہیں مگر جس نے زندگی میں کبھی تمباکو نہ کھایا ہو اور نہ پیا ہو اس کو ذرا سی کھلا پلا کر دیکھو کہ اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔

میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ جب تمباکو کے استعمال کو کچھ علماء منع کرتے ہیں حتی کے بعض صورتوں کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے تو اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے، عادی بن جانے کے بعد منہ میں بدبو کا اپنے آپ کو احساس تو نہیں ہوتا مگر دوسروں کو اس بدبو سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور اس صورت حال میں اس کو تمام علماء مکروہ قرار دیتے ہیں، پھر کیا ہم کو اس سے بچنا نہیں چاہیے‘‘۔(۱)

☆☆☆

(۱) دیکھیے شریعت یا جہالت: ص۱۴۱۷، ۱۴۶۷، مطبوعہ ربانی بک ڈپو، دہلی

مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی گوکہ وہ علماء دیوبند کی طرح اباحت تمباکونوشی کے قائل تھے اور جن کا ایک فتوی پہلے گزر چکا ہے پھر بھی رمضان المبارک میں جس طرح لوگ افطار کے وقت تمباکو کو استعمال کرتے ہیں وہ اسکی قباحت کی وجہ سے ناجائز وممنوع قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''البتہ وہ حقّہ جو بعض جہال، بعض بلا دہند ماہ مبارک رمضان شریف میں وقت افطار پیتے اور دم لگاتے اور حواس و دماغ میں فتور لاتے اور دیدہ ودل کی عجیب حالت بناتے ہیں بیشک ممنوع و ناجائز وگناہ ہے۔اور وہ بھی معاذاللہ ماہ مبارک میں ، اللہ عز وجل ہدایت بخشے۔رسول ﷺ نے ہر مفتر چیز سے نہی فرمائی اوراس حالت کے حالت تفتیر ہونے میں کچھ کلام نہیں۔احمد وابوداؤد بسند صحیح ''عن أم سلمة ؓ قالت : نهىٰ رسول ﷺ عن كل مسكر ومفتر''۔(۱)

قومی آواز دلی کے ایک شمارے میں گرگٹ گورکھپوری کی ایک نظم مزاحیہ کالم ''گلوریاں'' کے تحت بعنوان 'آہ سگرٹ' شائع ہوئی تھی جو حقیقت سے بہت قریب ہے اس لیے وہ یہاں پر ذکر کرنا فائدے سے خالی نہیں ہے:

اے رفیق شب و روز اے مری پیاری سگرٹ
ہمدم و مونس وغمخوار دلاری سگرٹ
پہلے تو سحر نکوٹن سے کیا بس میں ہمیں
لاکے پھر قید کیا وادیٔ بے بس میں ہمیں

(۱) فتاویٰ رضویہ ۱۱/۴۵

بند شوکیس میں تو جب بھی نظر آتی ہے
دل تڑپ اٹھتا ہے ایک آہ نکل جاتی ہے
تجھ کو پانے کیلیے بیچ کے ''توڑے'' ہم نے
پچھلے ریکارڈ سبھی پینے کے توڑے ہم نے
شارجہ مین بھی تیرے زہر نچوڑے ہم نے
پی کے پھینکے ہوئے ٹرے بھی نہ چھوڑے ہم نے
منہ تری کھوج سے ہرگز نہیں موڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے
پھر بھی ظالم تیری فطرت نہ بدل پائے ہم
جال سے ترے نہ افسوس نکل پائے ہم
فتنہ پرور ہے ستم کیش ہے پتھر دل ہے
حق میں عشاق کے تو ایک سم قاتل ہے
صرف بیجا ترا جادہ ہے تری منزل ہے
مختصر یہ کہ محبت تری لاحاصل ہے

مذکورہ بالا سطور سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ علمائے احناف کی معتدبہ تعداد تمباکو کی حرمت کی قائل تھی، لیکن برصغیر ہندوپاک کے علمائے احناف تمباکو کے بارے میں جسے سست رفتار زہر (Slow Poison) کہا جاتا ہے اپنا موقف تبدیل کرنے پرآمادہ نظر نہیں آتے۔

فاعتبروا يا أولي الأبصار!!

☆

علمائے مالکیہ :

علمائے مالکیہ میں سے اکثر تمبا کو کی حرمت کے قائل تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت علمائے مالکیہ علمائے نجد کی طرح متفقہ طور پر حرمت کے قائل ہونگے ۔ آگے چند مالکی علماء کے اقوال وفتاویٰ بطور نمونہ درج کیے جارہے ہیں ۔

محمد بن فتح اللہ مالکی تمبا کو کی حرمت پر فرماتے ہیں :

" لاشک فی حرمته بلا ارتیاب ویجب علی کل من بسطت یده فی الأرض الزجر عنه والمنع من استعماله وهذا الذی أدین الله علیه وأعتقده إلی یوم المآب وفی ذلک الغنی عن الاطناب والله أعلم بالصواب " (۱)

ترجمہ: "اس کی حرمت کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے ہر اس شخص پر جسے روئے زمین پر اقتدار حاصل ہے یہ واجب ہے کہ اس کے استعمال سے لوگوں کو منع کرے۔ یہی قیامت تک میرا دین وعقیدہ ہے اور اس مختصر عبارت میں اطناب وتفصیل کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب" ۔

ابن حمدون تحریر فرماتے ہیں : **" والتحقیق أنه حرام کما دل علیه حدیث أم سلمةؓ المتقدم " (۲)**

ترجمہ: "تحقیق یہ ہے کہ وہ حرام ہے۔ جیسا کہ ام سلمہؓ کی گذشتہ حدیث سے ثابت ہوا" ۔

برہان الدین ابراہیم بن ابراہیم بن حسن لقانی مالکی مصری

(۱) فیض الرحیم الرحمٰن ص ۱۵
(۲) تھذیب الفروق ج ۱ ص ۲۱۸

متوفی ۱۰۴۱ھ الجوہرہ کی شرح میں رقم طراز ہیں :

" حاصل الکلام أنه قد اختلف العلماء الأعلام فی حرمة الدخان وکراهته وأقل درجاته الکراهة ومع وجود عدة من العوارض لاینتهی إلی درجة الاباحة أصلا ، ولا یقاس علی القهوة کما توهم البعض لأن شبهة أهل العذاب لا تخلو عن کراهة ، بخلاف القهوة فانه لیس فیها هذا التشبه ، وأیضا فیها منافع بلا شک ، بخلاف الدخان " (۱)

ترجمہ: " حاصل کلام یہ ہے کہ علمائے عظام کا حرمت تمبا کو اور اسکی کراہت کے بارے میں اختلاف ہے، اس کا کم از کم درجہ کراہت کا ہے اور چند عوارض کے پائے جانے کے ساتھ اباحت کے درجے کو قطعا نہیں پہونچے گا۔ اور قہوہ پر اس کو قیاس نہیں کیا جائے گا جیسا کہ بعض کو وہم ہوا ہے۔ اس لیے کہ اہل عذاب کی مشابہت کراہت سے خالی نہیں بخلاف قہوہ کے کیونکہ اس میں یہ مشابہت نہیں ہے۔ اور اس میں بلاشبہ فائدے بھی ہیں بخلاف تمبا کو کے" ۔

انہوں نے تمبا کو کی حرمت پر ایک مستقل کتاب **نصیحة الاخوان فی اجتناب الدخان** تالیف کیا ہے۔ جس میں علی اجھوری کی کتاب کا سخت جواب دیا ہے۔ کتاب کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں :

" وهذا الذی قررناه یعنی من تحریم الدخان لا یرتاب فیه ذو دین ولا صاحب صدق متین فخذ ما آتیتک وکن من الشاکرین " (۲)

(۱) تھذیب الفروق ج ۱ ص ۲۱۹ (۲) الدخان ما بین القدیم والحدیث ص ۱۶۴

ترجمہ: ''اور یہ ہم نے جو ثابت کیا ہے یعنی حرمت تمبا کو اس کے بارے میں کوئی دیندار اور حق گو شک وشبہ نہیں کرسکتا۔لہذا ہم نے تم کو جو دیا ہے اس کو لے لو اور شکریہ ادا کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ''۔

عثمان بن حسنین بری جعلی مالکی تحریر فرماتے ہیں:

'' وأما الدخان المعروف عند أهل زماننا بالتنباک فقد اختلف فيه مذهبنا علىٰ أقوال فعبارة الشيخ ميارة فيه : وأما استفاف الدخان فقد اختلف فيه فتاوى شيوخنا فمنهم من أجازه ومنهم من منعه ، والظاهر المنع لما احتف به من المفاسد التى لا تعد كثرة (انتهى) وزبدة ما فى عبد الباقى علىٰ العزية أنه مباح ، وتعرض له الأحكام فيحرم فى المساجد ، عند قراء ة القرآن ، وفى المحافل ، لأن الناس يتأذون برائحته ويباح فيما عدا ذلک ، ويحرم شربه إذا منع منه الحاكم لأن مذهب مالک وجوب طاعة الحكام مالم يأمربمحرم فاذا مات الحاكم الذى نهى عن شربه ، أو عزل رجع لأصل حكمه وهى إلاباحة مالم يغيب العقل فيحرم'' (۱)

ترجمہ: '' اور رہا دخان جو فی زمانا تمبا کے نام سے مشہور ومعروف ہے اس کے بارے میں ہمارے مذہب ومسلک میں مختلف اقوال ہیں۔شیخ میارہ کی اس کے بارے میں عبارت یوں ہے: اور رہا تمبا کو پھانکنا تو اسکے بارے میں ہمارے شیوخ کے فتوے مختلف ہیں،ان میں سے بعض نے اس کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے اور بعض نے اس سے

(۱) سراج السالک للجعلی ج۱ص ۵۷

منع کیا ہے اور ظاہراً منع ہے کیونکہ اس میں بے شمار خرابیاں ہیں اور العزیہ پر عبدالباقی کے حاشیے میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مباح ہے اور اس کے متعلق احکام مرتب ہونگے ۔ لہذا مساجد میں تلاوت قرآن کے وقت اور مجلسوں میں وہ حرام ہوگا۔اس لیے کہ لوگوں کو اس کی بو سے تکلیف ہوتی ہے اس کے سوا مقامات میں اس کا استعمال جائز ہوگا۔ اور اسکا پینا حرام ہوگا جب حاکم وقت اس سے منع کردے ۔اس لیے کہ امام مالک کا مسلک ہے کہ حاکم کی اطاعت ضروری ہے جبکہ وہ حرام کا حکم نہ دے ۔ جب اس حاکم کا انتقال ہوجائے یا معزول کردیا جائے جس نے تمباکو کے پینے سے منع کیا تھا تو تمباکو اپنے اصل حکم پر لوٹ آئے گا اور وہ اباحت ہے جب تک کہ وہ عقل کو غائب نہ کرے۔ ورنہ وہ حرام ہوگا'' ۔

خالد بن احمد مالکی فرماتے ہیں : '' لا تجوز إمامة من يشرب التبناک ، ولا يجوز الاتجار به ولا بما يسكر ''(۱)

ترجمہ: ''اس شخص کی امامت جائز نہیں ہے جو تمباکو پیتا ہے اور نہ تمباکو کی تجارت جائز ہے اور نہ نشہ آور چیز کی '' ۔

صالح حفنی زفزافی مالکی نے تمباکو کی حرمت پر ایک مختصر رسالہ تالیف کیا ہے جس کا نام فیض الرحیم الرحمن فی تحریم شرب الدخان ہے ۔اس کتاب میں مؤلف نے علماء کے فتاوی بھی نقل کیے ہیں ۔اس سے راقم الحروف نے استفادہ کیا ہے اور جس کے حوالے سے کئی عبارتیں پہلے نقل کی جاچکی ہیں ۔اس کتاب کا فوٹو میں

(۱) الفواکہ العدیدۃ ج۲ص ۸۷

نے مکتبہ جمعۃ الماجد دبئ سے حاصل کیا تھا۔

صالح حفنی اپنے مذکورہ رسالے میں تحریر فرماتے ہیں:

" لأن هذا الأمر ليس من الأمور التى يستحب فيها السكوت ، ولا من الأشياء التى يطأطئ لها الانسان لتفوت ، بل يجب إزالته شرعاً بالفور على كل إنسان امتثالاً لقول نبينا: من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فمن لم يستطع فبلسانه فمن لم يستطع فبقلبه وهذا أضعف الإيمان " .(۱)

ترجمہ: "اس لیے کہ یہ ان امور میں سے نہیں جن پر خاموشی پسندیدہ ہو اور نہ ان اشیاء میں سے جن پر انسان سر تسلیم خم کر کے ان سے تعرض نہ کرے ۔ بلکہ اس کا ازالہ فوری طور پر شرعاً ہر انسان پر واجب ہے ۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں کہ جو تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے ۔ اور جو اسکی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے ۔ اور جو اسکی بھی طاقت نہیں رکھتا تو اپنے دل سے ۔ اور یہ ایمان کا سب سے کمزور اور ادنیٰ درجہ ہے"۔

محمود بن محمد بن احمد خطاب سبکی ازھری مالکی نے ایک رسالہ السم القاتل فی امعاء الفاسق المضل الجاھل تالیف کیا ہے ۔ اس رسالہ کا مؤلف کسی اور کو بھی بتایا گیا ہے ۔ بہر کیف یہ رسالہ سلامہ آفندی کی کتاب الاعلان بعدم تحریم الدخان کا جواب ہے ۔ الاعلان بعدم تحریم الدخان کی فوٹو کاپی بھی مجھے دبئ کے مشہور تاجر جمعۃ الماجد کے مکتبے سے حاصل ہوئی ہے اس کے حوالے سے بھی بعض عبارتیں پہلے گزر چکی ہیں ۔

(۱) فیض الرحیم الرحمٰن ص۳

محمود خطاب سبکی نے محمد بن عبد اللہ طرابیشی کی **عقود الجواهر الحسان فى بيان حرمة التبغ المشهور بالدخان** کی تقریظ میں (جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے) تحریر فرماتے ہیں:

" قد اطلعت علىٰ هذه الأرجوزة المسماة بعقود الجواهر الحسان فوجدتها فى بابها مشيدة الأركان بشهادة الكتاب والسنة وإجماع العلماء ولا عدة بمن غلبت عليه شهوته فقال برأيه ماشاء إذ شرب الدخان من الخبائث وقد قال الله تعالىٰ : (ويحرم عليهم الخبائث) (الأعراف : ۱۵۷) ومهلك ، وقد قال الله عز وجل : (لاتلقوا بأيديكم إلى التهلكة) (البقرة : ۱۹۵) واسراف، وقد قال الله تعالىٰ (ولا تسرفوا) (الانعام : ۱۴۱) وتبذير ، وقد قال سبحانه وتعالى : (إن المبذرين كانوآ إخوان الشياطين) (الاسراء : ۲۷) ومفتر ، وقد نهى ﷺ عن كل مسكر ومفتر ، وفيه ضرر كبير ، وقد قال رسو ل الله ﷺ لا ضرر ولا ضرار ".(۱)

ترجمہ: "میں عقود الجواہر الحسان کے نام سے موسوم قصیدے سے مطلع ہوا اور اسے اپنے موضوع پر کتاب وسنت اور اجماع علماء سے مدلل و مزین پایا ۔ اس شخص کا اعتبار نہیں جس پر شہوت غالب ہوگئی تو اپنی رائے سے جو چاہا کہد یا اس لیے کہ تمبا کو پینا خبائث سے ہے ۔ ارشاد باری ہے: اور وہ ان پر خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے ۔ اور ہلاکت خیز ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو"۔

(۱) الدخان مابین القدیم والحدیث ص۱۷۲

اور فضول خرچی ہے، ارشاد الٰہی ہے فضول خرچی نہ کرو۔ اور بے جا خرچ
ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطان
کے بھائی ہیں ۔ اور مفتر ہے اور نبی ﷺ نے ہر مفتر و مسکر چیز سے منع
فرمایا ہے اور اس میں بڑا نقصان ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ
اپنے کو نقصان پہنچانا جائز اور نہ دوسروں کو ''۔

عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم فکون مالکی متوفی ۱۶۶۳ء
نے ایک رسالہ **محدد السنان فی نحور اخوان الدخان** تمباکو
کی حرمت پر لکھا ہے۔

سلیمان بن محمد بن محمد بن ابراہیم فلانی نے تمباکو کی حرمت پر دو
رسالے تالیف کیے ہیں۔ ایک **غاية الكشف والبيان فى تحريم شرب
الدخان** ہے اور دوسرا **الأدلة الحسان فى بيان تحريم شرب الدخان** ۔

ابو زید عبد الرحمٰن بن احمد کتامی مالکی نے ایک رسالہ الدلیل
والبرہان علی تحریم شجرۃ الدخان تصنیف کیا ہے، محمد بن جعفر کتانی ادریسی
نے تمباکو پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ جسکا نام **إعلان الحجة وإقامة
البرهان على منع ما عم و فشا من استعمال الدخان** ہے۔
جو **الدخان مابين القديم والحديث** کے نام سے دار الفیحاء دمشق
نے ۱۹۹۷ء میں پہلی بار شائع کی ہے اس کتاب سے راقم الحروف نے
استفادہ کیا ہے جس کے متعدد حوالے اس کتاب میں آپ کی نظر سے
گزریں گے۔ مؤلف نے یہ کتاب تمباکو کی حرمت پر تالیف کی ہے
اور بہت تحقیقی انداز میں مرتب کی ہے اس موضوع پر اس سے بہتر کوئی
کتاب میری نظر سے نہیں گزری ہے مؤلف نے تمباکو کی حرمت پر ۱۶

دلیلیں تفصیل سے ذکر کی ہیں۔ اور طبی نقطہ نظر سے سب سے بہتر
اور جامع کتاب ڈاکٹر محمد علی البار کی **التدخين وأثره على الصحة**
ہے جو **الدار السعودية** نے شائع کی ہے۔

ابو عبد اللہ محمد بن طیب بن عبد السلام قادری حسینی متوفی
۱۱۸۷ھ نے حرمت پر ایک منظوم رسالہ تحریر کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں:

سمّيتها بتحفة الاخوان

فى نشر منع الشارب للدخان

وغاية النشر لشرٍّ نبغا

فى شأن شارب دخان تبغا

ابو زید عبد الرحمٰن بن عبد القادر فاسی اسکی حرمت پر **العمل
الفاسی** میں رقم طراز ہیں:

وحرموا طابا للاستعمال

وللتجارة علىٰ المنوال

حرم نبوی کے مدرس شیخ احمد بن عبد الرحمٰن مالکی کا قول ہے
کہ میری طبیعت اسے خبیث تصور کرتی ہے اور اسکے خبث ہونے کا انکار
گمراہ شخص ہی کرسکتا ہے، اور حرم نبوی کے مدرس احمد بن عبد اللہ کہتے
ہیں کہ اس کا خبث اس شخص کے نزدیک ظاہر و واضح ہے جس کی طبیعت
طاہر و پاکیزہ ہے۔ ابراہیم لقانی کے استاذ سالم سنہوری مالکی جنہوں نے
مختصر خلیل کی شرح لکھی ہے تمباکو کی حرمت کا فتوی دیا ہے اور تا عمر اس
پر قائم رہے۔ ابو العباس احمد بن علی سوسی، ابو عبد اللہ محمد بن سعید مرغیثی
سوسی، عبد اللہ بن علی علوی یہ سب حرمت کے قائل تھے۔ ابو العباس بن

محمد غسانی نے حرمت کا فتوی دیا تھا۔ نفح الطیب کے مؤلف ابوالعباس
احمد بن محمد مقری تلمسانی اور قاضی ابوعبداللہ محمد بن ابی القاسم بن سودہ
مری فاسی حرمت کے قائل تھے۔ قاضی ابوعبداللہ محمد بن احمد مصمودی
سجلماسی، قاضی ابومہدی سیدی عیسیٰ کتانی حرمت کے قائل تھے۔ نیز ابو
عبداللہ محمد بن احمد مناوی بکری دلائی بھی یہ نظریہ رکھتے تھے۔ ابوعبداللہ
محمد بن عبدالسلام بناتی کہتے ہیں: کہ سارے علمائے مراکش جو اہل تدین
وتحقیق ہیں مصر کے اکثر مالکی شافعی حنفی علماء کی طرح اسکی حرمت کے قائل
ہیں۔ محمد بن جعفر کتانی نے لکھا ہے کہ حرمت کے فتاوی تین سو سے زیادہ
ہیں اوران فتاوی کو ایک صاحب نے کئی جلدوں میں مرتب کیا ہے۔

اپنے زمانے کے شیخ المالکیہ ابوعبداللہ محمد بن احمد میارہ فاسی
نے زبدۃ الاوطاب میں لکھا ہے کہ علمائے متاخرین کے فتاوی اس کے
بارے میں مختلف ہیں۔ کسی نے اس کو حرام قرار دیا ہے اور کسی نے اسکی مدح
سرائی کی ہے، اسکو غیر مسکر اور غیر مفتر مان بھی لیا جائے تو اس کی حرمت کے
لیے دیگر جو امور پیش آتے ہیں وہ بے شمار ہیں۔ لہذا اس کا ترک کرنا لازم
ہے۔ انہوں نے اپنی دوسری تصنیفات **تکمیل المنہج** اور المرشد المعین
کی شرحوں میں بھی مذکورہ بالا رجحان کا اظہار کیا ہے۔

محمد بن علی جمالی مغربی مالکی نے **تنبیه الغفلان فی منع**
شرب الدخان اور محمد والی فلانی سوڈانی مالکی نے **غایة البیان فی**
تحریم الدخان تالیف کیا ہے۔

مراکش کے ایک عالم نے تمباکو پر ایک نظم تحریر کی تھی جس
میں تمباکو کے نقصانات اور اسکے مفتر ہونے کا ذکر کیا تھا، اس کے بعض

اشعار درج ذیل ہیں۔

من مصها سيذهب — منه الحيا مجرب
من مصها سيمرضا — حتى يكون حرضا
تغير الألوانا — تسخم الجنانا
وهي من الملاهي — وأقبح الدواهي
تلهي عن الصلاة — والذكر والقيلات
لأنها كالخمر — فاصغ أخي لتدري
لأن ما يفتر — كمثل مايسكر
كذاک في الآثار — عن النبي المختار

سیدی ابوالغیث القشاش مالکی کی نظر سے جب یہ نظم گزری تو
اپنے تلامذہ اور متبعین کو اس کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کی اوراعلان
کیا کہ وہ تمباکو کی حرمت کے قائل ہیں۔

مصطفیٰ بولاقی مالکی نے حرمت کا فتوی دیا ہے، عبدالملک
عصامی مالکی نے تمباکو کی حرمت پر ایک رسالہ تالیف کیا ہے، عبدالعزیز
الدباغ بھی حرمت کے قائل ہیں، ان کے شاگرد عبداللہ المبارک ان کا
قول ''الابریز'' میں نقل کرتے ہیں کہ

''**الدخان المعروف بطابة حرام لأنه يضر البدن ولأن لأهله ولاعة به تشغلهم عن عبادة الله وتقطعهم عنه**''. (ا)

ترجمہ: '' طابہ کے نام سے معروف تمباکو حرام ہے، اس لیے کہ وہ

(ا) الموقف الشرعی ص١١٦

بدن کے لیے مضر ہے اور اس لیے کہ تمباکو نوشوں کو اسکی ایسی لت پڑ جاتی ہے کہ ان کو عبادت الٰہی سے غافل اور اللہ سے قطع تعلق کا سبب بن جاتی ہے ''۔

عبد اللہ عصامی مالکی نے بھی حرمت کا فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں:

'' اعلم أن الدخان حرام وغير جائز شربه '' . (۱)

ترجمہ: ''تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمباکو نوشی حرام اور ناجائز ہے''

تمباکو کی حرمت کا فتویٰ دینے والوں میں مکہ مکرمہ کے مالکی مفتی حسین بن علی الحسینی بھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں '' إن جمهور أجلاء المالكية على تحريم هذه الحشيشة الخبيثة ''۔(۲)

ترجمہ: ''جمہور جلیل القدر مالکی علماء اس گندے پودے کی حرمت کے قائل ہیں''

شاذلی طریقت کے شیخ ابو العباس احمد بن ناصر مرسی مالکی فرماتے ہیں:

''اتفق علماء الباطن ومحققو أهل الظاهر على تحريمها ولا يدخل فى هذه الطريقة من يتعاطاها إلا أن يتوب'' (۳)

ترجمہ: ''علمائے باطن اور اہل ظاہر کے محقق علماء اس کی حرمت پر متفق ہیں، اس طریقت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جو اسے استعمال کرتا ہے مگر یہ کہ وہ توبہ کرے''

مذکورہ بالا سطور سے واشگاف ہوجاتا ہے کہ جمہور علمائے مالکیہ تمباکو کی حرمت کے قائل تھے۔

(۱) الموقف الشرعی ص۱۱۳ (۲،۳) الموقف الشرعی ص۱۱۴

علمائے شوافع :

بعض شافعی علماء تمباکو کے نقصانات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے اباحت کے قائل تھے، جنکا تذکرہ اباحت کے بیان میں گزر چکا ہے۔ لیکن بیشتر شافعی علماء تمباکو کی حرمت کے قائل تھے اور ان میں سے متعدد علماء نے تمباکو کی حرمت پر رسالے تالیف کیے ہیں۔

محمد علی بن علان بکری صدیقی شافعی جو ریاض الصالحین کی شرح دلیل الفالحین اور الفتوحات الربانیہ وغیرہ مفید کتابوں کے مؤلف ہیں، انہوں نے تمباکو کی حرمت پر دو کتابیں تالیف کی ہیں۔ ایک کا نام ''إعلام الاخوان بتحريم الدخان '' ہے، دوسری کا نام '' تنبيه ذوى الادراک فى المنع من التنباک ''ہے، انہوں نے تمباکو کو منشیات میں شمار کیا ہے۔ ان کی مذکورہ دونوں کتابیں میرے علم کے مطابق شائع نہیں ہوئی ہیں۔ مولانا عبد الحی لکھنوی ان کا ایک فتویٰ نقل کرتے ہیں:

'' شرب الدخان المذكور من الأمر المبتدع ، مذموم منكر، كما يشهد بذلک مؤلفات الأئمة الموثوق بهم فى مذمتها وذم شربها '' (۱) حتى ترقى كثير منهم عن التقبيح والتذميم إلى التحريم والتأثيم ، وممن جزم بذلک صاحبنا مفتى زبيد العالم العلامة الشيخ إبراهيم بن جمعان الشافعي وجمع من الشافعية بمصر، وآخرون من أرباب المذاهب الباقية ، فهو مستنكر مستقبح ، والترک والاعراض عنه حسن

(۱) کتاب میں اصل عبارت اسی طرح ہے: حالانکہ صحیح عبارت'' فى مذمته وذم شاربه '' ہونی چاہیے۔

مستملح ، وشربه مفطر للصائم ، والله أعلم كتبه الفقير إلى الله محمد على بن علان البكرى الصديقى الشافعى" .(۱)

ترجمہ: ''مذکورہ تمبا کو کا پینا بدعت ہے، قابل مذمت اور برا ہے، جیسا کہ تمبا کو اور تمبا کو نوش کی مذمت میں قابل ثقہ ائمہ کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے، یہاں تک کہ ان میں سے بعض نے مذمت و برائی بیان کرنے سے بڑھ کر اس کو حرام و قابل گناہ تصور کیا ہے، جو لوگ اس کے قائل ہیں ان میں سے ہمارے رفیق زبید کے مفتی علامہ شیخ ابراہیم بن جمعان شافعی ،مصر میں شوافع کی ایک جماعت ،اور باقی مذاہب کے دیگر حضرات ہیں یہ بری اور قبیح شے ہے،اس کو ترک کرنا بہتر ہے،اور اس کے پینے سے روزہ دار کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔واللہ اعلم تحریر کیا اس کو اللہ کے محتاج محمد علی بن علان بکری صدیقی شافعی نے''۔

ابن علان نے اپنی کتاب " المواهب الفتحية على الطريقة المحمدية "، میں تمبا کو کو حرام قرار دیا ہے۔رجب آفندی حنفی نے الطریقۃ المحمدیۃ کی اپنی شرح میں لفظ حدیث '' والحرام بین'' کے تحت ان کی درج ذیل عبارت نقل کی ہے:

" وذلک ما وضح حرمته لورود نص به كالفواحش ، أو يخرج تحريمه من أصل كقوله عليه الصلوٰة والسلام ''كل مسكر حرام '' فيشمل كل ما يلعب بالعقل . ومنه الدخان . لاتفاق كل شارب له أنه أول مداخلته يحصل له منه حال يطول ويقصرعلى حسب مزاجه ، وقد ألفت فى

(۱) ترويح الجنان ص ۱۱

تحريمه مؤلفين مطول وموجز ، سميت الثانى تحفة ذوى الادراک بحرمة تناول التنباك" (۱)

ترجمہ: ''اور یہ وہ ہے جسکی حرمت اس کے بارے میں نص وارد ہونے کی وجہ سے ۔واضح ہو جیسے سخت قبیح گناہ، یا اسکی حرمت اصل سے ثابت کی جائے ،جیسے آپ ﷺ کا ارشاد (ہر نشہ آور چیز حرام ہے) تو یہ ہر اس چیز کو شامل ہے جو عقل کو متاثر کرے،اور اسی میں سے تمبا کو ہے اس لیے کہ اس کو پینے والا ہر شخص اس بات پر متفق ہے کہ اس کے استعمال کے شروع میں تمبا کو نوش کو اس کے مزاج کے مطابق طویل یا مختصر ناخوشگوار کیفیت طاری ہوتی ہے ۔اس کی حرمت پر میں نے دو کتابیں ایک طویل دوسری مختصر تالیف کی ہے ،دوسری کتاب کا نام ''تحفة ذوى الادراک بحرمة تناول التنباک'' ہے۔

بعض کتابوں میں اس کتاب کا نام'' تنبيه ذوى الادراک ''......مذکور ہے، یہی نام پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے۔

شافعی علماء میں سے شہاب الدین احمد بن احمد بن سلامہ قلیوبی شافعی نے بھی تمبا کو کو حرام قرار دیا ہے ۔

سلیمان بجیرمی شافعی نے الاقناع کے حاشیے میں فصل الأطعمة کے تحت متن (ويحرم ما يضر البدن أو العقل) کی شرح میں قلیوبی کا درج ذیل قول نقل کیا ہے:

''و منه يعلم حرمة شرب الدخان المشهور''(۲)

ترجمہ: ''اور اس سے مشہور و معروف تمبا کو پینے کی حرمت کا پتہ چلتا ہے''

(۱) الدخان ما بين القديم والحديث ص ۲۴۸ (۲) ایضاً ص ۲۵۰

خود سلیمان بن محمد بن عمر بجیرمی شافعی حرمت کے قائل تھے کیونکہ قلیوبی کا قول نقل کر کے انہوں نے خاموشی اختیار کی ہے لیکن مذکورہ حاشیے میں کتاب الصیام کے تحت تحریر کرتے ہیں:

"و أما الدخان الحادث الآن المسمى بالتتن لعن الله من أحدثه فانه من البدع القبيحة" (۱)

ترجمہ: "اور رہا تمبا کو جو اس وقت وجود میں آیا ہے، اور جسے تتن کہا جاتا ہے اللہ کی اس پہ لعنت ہو جس نے اسے ایجاد کیا، اس لیے کہ وہ قبیح بدعتوں میں سے ہے"

محدث شام نجم الدین ابوالمکارم محمد بن محمد بن محمد بن محمد (چار مرتبہ) بن احمد بن عبداللہ غزّی عامری شافعی نے اپنے والد کی منظوم کتاب جو کبائر وصغائر کے بیان میں ہے کی شرح میں تمبا کو کو حرام قرار دیا ہے نیز اپنی دوسری کتاب حسن التنبہ لما ورد فی التشبہ میں رقم طراز ہیں:

"و من هنا علم أن استعمال التتن خلق شيطاني ، وهو مضر مخدر للبدن ، فينبغي أن يحرم والاستكثار منه حرام بلا شك، ولا ضرورة في استعماله، و ما يخيله الشيطان إلى مستعمليه من الضرورة غلط منهم ، والدخان من حيث هو مضر باتفاق العلماء" (۲)

ترجمہ: "یہاں یہ معلوم ہوا کہ تمبا کو کا استعمال شیطانی فعل ہے، اور وہ بدن کے لیے ضرر رساں اور سن کرنے والا ہے، لہذا اسے حرام ہونا

(۱) الدخان مابین القدیم والحدیث ص۲۵۲ (۲) ایضاً ص۲۴۷

چاہیے، اس کو زیادہ استعمال کرنا بلا شبہ حرام ہے، ویسے اسکے استعمال کی کوئی ضرورت بھی نہیں اور شیطان اس کے استعمال کرنے والوں کو جو ضرورت کا احساس دلاتا ہے ان کی غلطی ہے تمبا کو اپنی ماہیت کے اعتبار سے باتفاق علماء ضرر رساں ہے"

ان کے شاگرد اور الدرالمختار کے مؤلف نے ان کی درج ذیل عبارت نقل کی ہے:

"والتتن الذى حدث وكان حدوثه بدمشق فى سنة خمس عشرة بعد الألف يدعي شاربه أنه لا يسكر، و إن سلم له فانه مفتر، وهو حرام لحديث أحمد عن أم سلمة قالت: نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر ومفتر، قال: و ليس من الكبائر تناوله المرة والمرتين ، ومع نهى ولي الأمر عنه حرم قطعاً على أن استعماله ربما أضر بالبدن ، نعم الاصرار عليه كبيرة كسائر الصغائر" (۱)

ترجمہ: "تمبا کو جو ایک نئی چیز ہے، دمشق میں ۱۰۱۵ء میں وجود میں آیا، اس کو پینے والا دعوی کرتا ہے کہ وہ نشہ آور نہیں ہے، اس کی بات تسلیم کر لی جائے تو بھی وہ طبیعت میں سستی پیدا کرنے والا ہے، اور وہ حرام ہے، کیوں کہ امام احمد نے حضرت ام سلمہ کی روایت سے رسول ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے ہر مسکر اور مفتر سے منع فرمایا ہے، غزی نے مزید کہا کہ تمبا کو کا ایک دو مرتبہ استعمال کرنا گناہ کبیرہ نہیں ہے، ولی الامر کے اس سے منع کرنے کی وجہ سے قطعاً حرام ہو جائیگا، البتہ اس کا

(۱) الدرالمختار ۴۵۹/۶، ۴۶۰

استعمال بدن کو نقصان پہنچا سکتا ہے، ہاں اس کو پابندی سے استعمال کرنا گناہ کبیرہ ہے، جس طرح تمام صغیرہ گناہ بار بار کرنے سے کبیرہ ہو جاتے ہیں۔

ابن حجر ہیتمی مکی اپنی کتاب " **تحذیر الثقات فی أکل الکفتة والقات** "میں تحریر فرماتے ہیں:

"**إنه لا ینبغی لذی مروءة أو دین أو ورع أو زهد او تطلع إلى کمال من الکمالات أن یستعمله** " (۱)

ترجمہ: "صاحب اخلاق، دیندار، متقی و پرہیز گار نیز کسی چیز میں کمال حاصل کرنے کا جذبہ رکھنے والے کو اسے استعمال کرنا مناسب نہیں "

مفتی حضر موت سید عبدالرحمٰن بن محمد المشہور بھی حرمت کے قائل تھے، اپنی کتاب بغیۃ المسترشدین میں رقم طراز ہیں:

"**التنباک معروف ، من أقبح الخلال إذ فیه إذهاب الحال والمال ، ولا یختار استعماله أکلاً وسعوطاً أو شرباً لدخانه ذو مروءة من الرجال ، وقد أفتى بتحریمه أئمة من أهل الکمال**"(۲)

ترجمہ: "تمباکو معروف چیز ہے، اس کا استعمال بدترین فعل ہے، اس لیے کہ اس میں جان و مال کا زیاں ہے، اسے کھا کر، سونگھ کر یا پی کر بااخلاق شخص استعمال نہیں کریگا اہل کمال ائمہ نے اس کی حرمت کا فتوی دیا ہے"

عبداللہ بن علوی حداد نے متعدد مقامات پر اس کی حرمت پر

(۱) الدخینة فی نظر طبیب ص ۱۳۵

(۲) بغیۃ المسترشدین ص ۲۶۰ ، مطبوعہ دارالمعرفہ ، بیروت

روشنی ڈالی ہے' تثبیت الفؤاد میں ان کے پوتے احمد بن حسن الحداد نے ان کا درج ذیل قول نقل کیا ہے:

"**إنه إذا تعوده الانسان یتغیر طبعه ، وعقله ، والأصح أنه یحرم ، لأنه یزیل العقل**" (۱)

ترجمہ: "انسان کو جب تمباکو کی لت پڑ جاتی ہے تو اس کے مزاج وعقل میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، صحیح ترین بات یہ ہے کہ وہ حرام ہے، اس لیے کہ وہ عقل کو زائل کر دیتا ہے"

عمر بن عبدالرحیم حسینی تمباکو کی حرمت پر تحریر فرماتے ہیں:

"**الذی یقتضی قواعد أئمتنا فی باب الأطعمة حرمتها اذا أدت إلى إسکار أو إضرار بالعقل أو بالبدن ، لأن استعمال المسکر محرم لاسکاره ، و إستعمال المضر بالعقل أو بالبدن محرم لاضراره** " (۲)

ترجمہ: " کھانے کی اشیاء میں ہمارے ائمہ کے قواعد وضوابط ان کی حرمت کے متقاضی ہیں، جب وہ نشہ تک پہنچا دیں، یا بدن یا عقل کو ضرر پہنچا دیں، اس لیے کہ نشہ آور چیز کا استعمال اس کے نشہ لانے کی وجہ سے حرام ہے، اور عقل یا بدن کے لیے ضرر رساں چیز کا استعمال اس کے ضرر کی وجہ سے حرام ہے"

عبداللہ باسودان نے اپنی کتاب فیض الاسرار میں تمباکو کی حرمت پر جلیل القدر علماء کے اقوال نقل کیے ہیں۔

ابوبکر الاھدل نے اس کی حرمت پر ایک رسالہ بعنوان

(۱) تثبیت الفؤاد ج۳ ص ۲۳۱ (۲) ترویح الجنان ص ۹

''تحذیر الاخوان عن شرب الدخان'' تالیف کیا ہے، صالح بلقینی بھی یہی موقف رکھتے تھے، عبداللہ بن علوی حداد حسینی یمنی حرمت کے قائل تھے اور اس کے بارے میں بہت سختی سے کام لیتے تھے، علوی بن احمد سقاف کا رجحان بھی یہی ہے، اور انہوں نے ایک کتابچہ ''قمع الشهوة عن تناول التنباک والكفتة والقات والقهوة'' تالیف کیا ہے۔

سید عبداللہ شاطری نے ایک تمباکو نوش کو قصیدہ لکھ کر بہت سخت الفاظ میں تنبیہ کی تھی جس کا ایک شعر درج ذیل ہے:

وخلعت جلباب الحياء وقلت ذا

حرية أخطأت في مرماكا

مذکورہ بالا اقوال وفتاوی سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ اکثر شوافع کا رجحان تمباکو کی حرمت کا ہے، اور ان کے شاگرد امام اہل سنت احمد بن محمد بن حنبل کی فقہ پر عمل کرنے والے اکثر علماء نے بھی یہی روش اختیار کی ہے۔

علمائے حنابلہ:

متقدمین علمائے حنابلہ عمومی طور پر تمباکو کو مباح تصور کرتے تھے، اور زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی کا حکم لگاتے تھے اور اس کے استعمال کو خلاف اولی تصور کرتے تھے ان کا یہ قول اپنی معلومات کے مطابق درست تھا، یعنی وہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ تمباکو ایک ضرر رساں چیز ہے، ان علماء کے اقوال اباحت کے بیان میں گزر چکے ہیں۔

تمباکو کو حرام قرار دینے والوں میں علامہ عبدالرحمٰن بہوتی

ازہری حنبلی، مفتی حنابلہ شیخ عبدالباقی، شیخ احمد سنہوری بہوتی، اور شیخ یحیٰی عطوہ شامل ہیں۔

قدمائے حنابلہ میں سے مصر کے شیخ الحنابلہ منصور بہوتی متوفی ۱۰۵۵ھ نے تمباکو کو حرام قرار دیا ہے، یہ حنابلہ کے چوٹی کے علماء میں سے تھے، شرح الاقناع، اور شرح زاد المستقنع جیسی کئی کتابوں کے مؤلف ہیں۔ یہ تمباکو کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار اس طرح کرتے ہیں: ''**إن أضر بعقل أو بدن فهو حرام و إلا فلا، لكنه بدعة محدثة، و قد قال الامام أحمد: أكره كل محدث أي تحريماً، وتعاطيه على الهيئة الشائعة مخل بالمروءة**''.(۱)

ترجمہ: ''اگر عقل یا بدن کو نقصان پہنچائے تو وہ حرام ہے، ورنہ نہیں، لیکن وہ نئی بدعت ہے اور امام احمد کا فرمانا ہے کہ میں ہر نئی چیز کو مکروہ یعنی مکروہ تحریمی سمجھتا ہوں اور رائج شکل وصورت میں اس کا استعمال عالی ظرفی کے منافی ہے''

''**الفواكه العديدة في المسائل المفيدة**'' کے مصنف نے مختلف علماء کی تحریریں پیش کرنے کے بعد اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

''**والذی تحرر لنا فيه أأنه إلى التحريم أقرب، والكراهة فلا شک فيها**'' (۲)

ترجمہ: ''تمباکو کے بارے میں ہم جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ حرمت کے زیادہ قریب ہے اور کراہت کے بارے میں تو کوئی

(۱) الموقف الشرعی ص ۱۲۱ (۲) الفواکہ العدیدۃ ۲/ ۸۷

شک ہے ہی نہیں ''

محمد بن المرزوق بن عبدالمؤمن الفلاتی تمباکو کے بارے میں دوٹوک الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

"و شارب الدخان فاسق بشربه لأن الفسق معناه الخروج عن طاعة الله وطاعة رسوله ﷺ بكفر أوبدون كفر، لا تجوز إمامته ولا شهادته ولا محبته لغير الضرورة، والضرورات تبيح المحظورات، ويجب على المسلمين أن ينهوا عن استعمال الدخان نهياً شديداً قال الله تعالى : (ولا تسرفوٓا إنه لا يحب المسرفين) وقال تعالى (وكلوا واشربوا ولا تسرفوٓا إنه لا يحب المسرفين) ومن لايحبه الله فبغضه حاصل له ، وشارب الدخان مسرف غاية الاسراف" (۱)

ترجمہ: ''تمباکونوش تمباکونوشی کی وجہ سے فاسق ہے اس لیے کہ فسق کے معنی ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے کفر یا بغیر کفر کے نکل جانا ،اس کی امامت ،اسکی گواہی اور اسکی محبت بلاضرورت جائزنہیں ،اورضرورتیں ممنوع چیزوں کومباح کردیتی ہیں ،اور مسلمانوں پرواجب ہے کہ تمباکو کواستعمال کرنے سے لوگوں کوسختی سے منع کریں ،اللہ تعالی کا ارشاد ہے (بے جا خرچ نہ کرو، بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسندنہیں کرتا) نیز ارشادفرمایا (اور کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ نہ کرو، بیشک وہ بے جاخرچ کرنے والوں کو پسندنہیں کرتا)اور جس سے اللہ محبت نہ کرے تو اللہ کا اس سے بغض ثابت ہے ،اور تمباکونوش انتہائی

(۱) السیف القاطع ص ۹۸

درجہ کا بے جا خرچ کرنے والا ہے''

صالح البلیہی ''**زاد المستنقع** '' کے حاشیے میں جس کا نام '' **السلسبیل فی معرفة الدلیل**'' ہے تمباکو پر کلام کرتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں کہتے ہیں کہ وہ مخدر ہے ،اور مسکر ہے اور بدن کے لیے ضرر رساں ہے ،اوراس میں مال کا زیاں بھی ،اور یہ طیبات میں سے نہیں ہے (۱)

احمد بن مفلح حنبلی دمشقی سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس کے استعمال سے منع کیا اور یہ بتایا کہ تمباکو نوشی اہل فجور کا شیوہ ہے ،اللہ سے ڈرنے والا اس کے جواز کا قائل نہیں ہوگا (۲)

محمد بن مانع جو قطر کے جید علماء میں سے تھے ،غایۃ المنتہی کے حاشیے میں تحریر فرماتے ہیں **''إن القول باباحة الدخان ضرب من الهذيان فلا يعول عليه الانسان لضرره الملموس وتخديره المحسوس ورائحته الكريهة وبذل المال فيما لا فائدة فيه، فلا تغتر بأقوال المبيحين فكل يؤخذ من قوله ويترك إلا رسول الله ﷺ''(۳)**

ترجمہ: ''تمباکو کو مباح کہنا ایک طرح کی بکواس ہے ،لہذا انسان اس پر اعتماد نہ کرے ،کیوں کہ تمباکو کا نقصان مشاہدہ کیا جاتا ہے ،اور اس کا جسم کو بے حس کردینا محسوس کیا جاتا ہے ،اوراس میں بدبو ہے ،اور

(۱) دیکھیے مذکورہ کتاب ج۳ ص۱۱۴،۱۱۵

(۲) ملاحظہ کیجیے " الدخان ما بین القدیم والحدیث" ص ۲۵۳

(۳) غایة المنتهیٰ ج ۲ ص۳۳۲

مال کا بے فائدہ خرچ کرنا ہے، لہذا تم مباح کہنے والوں کے دھوکے میں نہ پڑنا، اس لیے کہ ہر شخص کا قول اختیار کیا جاتا ہے (اگر شرع کے موافق ہو) اور ترک کر دیا جاتا ہے (اگر شرع کے مخالف ہو) مگر رسول ﷺ کا ارشاد''۔

شیخ عبداللہ بن شیخ محمد بن عبدالوھاب تمباکو نوشی کے بارے میں جواب دیتے ہوئے مسکر کے حرام ہونے کے دلائل اور اسکار کی تعریف میں علماء کے اقوال ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

''و بما ذکرنا من کلام رسول اللہ ﷺ و کلام أهل العلم یتبین لک تحریم التتن الذی کثر فی هذا الزمان استعماله ، و صح بالتواتر عندنا والمشاهدة اسکاره فی بعض الأوقات، خصوصا إذا أکثر منه أو أقام یوماً أو یومین لا یشربه ثم شربه فانه یسکر ویزیل العقل حتی إن صاحبه یحدث عند الناس ولا یشعر بذلک'' (۱)

ترجمہ: ''رسول ﷺ اور اہل علم کے کلام کے ذکر کرنے سے تمباکو جسکا استعمال اس زمانے میں بکثرت ہے حرام ہونا تم پر واضح ہو جائے گا ، اور ہمارے نزدیک تواتر اور مشاہدہ سے بعض اوقات میں خصوصا جب کہ اسے زیادہ مقدار میں استعمال کرے یا کئی دن استعمال نہ کرنے کے بعد اسے استعمال کرے اس کا نشہ آور ہونا صحیح اور ثابت ہے، یہاں تک کہ تمباکو نوش لوگوں سے گفتگو کرتا ہے اور اسے اس کا شعور نہیں ہوتا''۔

شیخ عبداللہ ابابطین نے تمباکو کی حرمت اس طرح واضح کی ہے:

(۱) فتویٰ فی حکم شرب الدخان ص ۸

'' الذی نری فیه التحریم لعلتین : إحداهما حصول الاسکار فیما إذا فقده شاربه مدة ثم شربه أو أکثر ، و إن لم یحصل إسکار حصل تخدیر وتفتیر، وروی الامام أحمد حدیثا مرفوعاً أنه ﷺ نهی عن کل مسکر ومفتر ، والعلة الثانیة أنه منتن مستخبث عند من لم یعتده ، و احتج العلماء بقوله تعالی (ویحرم علیهم الخبائث) وأما من ألفه أو اعتاده فلا یری خبثه کالجعل لا یستخبث العذرة'' (۱)

ترجمہ: ''ہمارے نزدیک تمباکو نوشی کے حرام ہونے کی دو وجہیں ہیں۔ اولاً یہ کہ ایک عرصہ تک تمباکو نوش کو وہ نہ ملے پھر اسے پیے یا زیادہ پیے تو اسے نشہ ہو جائیگا، اور اگر نشہ نہ آئے تو اعضا کو بے حس اور کمزور کر دیگا، امام احمد نے ایک مرفوع حدیث روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے نشہ آور اور سست کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے، ثانیاً یہ کہ وہ اس کے نزدیک جو اس کا عادی نہیں ہے بدبودار اور گندہ ہے، علماء نے اللہ تعالی کے قول (**ویحرم علیهم الخبائث**) سے اس کے حرام ہونے پر استدلال کیا ہے، لیکن جو اس کا عادی ہو جاتا ہے اس کو گندا نہیں سمجھتا، جیسا کہ گبریلا پاخانہ کو گندا نہیں سمجھتا''

شیخ عبد الرحمٰن بن ناصر سعدی نے ایک سوال کے جواب میں تمباکو کے استعمال کو واضح طور پر ان الفاظ میں حرام قرار دیا ہے:

''و أما الدخان شربه والاتجار به والاعانة علیٰ ذلک فهو حرام ، لا یحل لمسلم تعاطیه شرباً واستعمالاً واتجاراً ،

(۱) فتویٰ فی حکم شرب الدخان ص ۹

وعلیٰ من كان يتعاطاه أن يتوب إلى الله توبة نصوحاً ‘‘(۱)

’’رہا تمبا کو تو اس کا پینا، اس کی تجارت کرنا، اور اس کے فروغ میں کسی طرح کی مدد کرنا تو یہ سب حرام ہے کسی مسلمان کے لیے اس کا پینا ،کسی بھی طرح سے استعمال کرنا اور تجارت کرنا جائز نہیں اور جو شخص اسے استعمال کررہا ہے اس کو اللہ سے سچی توبہ کرلینا ضروری ہے‘‘۔

سعودیہ کے سابق مفتیٔ اعظم شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخؒ نے تمبا کو سے متعلق اپنے مختصر رسالے میں نقل صحیح اور عقل صریح اور کلام اطباء کے ذریعہ تمبا کو کی حرمت ثابت کی ہے ، چنانچہ عقل صریح کے تحت فرماتے ہیں:

’’ فلما علم بالتواتر والتجربة والمشاهدة مما يترتب علىٰ شاربه غالباً من الضررفي صحته و جسمه وعقله ، و قد شوهد موت ، غشي وأمراض عسرة ،كالسعال المؤدي إلى مرض السل الرئوي ومرض القلب والموت والسكتة القلبية وتقلص الأوعية الدموية بالأطراف ، وغير ذلك مما يحصل به القطع العقلي أن تعاطيه حرام ، فان العقل الصريح كما يقضي ولا بد بتعاطي اسباب الصحة والحصول على المنافع كذلك يقضي حتماً بالامتناع من أسباب المضار والمهالك والمبالغة في مباعدتها، لا يرتاب في ذلك ذولب ألبتة ، ولا عبرة بمن استولت الشبهة والشهوة على أداة عقله فاستعبدته و أولعته بالأوهام والخيالات حتى بقي أسيراً لهواه مجانباً أسباب

(۱) حکم شرب الدخان ص ۲۴

رشده وهداه ‘‘ (۱)

ترجمہ: ’’جب تمبا کو استعمال کرنے والے کی عقل جسم اور صحت کا نقصان، تجربہ، مشاہدہ اور تواتر سے معلوم ہو چکا ہے، اس سے موت ، بیہوشی، امراض پیچیدہ، کھانسی، جو ٹی بی کا سبب ہو، مرض قلب ہارٹ اٹیک سے موت، خون کی رگوں کا سکڑنا وغیرہ مشاہدہ میں آچکا ہے، تو عقل قطعی یہ فیصلہ کرتی ہے کہ اس کا استعمال حرام ہے ، کیونکہ عقل صحت کے اسباب اور منافع کے حصول کے تقاضے کے ساتھ ساتھ نقصان دہ اور ہلاک کرنے والے اسباب سے دور رہنے کا بھی تقاضا کرتی ہے، کوئی عقل مند اس سے انکار نہیں کرسکتا، جس کی عقل پر شہوت اور شبہات غالب ہوکر اس کو غلام بنا چکے ہوں، وہ اوہام اور خیالات کا دلدادہ ہو اپنی بھلائی اور ہدایت کے اسباب سے بے پرواہ ہو کر اپنی خواہشات کا قیدی ہو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے ‘‘

علمائے حنابلہ میں سے شیخ ناصر بن علی عرینی نے بھی اسے حرام قرار دیا ہے اور اس کی حرمت پر ان کا ایک رسالہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

شیخ حافظ بن احمد حکمی نے بھی اسے حرام ثابت کیا ہے، اور ایک قصیدہ بعنوان ’’**نصيحة الاخوان عن تعاطي القات والدخان**‘‘ نظم کیا ہے، تمبا کو کی مذمت اور اسکی شناعت پر ان کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

أنى لكم ذا و أنتم شاهدون بتخد
يـــر يـــلـيـــه وتـفـتـيـرٰ لآلات

(۱) فتویٰ فی حکم شرب الدخان ص ۱۱

والنهى قد جاء عن التبذير متضحا
وعن إضاعة مال فى البطالات

جاء بذلك آيات مبينة
مع الأحاديث من أقوى الروايات

فكيف إحراقه بالنار جاز لكم
يا قوم هل من مجيب عن سؤالاتى

دع ما يريبک يا ذا اللب عنک إلى
ما لايريبك فى كل المهمات

شیخ عبدالعزیز ابن بازؒ سابق مفتی اعظم سعودی عربیہ کے اس کے بارے میں متعدد فتاوی ہیں، ذیل میں ان کا ایک فتوی ملاحظہ فرمائیں:

"الدخان محرم لكونه خبيثاً و مشتملاً على أضرار كثيرة . والله سبحانه تعالى إنما أباح لعباده الطيبات من المطاعم والمشارب وغيرها ، وحرم عليهم الخبائث ، قال سبحانه وتعالىٰ (يسألونک ماذا أحل لهم قل أحل لكم الطيبات) وقال سبحانه فى وصف نبيه صلى الله عليه وسلم فى سورة الأعراف (يأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر و يحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث) و الدخان بأنواعه كلها ليس من الطيبات بل هو من الخبائث ، و هٰكذا جميع المسكرات كلها من الخبائث ، والدخان لا يجوز شربه و لا

بيعه و لا التجارة فيه كالخمر". (١)

ترجمہ: "تمباکو خبیث (گندا) ہونے اور بہت سے نقصانات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے حرام ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں کے لیے کھانے پینے وغیرہ کی پاکیزہ چیزوں کو حلال کیا ہے، اوران پر گندی چیزوں کوحرام قرار دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے (وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز انکے لیے حلال ہے، کہہ دے تم کو حلال ہیں پاک چیزیں (المائدہ:۴) اور سورہ اعراف (آیت نمبر ۱۵۷) میں اپنے نبی کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں (وہ حکم کرتا ہے انکو نیک کام کا اور منع کرتا ہے برے کام سے اور حلال کرتا ہے انکے لیے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں) اور تمباکو اپنی تمام تر قسموں کے ساتھ طیبات (پاکیزہ) چیزوں مین سے نہیں ہے بلکہ وہ خبائث میں سے ہے۔ ایسے ہی ساری نشہ آور اشیاء خبائث میں سے ہیں، تمباکو پینا اسکو فروخت کرنا اور اسکی تجارت کرنا شراب کی طرح ناجائز ہے"۔

سعودی عربیہ کے موجودہ مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ نے بھی تمباکو کی حرمت کا فتوٰی دیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

"حكم شرب الدخان التحريم ، لأن هذا التحريم مبنى على ما عرف فى هٰذا الداء الخبيث من المفاسد والأضرار والشرع لا يبيح ما هو ضار أو ما هو ضرره أكثر من نفعه وهو محرم لأنه مضر بالصحة شاؤوا أو أبوا ، وفى كل زمن يظهر الطب اكتشافات حديثة عن هذا الدخان وآثاره على صحة

المسلم ، وإن لم يكن فى الكتاب والسنة شئ عن التدخين ، لأنه متاخر إلانتشار ، ولكن الذى يظهر أن شاربه عاصٍ لله .

وتعاطى الدخان فيه مرض الصحة ، وهذا أمر أظنه لا خلاف فيه ولا إشكال لدى الأطباء وإن ادعى بعضهم أنه لا يضر بالصحة وهى دعوى باطلة يرد عليها الواقع " (۱)

ترجمہ: ''تمباکونوشی کا حکم حرمت کا ہے،اس لیے کہ یہ حرمت اس خبیث بیماری (تمباکو) میں خرابیوں اور نقصانات کے انکشاف پر مبنی ہے،اورشریعت اس چیز کومباح قرار نہیں دیتی جوضرر رساں ہو یا جس کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ ہو،وہ حرام ہے اس لیے کہ وہ مضر صحت ہے۔ لوگ چاہیں یا نہ چاہیں،اور ہر زمانے میں طب اس تمباکو اور اس کے مسلمان کی صحت پر اثرات کے بارے میں جدید انکشافات کرتا ہے، تمباکونوشی کے بارے میں کتاب وسنت میں اگر چہ کچھ نہیں آیا ہے۔اس لیے کہ وہ بعد میں عام ہوا ہے۔لیکن جو بات واضح ہے وہ یہ کہ تمباکو پینے والا اللہ کی نافرمانی کرنے والا ہے۔

تمباکو استعمال کرنے میں صحت کی خرابی ہے اور یہ ایسی بات ہے کہ میرے خیال میں اس بارے میں ڈاکٹروں میں کوئی اختلاف یا اشکال نہیں ہے،اگر ان میں سے کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مضر صحت نہیں ہے تو یہ باطل دعویٰ ہے۔جسکی حقیقت حال سے تردید ہوتی ہے''۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین تمباکو کی حرمت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

(ا) الدعوة العدد ۱۶۹۶ ، ۴ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

"التدخين حرام على ما يقتضيه ظاهر القرآن والسنة، و الاعتبار الصحيح ، أما القران فقوله تعالىٰ (ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة) أى لا تفعلوا سبباً يكون فيه هلاككم ووجه دلالتها أن شرب الدخان من الالقاء باليد الى التهلكة ، وأما من السنة فقد ثبت عن رسول الله ﷺ أنه نهى عن إضاعة المال ، و إضاعة المال صرفه فى غير فائدة، ومن المعلوم أن صرف المال فى شراء الدخان صرف له فى غير فائدة، بل صرف له فيما فيه مضرة ، و من أدلة السنة أيضا ما جاء عن رسول الله ﷺ ولا ضرر ولا ضرار) فالضرر منفى شرعاً سواءً كان ذلك الضرر فى البدن أو فى العقل أو فى المال ، و من المعلوم أن شرب الدخان ضرر فى البدن و فى المال ، و أما الاعتبار الصحيح الدال على تحريم شرب الدخان فلأن شارب الدخان يوقع نفسه فيما فيه مضرة و قلق و تعب نفسى والعاقل لا يرضى لنفسه بذلك". (۱)

ترجمہ: ''تمباکونوشی ظاہر قرآن وسنت وعقل کی روشنی میں حرام ہے، رہا قرآن تو اللہ تعالی کا ارشاد ہے (اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں) یعنی ایسا کام نہ کرو جوتمہاری ہلاکت کا سبب ہے،اس آیت سے وجہ استدلال یہ ہے کہ تمباکونوشی جان کو ہلاکت مین ڈالنا ہے،اورسنت سے دلیل یہ ہے کہ رسول ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے،اور مال کو ضائع کرنے کا مطلب ہے کہ اسے بے

(ا) رسالة الى مدخن ص۲۲،۱۹

فائدہ خرچ کرنا،اور یہ معلوم ہے کہ تمبا کو خریدنے کے لیے مال خرچ کرنا مال کو
بے فائدہ خرچ کرنا ہے بلکہ اسکو ایسی جگہ خرچ کرنا ہے جس میں نقصان ہے
،اور سنت ہی سے ایک دلیل یہ ہے کہ رسول ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے
ارشاد فرمایا (نہ اپنے کو نقصان پہنچانا جائز نہ دوسرے کو) تو ضرر پہنچانا شرعا
ممنوع ہے خواہ ضرر بدن میں ہو یا عقل میں یا مال میں،اور یہ معلوم ہے کہ تمبا کو
نوشی کرنے میں بدن و مال کا ضرر ہے،اور تمبا کو نوشی کی حرمت کی عقلی دلیل یہ
ہے کہ تمبا کو نوش اپنے کو ایسی چیز میں مبتلا کر رہا ہے جس میں نقصان بے چینی
اور نفسیاتی تکلیف ہے،اور عقلمند شخص اپنے لیے اسے پسند نہیں کرسکتا"۔

شیخ ابوبکر جزائری نے تمبا کو کی حرمت پر ایک رسالہ بعنوان "**التدخین مادة و حکماً**" تالیف کیا ہے جو مطابع سحر جدہ سے ۱۴۰۱ھ میں
شائع ہوا ہے اس کتاب میں انہوں نے تمبا کو پر تفصیلی طور پر روشنی ڈال کرا سے
حرام قرار دیا ہے، اور یہ ثابت کیا ہے کہ تمبا کو نوشی میں کلیات خمس یعنی دین،
بدن،عرض،عقل اور مال کی بربادی ہے جب کہ ان سب کی حفاظت پر امت
اسلامیہ کا اجماع واتفاق ہے،نیز اپنی کتاب "**منہاج المسلم**" ص
۴۲۲،۴۲۳ میں تمبا کو پر کلام کیا ہے۔

شیخ حمود بن عبد اللہ تویجری نے تمبا کو کی حرمت پر ایک رسالہ
"**الدلائل الواضحات علیٰ تحریم المسکرات و المفترات**"
تالیف کیا ہے جس میں انہوں نے ان علماء کے بکثرت اقوال نقل کیے ہیں
جنہوں نے تمبا کو کو حرام قرار دیا ہے،اور جن لوگوں نے اس کو حلال قرار دینے
کی کوشش کی ہے کتاب میں ان کو دندان شکن جواب دیا ہے۔

گذشتہ سطور سے قارئین کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ علماء حنابلہ تمبا کو

کے بارے میں کتنا سخت موقف رکھتے ہیں خصوصا علماء نجد جو تمبا کو کی حرمت
پر متفق ہیں، یہاں تک کہ بعض علاقوں میں مشہور ہے کہ "وہابی لوگ" ہی تمبا کو کو
حرام قرار دیتے ہیں۔ برصغیر ہند و پاک کے سلفی علماء عموماً انہی کے ہمنوا
ہیں جیسا کہ ان کے فتاوی اس امر کے شاہد ہیں۔

سلفی علماء

ہندوستان کے چار جلیل القدر سلفی علماء کی تحریریں درج ذیل
ہیں جو اس امر کی شاہد ہیں کہ سلفیوں کا عمومی فتوی حرمت کا ہے۔

☆ شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (متوفی ۱۹۰۲ء) ایک
استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"حقہ نوشی ایک مضر چیز ہے،اور اس کا ضرر ظاہر ہے، جو شخص حقہ کا
عادی نہ ہو وہ پانچ چھ کش اچھی طرح کھینچ کر دیکھ لے دماغ چکر کھانے لگتا ہے
،آسمان، زمین اور ساری چیزیں گھومتی نظر آنے لگتی ہیں،نفسانی اور جسمانی قوی
اور افعال میں فتور وخلل پیدا ہو جاتا ہے،اس حالت میں حقہ کش بجز اس کے کہ
اپنے سر کو تھام کر چپ بیٹھ جائے یا زمیں پر پڑ جائے کوئی اور کام کرنے کے
قابل نہیں رہتا،اور یہی حالت تمبا کو کھانے میں بھی ہوتی ہے، پس ایسی مضر چیز
کو شریعت کب جائز رکھ سکتی ہے،اور حقہ کشی اور تمبا کو خوری کی عادت ہو جانے
سے اس کا اصلی ضرر اور اسکا اثر مرتفع نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس کا ضرر محسوس نہیں ہوتا
ہے، دیکھو جو لوگ افیون کی زیادہ مقدار کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں ان کو
افیون کا ضرر محسوس نہیں ہوتا مگر کیا افیون کا جو ضرر ہے وہ ان سے مرتفع
ہو جاتا ہے؟ ہم نے مانا کہ تمبا کو جیسی مضر چیز کی عادت کر لینے سے اس کا

ضرر مرتفع ہو جاتا ہے،لیکن شریعت نے اس کی کہاں اجازت دی ہے کہ ایسی مضر چیز کو استعمال کر کے اس کے عادی بنو،اور اپنے تئیں اس کا ایسا محتاج بنا کر رکھو کہ بغیر اس کے راحت اور چین میں خلل واقع ہو، وقت پر نہ ملنے سے پیٹ پھول جائے، پائخانہ نہ آئے، کسل و کاہلی اور بدمزگی پیدا ہو،علاوہ بریں حقہ پینے میں بجز اس کے کہ منہ سے بدبو آئے اور کچھ مال اور وقت ضائع ہو اور کیا دھرا ہے پس تمام مسلمانوں کو بالخصوص اہل حدیث و متبعین سنت کو حقہ پینے اور تمباکو کھانے سے احتراز واجتناب چاہیے،اسی طرح ناک میں تمباکو بھرنے کی عادت ڈالنے سے بھی بچنا چاہیے اگر چہ ناک میں تمباکو کے استعمال کرنے سے وہ ضرر نہیں ہوتا جو اسکے کھانے اور پینے سے ہوتا ہے مگر اس کی بھی عادت ڈالنی اچھی بات نہیں،اور یہ مسئلہ کہ نشے میں اصل اباحت ہے علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ ان اشیاء میں اصل اباحت ہے جو مضر نہیں ہیں،اور جو اشیاء مضر ہیں ان میں اصل اباحت نہیں ہے، فتح البیان کی عبارت منقولہ میں لفظ ''من غیر ضرر'' اس مدعا پر صاف دلالت کرتا ہے،اور معلوم ہوا کہ تمباکو ایک مضر شے ہے، پس تمباکو اس مسئلہ کے تحت میں داخل ہو کر مباح نہیں ہو سکتا۔ **هذا ما عندى والله تعالى أعلم كتبه محمد عبدالرحمن المباركفورى عفا الله عنه''**

سید نذیر حسین (فتاوی نذیریہ ج۲ ص۵۰۴،۵۰۵) مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس دلی)

☆ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (متوفی ۱۹۴۸ء) نے تمباکو نوش امام کے بارے میں ایک سوال پر درج ذیل فتوی جاری کیا:

''تمباکو پینا منع ہے حدیث شریف میں ہے'' **نھی رسول**

ﷺ **عن المفتر** '' یعنی مفتر چیز سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے امام جماعت کو ترک کرنا چاہیے،اگر وہ نماز پڑھائے تو نماز ہو جاتی ہے'' **واللہ اعلم**''

(فتاوی ثنائیہ ج۱ ص۳۲۹،مطبوعہ مکتبہ اشاعت دینیات،مومن پورہ،بمبئی)

☆ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری دوٹوک الفاظ میں درج ذیل فیصلہ فرماتے ہیں:

''وأكل التنباك و شرب دخانه مضر بلا مرية و إضراره عاجلاً ظاهر غير خفى و إن كان لأحد شك فليأكل منه وزن ربع درهم أو سدسه ثم لينظر كيف يدور رأسه و تختل حواسه ويتقلب نفسه بحيث لا يقدر علىٰ أن يفعل شيئاً من أمور الدنيا أو الدين بل لا يستطيع أن يقوم أو يمشى ، وما هذا شأنه فهو مضر بلا شك وإذا عرفت هذا ظهر لک أن إضراره عاجلاً هو الدليل على عدم إباحة أكله وشرب دخانه''(۱)

ترجمہ: ''تمباکو خوری اور تمباکو نوشی بلا شبہ نقصان دہ ہے فوری طور پر اسکا نقصان دہ ہونا ظاہر ہے پوشیدہ نہیں، اگر اس میں کسی کو شک ہو تو درہم کے ایک چوتھائی یا چھٹے حصہ کی مقدار تمباکو کھا کر دیکھ لے اس کو چکر آنے لگے گا،حواس میں خلل آجائیگا،اور نفس بے چین ہو جائیگا اور وہ دین ودنیا کا کوئی کام نہیں کر پائیگا، بلکہ نہ کھڑا ہو سکتا ہے، نہ چل سکتا ہے، جس چیز کی یہ حالت ہو وہ بلا شک وشبہ نقصان دہ ہے، فوری طور پر اسکا نقصان دہ ہونا اس کے خورد ونوش کے ناجائز ہونے کی دلیل

(۱) تحفۃ الاحوذی ۳/۴۴

ہے''۔

☆ شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری صاحب مرعاۃ المفاتیح تمباکو سے متعلق ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

زردہ، تمباکو کھانا پینا اس کا منجن استعمال کرنا یا ناک میں اسکا سڑکنا اور سونگھنا میرے نزدیک جائز نہیں ہے اور نہ اس کی تجارت کرنی ٹھیک ہے

اولاً: اس لیے کہ اس کا استعمال تمام اطباء کے نزدیک بالاتفاق مضر صحت ہے، اور صحت کو خراب کرنے والی چیزوں کا استعمال شرعا حرام ہے۔

ثانیاً: اس لیے کہ تمباکو کھانے اور پینے والے کے منہ میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے اور جس سے اپنی بغل میں کھڑے ہونے والے نمازی کو اذیت وتکلیف پہنچتی ہے، نیز مسجد میں ایسی بدبودار چیز کے ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہے۔

ثالثاً: اس وجہ سے کہ تمباکو کا استعمال کھلا ہوا اسراف وتبذیر ہے اور اسراف وتبذیر شرعا حرام ہے۔

رابعاً: اس لیے کہ تمباکو کھانا پینا بدن میں سستی اور سر میں چکر اور عقل میں فتور نیز خدر (بے حسی) کا اثر پیدا کرتا ہے، اور آنحضرت ﷺ نے مسکر کی طرح مفتر سے بھی منع فرمایا ہے۔ حدیث میں ہے ''**نهى عن كل مسكر و مفتر**'' جومولوی صاحبان بیڑی سگریٹ اور حقہ پیتے ہیں، یا پان کے ساتھ زردہ تمباکو استعمال کرکے عورتوں کی طرح اپنا منہ اور ہونٹ لال کرتے ہیں اور ادھر ادھر یہاں وہاں پیک

تھوک کر زمین لال کرتے ہیں اور گندگی پیدا کرتے ہیں وہ اپنے فتوے اور عمل کے ذمہ دار ہیں، **هداهم الله تعالى**

هذا ما ظهر لي والعلم عندالله

أملاه عبيدالله الرحماني المباركفوري

٢٦/٨/١٤٠٧ھ

(ماخوذ از'' تمباکو، زہر قاتل ''ص ٩٦)

باب چہارم

مراکز افتاء ودیگر اہم شخصیات کے فتاوی وتحریریں

تمبا کو کی حرمت پہ حکومتی سطح پر کئی دارالافتاء سے فتوے صادر ہو چکے ہیں، جن میں جامعۃ الازھراور دارالافتاء ریاض سرفہرست ہیں، نیز جامعۃ الازھر کے متعدد شیخ الازھراور علماء کرام اس کی حرمت کا فتوی دے چکے ہیں۔

ازہر کا ایک فتوی جسے مصر کے اخبار الجمھوریہ نے ۲۲/مارچ ۱۹۷۹ء میں اور مجلّہ التصوف الاسلامی نے محرم ۱۴۰۵ھ مطابق اکتوبر ۱۹۸۴ء میں شائع کیا تھا، درج ذیل ہے:

” شرب الدخان ثبت يقيناً من أهل المعرفة والاختصاص والمؤتمرات الطبية العالمية ضرره بالصحة ، لما يسببه من سرطان الرئة والحنجرة والاضرار بالشرايين، كما أنه ضار بالمال لانفاقه فيما لايعود على الانسان بالفائدة، وقد نهٰى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ما يضر بالصحة والمال، ففى الحديث الشريف (لاضرر ولا ضرار) لهذا نرى

حرمة الدخان واستيراده وتصديره والاتجار فيه والله أعلم“(۱)

ترجمہ: ” ماہرین، نیز بین الاقوامی طبی کانفرنسوں کے ذریعہ تمبا کو نوشی کا ضرر رساں کا ہونا یقینی طور پر ثابت ہے، کیونکہ وہ پھیپھڑے ونرخرہ کے کینسر وشرائین (خون کی رگوں) کے نقصان کا سبب بنتی ہے، اورساتھ ہی مال کو ایسی جگہ خرچ کرنے سے جس سے انسان کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا مال کے لیے ضرر رساں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے جو صحت و مال کو نقصان پہنچائے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے (نہ اپنے کو نقصان پہنچانا شریعت میں جائز ہے اور نہ دوسرے کو) لہذا ہم تمبا کو پینے اس کو درآمد برآمد کرنے اور اسکی تجارت کرنے کو حرام سمجھتے ہیں واللہ اعلم “

دارالافتاء ریاض سے متعدد فتاوی جاری ہو چکے ہیں ایک فتوی جس کا نمبر ۱۸۷/اور تاریخ اس کی ۲/۲/۴ ۱۴۰ھ ہے ذیل میں نذر قارئین ہے:

”شرب السجائروالشيشة حرام لما فى ذلک من الضرر، وقد قال النبى ﷺ (لا ضرر ولا ضرار) ولأنهما من الخبائث، وقد قال الله تعالى (ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث) وإنفاق المال فى ذلک من الاسراف، وقد نهى الله تعالى عن ذلک فقال (و لا تسرفوٓا إنه لا يحب المسرفين) وإذا لعب الشيطان بالانسان فشربهما فقد أساء و عليه التوبة والاستغفار عسى أن يغفرالله له و يتوب عليه، وإذا حصل ذلک

(۱) دیکھیے الموقف ص ۱۳۸

منه فی حج أو عمرة لم یفسد حجه ولا عمرته وصلی الله علیٰ نبینا محمد و اٰله و صحبه و سلم"(۱)

ترجمہ: "سگریٹ اور حقہ پینا اس میں ضرر ہونے کی وجہ سے حرام ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (نہ اپنے کو نقصان پہنچانا جائز ہے نہ دوسرے کو) اور اس وجہ سے بھی کہ وہ دونوں خبائث میں سے ہیں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے (اور حلال کرتا ہے ان کے لیے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر گندی چیزیں) اور اس میں مال خرچ کرنا اسراف میں سے ہے اور اللہ تعالی نے اس سے منع فرمایا ہے ، چنانچہ فرماتے ہیں (اور اسراف نہ کرو بیشک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا) اور جب شیطان انسان کو بہکائے اور وہ ان دونوں کو پی بیٹھے تو اس نے برا کام کیا، اس پر توبہ واستغفار کرنا لازم ہے تاکہ اللہ اسے معاف کردے، اور اس پر مہربان ہوجائے ، اگر اس سے ویسی حرکت حج یا عمرہ میں سرزد ہوجائے تو اسکا حج یا عمرہ فاسد نہیں ہوگا، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم"۔

الشیخ الاکبر محمود شلتوت سابق شیخ الازھر جو عھد شباب سے تمباکو نوشی کے عادی تھے لیکن انہوں نے شرعی قواعد وضوابط کو ملحوظ رکھتے ہوئے تحریم ہی کو ترجیح دیا، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

"إذا کا ن التبغ لا یحدث سکراً ولا یفسد عقلاً فان له آثاراً ضارة یحسها شاربه فی صحته ، و یحسها فیه غیر شاربه ، وقد حلل الأطباء عناصره وعرفوا فیها العنصر السام

(۱) فتاوی اسلامیة لمجموعة من العلماء ۳ / ۹۵

الذی یقضی ـ و إن کان ببطء ـ علی سعادة الانسان وهنائه و إذن فهو ولا شک أذی وضار والایذاء والضرر خبث یحظر به الشئ فی نظر الاسلام(۱)"

ترجمہ: "جب تمباکو نشہ نہیں پیدا کرتا، اور عقل کو خراب نہیں کرتا تو اس کے ضرر رساں اثرات تو ہیں ہی جسے تمباکو نوش اپنی صحت میں محسوس کرتا ہے، اور تمباکو نوشی نہ کرنے والا بھی وہ اثرات محسوس کرتا ہے ڈاکٹروں نے تمباکو کے عناصر کا تجزیہ کیا اور انکے اندر زہریلا عنصر پایا جو انسان کی خوشحالی کو اگر چہ دیر ہی سے ہو ختم کردیتا ہے لہذا یہ بلاشبہ تکلیف دہ اور ضرر رساں چیز ہے ایذا اور ضرر پہنچانا ایسا ناپسندیدہ عمل ہے جس کی وجہ سے شے کو اسلام کی نگاہ میں ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔"

الشیخ الاکبر جاد الحق علی جاد الحق سابق شیخ الازہر نے تمباکو کو حرام قرار دیا ہے، تمباکو کے نقصانات پر روشنی ڈالنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

" ومن ثم فلا یجوز للمسلم استعماله بأی وجه من الوجوه ، وأیاً کان نوعه" (۱)

ترجمہ: " لہذا تمباکو کا استعمال مسلمان کے لیے کسی صورت میں جائز نہیں، خواہ تمباکو کی جو بھی قسم ہو "

مصر کے سابق مفتی اعظم سید طنطاوی بھی حرمت کے قائل تھے، دیکھیے التدخین بین الطب والدین، ص۶۴۔ مصر کے موجودہ مفتی

(۱) الفتاوی للشیخ شلتوت ص۱۳۸ ، مطبعة الأزهر

(۲) الموقف الشرعی ص ۱۴۵

اعظم نصر فرید واصل بھی حرمت کے قائل ہیں اور انہوں نے تجویز رکھی ہے کہ سگریٹ کے پیکٹ پر ''التدخين حرام شرعاً'' لکھا جانا چاہیے۔

شیخ مصطفیٰ محمد الحدیدی الطیر ممبر مجمع البحوث الاسلامیہ تمباکو کے بارے میں واضح الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

" والقرآن والسنة هما المصدران الرئيسيان للأحكام في الاسلام وقد جاء فيها ما يدل علىٰ حرمته لأنه ضار بالصحة حالاً أو مآلاً، وكل ما كان كذلك فهو حرام في جميع الشرائع وبخاصة شريعة الاسلام ، فقد قال تعالىٰ: " ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة " فهذه الآية بعموم نصها تقتضى النهى عن كل فعل يؤدى بصاحبه إلى التهلكة ،ويدخل فى ذلك الدخان لماسنبينه بعد ، فقال ﷺ (لا ضرر ولا ضرار) فهذا نفى مراد منه النهى والتحريم لكل ما يضر النفس أو الغير ، وتناول الدخان يضر النفس بيقين وكل ما يضر النفس حرام نصاً وعقلاً (١)

''اسلام میں احکام کے لیے قرآن وسنت دو بنیادی ماخذ ہیں، ان دونوں میں جو کچھ وارد ہے وہ تمباکو کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں، کیونکہ تمباکو صحت کے لیے فوری طور پر یا انجام کار ضرر رساں ہے اور جو چیز ایسی ہوگی وہ تمام شریعتوں میں حرام ہوگی اور خاص طور سے شریعت اسلام میں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں) تو یہ آیت اپنے نص کے عموم سے اس فعل سے روکتی ہے جو صاحب فعل کو ہلاکت تک

(١) الموقف الشرعی ص ١٥٩

پہنچادے، اور اس میں تمباکو داخل ہے جیسا کہ ہم بعد میں بیان کریں گے، اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے (نہ اپنے کو نقصان پہنچانا جائز ہے اور نہ دوسرے کو) تو یہ نفی ہے جس سے ہر اس چیز کو جو جان کو یا دوسرے کو نقصان پہنچائے، منع کرنا اور حرام قرار دینا مقصد ہے ، اور تمباکو استعمال کرنا یقینی طور پر جان کے لیے مضر ہے اور ہر وہ چیز جو جان کے لیے ضرر رساں ہو وہ نص اور عقل کی رو سے حرام ہوگی''۔

ڈاکٹر احمد عمر ہاشم استاذ ورئیس قسم الحدیث بکلیۃ اصول الدین جامعۃ الازہر تمباکو کے نقصانات پر روشنی ڈالنے اور قرآن وحدیث سے دلائل پیش کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

" وهذه النصوص من القرآن والحديث حين تواجه بالأضرار السابقة لاشك أن مقدماتها تنتج لنا نتيجة واحدة هى أن التدخين حرام ، ولئن لم يقل العلماء قديماً بحرمة التدخين فذلك راجع إلى أنهم لم يكونوا قد اكتشفوا تلك الأضرار " (١)

ترجمہ: '' قرآن و حدیث کے ان نصوص کا گذشتہ بیان کردہ نقصانات سے موازنہ کیا جائے تو بلا شبہ یہی ایک نتیجہ برآمد ہوگا کہ تمباکو نوشی حرام ہے، اگرچہ قدیم زمانے میں علماء تمباکو نوشی کی حرمت کے قائل نہیں تھے، کیونکہ ایسا اس وجہ سے تھا کہ ان لوگوں کو ان نقصانات کا پتہ نہیں چل سکا تھا''۔

عالم اسلام کے مشہور عالم علامہ یوسف القرضاوی اپنی

(١) الموقف الشرعی ص ١٦٦

کتاب الحلال والحرام میں تمباکو پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اسلامی شریعت کا عام قاعدہ ہے کہ مسلمان کے لیے کسی ایسی چیز کا کھانا پینا جائز نہیں ہے جو اسے فوراً یا آہستہ آہستہ ہلاک کر دے، مثلاً ہر قسم کا زہر یا اور کوئی مضر چیز، اسی طرح بکثرت کھانا پینا بھی جائز نہیں کہ ''بسیار'' خوری کے نتیجہ میں بیمار پڑ جائے، مسلمان کی تحویل میں صرف اس کا نفس ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کا دین، اس کی ملت، اس کی زندگی، اس کی صحت، اس کا مال اور اللہ کی ساری ہی نعمتیں اس کے پاس امانت ہوتی ہیں، لہذا ان کو ضائع کرنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''ولا تقتلوٓا أنفسکم إن الله کان بکم رحیماً'' (النساء: ۲۹)

اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تم پر مہربان ہے ۔

اور فرمایا:

'' ولا تلقوا بأیدیکم إلی التهلکة ''(البقرة:۱۹۵)

اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' لا ضرر ولا ضرار'' (احمد و ابن ماجه)

ضرر پہنچانا اپنی تمام صورتوں کے ساتھ ناجائز ہے، اس اصول کی مناسبت سے ہم کہتے ہیں کہ تمباکو اگر استعمال کرنے والے کے لیے مضر ثابت ہو رہا ہے تو حرام ہے، خاص طور سے جبکہ ڈاکٹر کسی خاص شخص کے بارے میں یہ بتلائے کہ تمباکو کا استعمال اس کے لیے نقصان دہ ہے، اگر بالفرض تمباکو مضر صحت نہ ہو تب بھی وہ مال کا ضیاع ہے جس میں نہ دینی فائدہ ہے نہ دنیوی۔ حدیث میں ہے:

'' نهی النبی ﷺ عن إضاعة المال''(البخاری)

'' نبی کریم ﷺ نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے''

اور یہ ممانعت اس صورت میں اور مؤکد ہو جاتی ہے جب کہ آدمی اپنی ذات یا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کا ضرورت مند ہو ''(۱)

علامہ یوسف قرضاوی نے فتاوی معاصرہ میں کئی صفحات پر تمباکو پر بحث کی ہے، حلت وحرمت پر علماء کے دلائل پیش کرنے کے بعد وہ اپنی رائے کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

''وقد اتضح مما سبق أن القول بالتحریم أرجح وأقوىٰ حجة وهذا هو رأینا لتحقق الضرر البدنی والمالی والنفسی باعتیاد التدخین''. (۲)

ترجمہ: ''گذشتہ سطور سے یہ واضح ہوگیا کہ حرمت کا قول زیادہ راجح اور دلیل کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے، یہی ہماری رائے ہے کیونکہ تمباکو کے پابندی سے استعمال کرنے پر نفسیاتی، مالی اور جسمانی نقصان ثابت ہے'' ۔

سید سابق نے بھی ضرر رساں ہونے کی وجہ سے حرام شدہ اشیاء میں تمباکو کو شامل کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

'' ویدخل فی هذا الباب ' الدخان ' فانه ضار بالصحة وفیه تبذیر وضیاع للمال''(۳) ''اس باب میں

(۱) اسلام میں حلال وحرام اردو ص ۱۰۵، مطبوعہ الدار السّلفیہ، ممبئی

(۲) دیکھیے فتاوی معاصرة ص ٦٦٦ ، مطبوعہ دار القلم، کویت

(۳) فقه السنة ۲٦۸/۳ ، مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت

تمبا کو شامل ہے، کیونکہ وہ صحت کے لیے ضرر رساں ہے، اور اس میں بے جا خرچ اور مال کا زیاں بھی ہے"۔

شیخ عطیہ صقر ممبر مجمع البحوث الاسلامیہ ولجنۃ الفتوی بالازہر اپنے رسالے "**الاسلام والتدخين**" میں تحریر فرماتے ہیں:

" **فهو على أى حال من الأحوال غير مرغوب فيه ، فأدنى درجات الحكم عليه هى الكراهية ، أما إذا تحقق إضراره بالصحة أو المال إضراراً لا يتحمل بحيث يعجزمعه صاحبه عن أداء الواجبات المنوطة به نحوه أو نحوغيره كان حراماً ، تحقيقاً للنصوص التى تأمر بالخير وتنهى عن الشر ، ولروح الشريعة التى جاء ت لمصلحة الناس** " (۱)

ترجمہ: "تمبا کو بہر حال ناپسندیدہ چیز ہے، اس کے بارے میں ادنیٰ درجۂ حکم کراہت کا ہے، اور جب صحت یا مال کو اس کا اس قدر نقصان پہنچانا ثابت ہوجائے کہ وہ ناقابل برداشت ہو کہ تمبا کو نوش اپنی ذمہ داریوں کو اپنے بارے میں یا دوسرے کے بارے میں ادا کرنے سے قاصر ہو تو ان نصوص پر عمل کرتے ہوئے جو اچھائی کا حکم کرتی ہیں اور برائی سے روکتی ہیں اور شریعت۔ جو لوگوں کے مفاد کے لیے آئی ہے۔ کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے تمبا کو حرام قرار پائے گا"۔

ڈاکٹر محمد علی البار جو جامعۃ الملک عبدالعزیز جدہ کے **مركز الملك فهد للبحوث الطبية** میں طب اسلامی کے مشیر ہیں، ان کو تمبا کو کے موضوع پر کافی عبور حاصل ہے، اس موضوع پر انہوں نے چار کتابیں تصنیف کی ہیں:

(۱) الاسلام والتدخین ص ۴۴ مطبوعہ مجمع البحوث الاسلامیہ الازہر

۱. التدخين وأثره على الصحة ۲. التبغ تجارة الموت الخاسرة ۳. هل التبغ والتدخين من المحرمات ؟ ۴. الموقف الشرعى من التبغ والتدخين.

آخر الذکر کتاب میں تمبا کو کے نقصانات پر روشنی ڈالنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

" **وتكفى هذه الأسباب لتحريم التبغ تحريماً قاطعاً، وتحريم زراعته وتداوله وتجارته ، ويضاف إاليها الاضرار بالآخرين من غير المدخنين ، وكونه خبيثاً يؤذى الملائكة المكرمين وكل الأسباب الأخرى التى تضاف إلى تحريمه**" (۱)

ترجمہ: "تمبا کو، اس کی کاشتکاری، اس کا استعمال اور اس کی تجارت کو قطعی حرام قرار دینے کے لیے یہ اسباب کافی ہیں، ان اسباب میں تمبا کو نوشی نہ کرنے والے دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانا بھی شامل کیا جائے گا۔ اور اس کو بھی کہ وہ گندی چیز ہے جو ملائکہ مکرمین کو اذیت پہنچاتی ہے، اور دوسرے سارے اسباب جو اس کی حرمت کے لیے شامل کیے جاتے ہیں"۔

گذشتہ سطور سے بخوبی واضح ہوگیا کہ عصر حاضر میں عرب علمائے کرام کا عمومی رجحان حرمت ہی کا ہے، یہی وجہ ہے کہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں بتاریخ ۲۷-۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۲-۲۵ مارچ ۱۹۸۲ء انسداد منشیات پر عالمی کانفرنس منعقد ہوئی تھی تو علمائے کرام نے متفقہ طور پر تمبا کو کے استعمال کو حرام قرار دیا تھا۔

(۱) الموقف الشرعی ص ۱۸۷

باب پنجم
تمباکو کی اباحت کے دلائل کا مختصر جائزہ

گذشتہ صفحات سے قارئین کو بخوبی اندازہ ہوگیا ہوگا کہ سبھی مکاتب فکر کے علماء کے مابین تمباکو کی حلت وحرمت کے بارے میں اختلاف رہا ہے، جبکہ سبھی اس امر پر متفق ہیں کہ مضرصحت چیز سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیے، لیکن اس قاعدہ کو تمباکو پر تطبیق دینے پر اتفاق نہیں ہوسکا، جس نے تمباکو کو مضر سمجھا اسے حرام قرار دیا، جس نے اس میں فوائد دیکھے یا اس سے نقصان کا پتہ نہیں چلا تو اسے مباح تصور کیا، اور بعض نے کوئی حکم لگانے سے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے توقف اختیار کیا۔

اباحت کے قائلین کی ساری دلیلوں پر نظر ڈالنے کے لیے طوالت کو دعوت دینا ہے، اس لیے بنیادی طور پر صرف اہم دلائل پر بطور اختصار روشنی ڈالنے کی کوشش کی جائے گی، ویسے پچھلے صفحات میں علماء کی تحریروں سے اباحت کے دلائل کا رد ہو چکا ہے جس سے طالبان حق کو مطمئن ہو جانا چاہیے۔

بغیر نص شرعی حرمت کا فیصلہ:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نص شرعی کے بغیر کسی چیز کو حرام قرار دینے کی جرأت کیسے کی جاسکتی ہے، جبکہ قرآن وحدیث میں تمباکو کی حرمت پر کوئی نص موجود نہیں ہے۔۔۔اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن

وحدیث میں فرداً فرداً تعیین کے ساتھ ہر چیز کا حکم بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے۔

کیونکہ قرآن وحدیث میں عموماً اصول وقواعد مذکور ہوتے ہیں جن کو پیش نظر رکھ کر پیش آنے والے مسائل کو اُن پر منطبق کیا جاتا ہے، یا فقہاء نے اجتہاد واستنباط کے ذریعے کچھ رہنما اصول وضع کیے ہیں جن کی روشنی میں کسی چیز کے بارے میں حلال یا حرام کا فیصلہ کیا جاتا ہے مثلاً مضر چیز کا استعمال فقہاء نے ممنوع قرار دیا ہے " **ویحرم ما یضر البدن والعقل** " کیونکہ باتفاق اہل اصول وفقہاء کلیات خمس کی حفاظت ضروری ہے جن میں سے بدن اور عقل ہے، لہذا کوئی شخص ایسا اقدام کرنے کا مجاز نہیں ہے جس سے اس کے بدن کو خطرہ یا عقل کو ضرر لاحق ہو، اس ضابطہ کے تحت بھانگ، حشیش اور افیم حرام قرار دی گئی ہے، جب کہ قرآن و حدیث میں ان اشیاء کی حرمت پر نص صریح موجود نہیں ہے، اور بہت سی اشیاء ہیں جن کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود نہیں لیکن فقہاء نے قرآن و حدیث کی روشنی میں غور وفکر کے بعد ان کے بارے میں حلّت یا حرمت کی رائے قائم کی ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

تمباکو کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کیونکہ وہ عہد نبوی اور خیر القرون میں متعارف نہیں تھا، تقریباً چار صدی قبل اس کے عام ہونے کے بعد جن علماء کو اس کے اندر سمّیت کا علم ہوا اسے حرام قرار دیا، بعض علماء نے اس کی حرمت کے متعدد اسباب وعلل بتائے ہیں، سید محمد بن جعفر کتانی ادریسی نے اس کی حرمت کے ۱۶ اسباب مع دلائل ذکر کیے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بھانگ، حشیش اور افیم کی حرمت کے جو اسباب الدر المختار (۲۹۴/۵، ۲۹۵) میں بتائے گئے ہیں وہ تمباکو میں بھی موجود ہیں بلکہ ان سے زیادہ ہیں، لہذا تمباکو کو ممنوع الاستعمال تسلیم کرنے میں کوئی تردّد نہیں ہونا چاہیے۔

اباحت اصلیہ سے استدلال:

بعض اہل علم ایک فقہی قاعدہ ''الاصل فی الأشیاء الاباحة'' کے تحت تمباکو کو جائز ثابت کرتے ہیں، حالانکہ اس قاعدہ کے بارے میں خود اصولیوں کا اتفاق نہیں ہے بلکہ اس میں کافی اختلاف ہے کہ آیا اصل اشیاء میں حرمت ہے یا اباحت ہے یا توقف؟ تفصیل کے لیے دیکھیے شوکانی کی ارشاد الفحول ص ۲۵۱۔۲۵۲ مطبوعۃ ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ۔

بلکہ صحیح یہ ہے کہ اباحت کا حکم غیر مضر کے ساتھ خاص ہے، اگر شے مضر ہے تو مباح نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''ھو الذی خلق لکم ما فی الأرض جمیعاً'' (البقرۃ:۲۹) اور اللہ تعالیٰ حرام شے سے احسان کا اظہار نہیں فرمائیں گے، لہٰذا ہر پاکیزہ چیز ہی حلال و جائز ہوگی، علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد نسفی آیت مذکورہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

'' و قد استدل الکرخی و أبوبکر الرازی والمعتزلة بقوله (خلق لکم) علیٰ أن الأشیاء التی یصح أن ینتفع بھا خلقت مباحة فی الأصل'' (۱)

ترجمہ: ''کرخی ابوبکر رازی اور معتزلہ نے اللہ کے قول ''خلق لکم'' سے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ جن اشیاء سے انتفاع کیا جاسکتا ہے وہ اصل میں مباح و جائز پیدا کی گئی ہیں''

لہٰذا ضرر رساں چیزیں اصل میں حرام ہونگی، اس کی تائید امام احمد اور ابن ماجہ وغیرہ کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(۱) مدارک التنزیل وحقائق التأویل ۱/۳۸، دار الکتاب الاسلامی، بیروت

''لاضرر ولا ضرار'' (۱) نہ اپنے کو نقصان پہنچانا جائز ہے اور نہ دوسرے کو، اس حدیث سے ضرر رساں اشیاء کی اصل حرمت ثابت ہوتی ہے، حافظ زین الدین عبدالرؤوف مناوی حدیث بالا کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

''و فیه أن الأصل فی المضار أی مؤلمات القلوب بعد البعثة التحریم، ذکره الامام الرازی، أما المنافع فالأصل فیھا الاباحة لآیة ''خلق لکم ما فی الأرض جمیعاً'' (۲)

ترجمہ: '' اس حدیث سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ بعثت کے بعد نقصان دہ چیزیں یعنی قلوب کو نقصان پہنچانے والی اشیاء میں اصل حرمت ہے، یہ بات امام رازی نے ذکر کی ہے، رہیں نفع کی اشیاء تو ان میں اصل اباحت ہے آیت کریمہ **خلق لکم ما فی الأرض جمیعاً** کی وجہ سے''

لہٰذا جو لوگ تمباکو کے بارے میں قرآن و حدیث میں نص نہ ہونے کی وجہ سے اسے مباح قرار دیتے ہیں، درست نہیں ہے، کیونکہ تمباکو کا مضر صحت ہونا محقق اور اظہر من الشّمس ہے اس کے نقصانات باتفاق مسلم و غیر مسلم اطباء پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں، اور اس کے بھیانک نقصانات پر مختلف زبانوں میں سیکڑوں کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، انگلش داں حضرات مختلف انسائیکلو پیڈیاؤں کا مطالعہ کرکے تمباکو کی حقیقت کا پتہ لگا سکتے ہیں، نیز انگلش میں دوسری کتابوں سے بھی رجوع کر سکتے ہیں۔

اور عربی داں حضرات ڈاکٹر محمد علی البار کی '' **التدخین**

(۱) مسند احمد ۱/۳۱۳، ابن ماجہ۔ حدیث نمبر ۲۳۴۰، مستدرک ۲/۵۸، السنن الکبریٰ ۶/۷۰

(۲) التیسیر بشرح الجامع الصغیر ۲/۵۰۱، مطبوعہ مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض

وأثره علی الصحة '' کا مطالعہ کرسکتے ہیں،موصوف کی تمباکو پرچار
عدد تصانیف منظرعام پرآچکی ہیں جن کا تذکرہ پچھلے صفحات میں گزر چکا
ہے، نیز دوسرے عرب علماء وڈاکٹروں کی کتابیں بھی دستیاب ہیں۔

تمباکو کے ضرر رساں نہ ہونے کا دعوی:

تمباکو کو جائز قرار دینے والوں کی سب سے حیرت انگیز دلیل
یہ ہے کہ تمباکو مضر شے نہیں ہے بلکہ مفید اور پاکیزہ شے ہے اس لیے صبح
وشام پابندی سے اسے استعمال کرتے ہیں،بعض لوگ تو روزہ بھی اس سے
افطار کرتے ہیں، جبکہ مسلم وغیر مسلم ممالک انسداد تمباکو نوشی کے لیے پیہم
کوشاں ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی دانا و بینا کامل ہوش وحواس کے ساتھ
تمباکو کے فروغ کے لیے کسی بھی طرح کا اقدام کرسکتا ہے۔

تمباکو جو دنیا میں اس وقت قاتل نمبر ایک تسلیم کیا جاتا ہے،
جو سالانہ کم از کم ۴۲/لاکھ افراد کو موت کی آغوش میں سلا دیتا ہے،اور
جسکو وبا سے تعبیر کیا جاتا ہے،اس مسئلہ میں بلا امتیاز ملت و مذہب سبھی
اطباء متفق ہیں، یہاں تک کہ بعض کمپنیوں نے صراحتاً اپنی ہلاکت خیز
حرکتوں سے تائب ہونے کا اعلان کردیا۔

برطانیہ کے ایک طبی رسالے LANCET نے ۱۴/فروری
۱۹۸۷ء کے شمارے میں آسٹریلیا میں واقع تمباکو کمپنیوں کا شیئر
ہولڈروں کے نام ایک خط شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ربع صدی
سے ہم کمپنیوں کے مالکان پبلک سے تمباکو کے نقصانات کو مختلف وسائل
سے مخفی رکھنے کی کوشش کرتے رہے،لیکن آج ہم اعتراف کرتے ہیں کہ
آسٹریلیا میں سالانہ ۲۳ ہزار افراد کی جان لے لیتے ہیں۔۱۹۶۲ء سے

۱۹۸۴ء تک ہم کمپنی والوں نے چار لاکھ ستر ہزار آسٹریلین باشندوں کو
ہلاک کردیا،لہٰذا ہم اپنی عظیم ذمہ داری کا احساس کرتے ہیں،اور آئندہ
ایسی اشیاء کے فروغ کے لیے مہم نہیں چلائیں گے جو سالانہ اتنی بڑی
تعداد میں بنی نوع انسان کو ہلاک کردے۔

امریکہ کی مشہور تمباکو کمپنی PHILIPS MORRIS
نے تو بے حیائی سے جولائی ۲۰۰۱ء کے اوائل میں اپنی رپورٹ میں
اعتراف کیا ہے کہ تمباکو نوشوں کے قبل از وقت مرجانے سے اقتصادی
فائدہ ہے،بطور شواہد کمپنی نے واضح کیا کہ جمہوریہ چیک نے تمباکو نوشوں
کے قبل از وقت وفات پاجانے سے ۱۴۷ ملین ڈالر کی بچت کی یعنی اگر
وہ لوگ زندہ رہتے تو انکی طبی نگہداشت پر حکومت کو یہ خطیر رقم خرچ کرنی
پڑتی،اس رپورٹ کو پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ حکومتوں کو باور
کرایا جاسکے کہ تمباکو نوشی سے اقتصادی فائدہ ہے۔

عالمی صحت تنظیم (W.H.O.) نے ۱۹۷۵ء میں ایک رپورٹ
شائع کی تھی کہ تمباکو نوشی کی وجہ سے دنیا میں مرنے یا اس کے ہاتھوں بدحال
زندگی گزارنے والوں کی تعداد ان لوگوں سے کہیں زیادہ ہے جو طاعون،
چیچک،تپ دق، جذام میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اس دار فانی سے کوچ
کرجاتے ہیں۔

تمباکو کی تباہ کاری کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ تمباکو
سے پیدا شدہ امراض کی وجہ سے ہر سال ۴۲/لاکھ افراد موت کا شکار ہوجاتے
ہیں، جب کہ ناگاساکی اور ہیروشیما پر جو ایٹم بم گرائے گئے تھے اس سے
ڈھائی لاکھ افراد لقمۂ اجل بنے تھے،یعنی اس وقت تمباکو سے سالانہ ہلاک

ہونے والوں کی بنسبت سولہویں حصے سے کم ہی ہلاک ہوئے تھے۔

ROYAL COLLEGE OF PHYSIANS کی ۱۹۷۷ء کی رپورٹ کے مطابق اگر ایک سگریٹ میں موجود نکوٹین کو نکال کر ایک صحت مند انسان کی رگ میں داخل کر دیا جائے تو وہ فوراً ہلاک ہوجائے گا۔

ایس۔آئی میکملن نے بتایا ہے کہ صرف ایک سگریٹ آپکی زندگی کے اٹھارہ منٹ ضائع کر دیتا ہے اور دس سگریٹ کی ایک ڈبیہ آپکی زندگی کے تین گھنٹے کم کر دیتی ہے۔

امریکی وزیر صحت EVERETT KOOP نے LARRY WHITE کی کتاب MERCHANTS OF DEATH کے مقدمہ میں جو ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی ہے لکھا ہے کہ ۱۹۸۵ء تک گذشتہ تیس سالوں میں ۸۰ر ممالک میں پچاس ہزار سے زیادہ طبی تحقیقات کی گئی ہیں جن میں تمباکو سے پیدا شدہ امراض و وفیات پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور سالانہ دو ہزار تحقیقات کا مزید اضافہ کر لیا جائے جن میں تمباکو سے متعلق نقصانات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

تمباکو سے پھیپھڑے، نرخرے، منہ، آنت، مثانہ وغیرہ کینسر کا شکار ہوجاتے ہیں سب سے زیادہ قلب کے امراض پیدا ہوتے ہیں، تمباکو ذہن کو کمزور کر دیتا ہے، اعصاب میں کھینچاؤ پیدا ہوجاتا ہے، نگاہ کمزور ہوتی ہے، قوت سماعت کمزور ہوجاتی ہے، سر چکرانے لگتا ہے، قوت ہاضمہ بگڑ جاتی ہے اور قوت مردانگی متاثر ہوتی ہے، صرف برصغیر ہند (ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش) میں تمباکو چبانے سے دس لاکھ سے زیادہ افراد منہ اور حلق کے کینسر میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ کے مطابق پان مسالہ،

گٹکا اور اسی اقسام کی وہ تمام اشیاء جو مارکیٹ میں فروخت ہوتی ہیں موت کے پھندے ہیں، ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف فنڈامنٹل ریسرچ نے ملک کی سطح پر منہ اور حلق کے کینسر کے تین لاکھ مریضوں کا جائزہ لینے کے بعد یہ انکشاف کیا کہ یہ تمام کینسر پان مسالے گٹکے وغیرہ کے استعمال سے ہوتے ہیں۔

مردوں کے مقابلے عورتوں کو کچھ زیادہ ہی نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے، تمباکو نوشی سے عورتوں کی ماہواری گڑ بڑ ہوجاتی ہے، اور ماں کی تمباکو نوشی سے جنین (ہونے والا بچہ) کی حرکت قلب بالکل اسی طرح متاثر ہوتی ہے جس طرح ایک بالغ دل کی حرکت غیر معمولی طور پر بڑھتی ہے تمباکو نوش عورت کے بچے ذہنی طور پر معذور پیدا ہوتے ہیں، اور تمباکو نوشی اسقاط حمل کا سبب بھی بنتی ہے، امریکا میں ۱۹۹۳ء میں پچاس ہزار عورتوں کو تمباکو نوشی کی وجہ سے اسقاط حمل ہوگیا تھا۔

ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگر ماں تمباکو نوش ہے تو اس کا اثر کئی پشتوں تک ظاہر ہوگا مثلاً اس کے نواسے اور نواسی پر تمباکو کے نقصانات ظاہر ہو سکتے ہیں۔

اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ تمباکو نہ پینے والا بھی تمباکو نوشوں میں شمار ہوگا، یعنی جو شخص اس جگہ بیٹھا ہے جہاں تمباکو نوشی ہو رہی ہے اس پر وہی اثرات مرتب ہونگے جو ایک تمباکو نوش پر، حالانکہ وہ تمباکو نوشی کا مرتکب نہیں ہے اس کو اصطلاح میں PASSIVE SMOKING یعنی غیر ارادی تمباکو نوشی کہا جاتا ہے۔

ان سارے نقصانات کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمباکو کی کمپنیاں، ڈسٹری بیوٹرس اور عوام کے ہاتھوں تک پہونچانے والے دکاندار

سب موت کے سوداگر MERCHANTS OF DEATH ہیں۔

ڈاکٹر ابراہیم الشامی نے تو تمباکونوشی کو موت کے فرشتے عزرائیل سے تشبیہ دی ہے چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب کا نام ''التدخین عزرائیل العصر الحدیث'' رکھا ہے۔

تمباکو کمپنیوں سے حکومت جو ٹیکس وصول کرتی ہے اس سے کہیں زیادہ پیدا ہونے والی بیماریوں پر علاج کے لیے خرچ کر دیتی ہے اور سگریٹ بیڑی سے آتش زدگی کے جو واقعات ہوتے ہیں اس سے سالانہ اربوں کا نقصان ہوتا ہے اور تمباکو نوش ملازمین غیر تمباکو نوشوں کے مقابلے میں کام کم کرتے ہیں، غرضیکہ تمباکو کے جسمانی نقصانات کے ساتھ ساتھ معاشی ومعاشرتی نقصانات بہت کافی ہیں ان سب پر روشنی ڈالنے کے لیے مستقل ایک تصنیف کی ضرورت ہے۔

تمباکو کی اس ہلاکت خیزی اور بربادی کے باوجود اگر کوئی اسے پاکیزہ اور جائز شے تصور کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے حواس خمسہ صحیح طور پہ اپنا کام نہیں کر رہے ہیں۔ کیونکہ اشرف المخلوقات انسان جس ''خشک مے'' کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہے اس سے چرند وپرند تک نفرت کرتے ہیں، سچ کہا ہے کسی نے:

کل البهائم والطیور تباعدت — لم تستطع للأكل من أشجاره
وكذا الحمام إذا رآه بقربه — ترك المكان وحاد عن أوكاره
والنحل لم تأكله حال سلوكها — أبداً ولم تنزل على أزهاره

تمباکونوشی اسراف ہے:

تمباکو نوشی جب غیر شرعی فعل ہوا تو اس پر رقم خرچ کرنا بلاشبہ

بے جا مال خرچ کرنا ہے جسے اسراف وتبذیر سے تعبیر کیا جائے گا اور شریعت میں بے جا خرچ ممنوع ہے اور بے جا خرچ کرنے والے کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ولاتبذر تبذيراً إن المبذرين كانوآ إخوان الشياطين وكان الشيطان لربه كفوراً'' (الاسراء:۲۶۔۲۷)

ترجمہ: '' اور بے جا خرچ سے بچو، بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے''۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ولا تسرفوآ إنه لا يحب المسرفين'' (الانعام:۱۴۱)

ترجمہ: '' اور بے جا خرچ مت کرو، بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

اور قیامت کے روز جہاں انسان سے بہت سی چیزوں کے بارے میں باز پرس ہوگی وہیں مال کے بارے میں بھی سوال ہوگا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''لا تزول قدم ابن آدم يوم القيامة من عند ربه حتى يسأل عن خمس : عن عمره فيم أفناه و عن شبابه فيم أبلاه ، و ماله من أين اكتسبه و فيم أنفقه وماذا عمل فيما علم''(۱)

ترجمہ: ''قیامت کے دن آدمی کے قدم اس کے رب کے پاس سے آگے نہیں بڑھیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں سے متعلق پوچھ

(۱) جامع ترمذی حدیث نمبر ۲۴۱۶، مطبوعہ دار الفکر العلمیہ

نہ لیا جائے عمر کن کاموں میں خرچ کی، جوانی کن باتوں میں برباد کی، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور جو جانتا تھا اس پر کیا عمل کیا''۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے حضورﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا: ''**إن الله عز وجل حرم عليكم عقوق الأمهات ووأد البنات ومنعاً وهات وكره لكم ثلاثاً : قيل وقال وكثرة السؤال و إضاعة المال**''(۱)

ترجمہ: ''بیشک اللہ عزوجل نے تم پر حرام فرمایا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا، اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور اپنا ہاتھ روکنا اور اور لینے کے لیے تیار رہنا، اور تمہارے لیے تین چیزیں ناپسند کی ہیں، بیکار گفتگو کرنا، زیادہ سوال کرنا، اور مال ضائع کرنا''۔

تمباکو پر مال خرچ کرنا، مال کو ضائع کرنا ہی ہے، یہ خرچ کسی کارخیر میں خرچ کرنا تسلیم نہیں کیا جاسکتا اس لیے ہر مومن کو اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

اکابر کے قول وعمل سے استدلال:

بعض لوگ اکابر کے عمل سے حجت پکڑتے ہیں، اور دعوی کرتے ہیں کہ ہم ان کے معتقد اور پیروکار ہیں لہذا ان کے قول سے سرِ مو تجاوز نہیں کرسکتے گویا وہ لسانِ حال سے کہتے ہیں کہ:

سلف لکھ گئے جو قیاس وگماں سے صحیفے ہیں اُترے ہوئے آسماں سے

اس جیسی ذہنیت کے حامل افراد سے مجھے یہی گزارش کرنی ہے کہ بزرگوں کی ہر بات کو چشمِ عقیدت کا سرمہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ کیوں

(۱) صحیح مسلم، کتاب الاقضیہ ۳/۱۳۴۱، مطبوعہ دار عالم الکتب

کہ یہ حضرات انبیائے کرام کی طرح معصوم نہیں ہیں لہٰذا ان کا ہر قول وفعل جب تک شرع کے مطابق نہ ہو ان کی تقلید جائز نہیں، حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''**إنما الطاعة فى المعروف**''(۱)

ترجمہ: ''اطاعت تو نیک کاموں میں ہے''۔

اور ہمارے لیے اسوہ صرف رسول اللہ ﷺ ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے''**لقد كان لكم فى رسول الله أسوة حسنة** ''

ترجمہ:''تمہارے لیے اللہ کے رسول میں عمدہ نمونہ ہے''۔(الاحزاب ۲۱)

لہٰذا حضور ﷺ کے ارشادات وتعلیمات کے مطابق ہی کسی کا عمل ہمارے لیے قابل نمونہ وتقلید ہوسکتا ہے۔

(۱) صحیح مسلم، کتاب الامارہ ۳/۱۴۶۹، مطبوعہ دار عالم الکتب

حرف آخر

گذشتہ صفحات میں علماء و محققین کی زبانی جو تفصیلات پیش کی گئی ہیں ان سے واضح ہو جاتا ہے کہ جو لوگ تمباکو کے جواز کے قائل تھے وہ اس بنیاد پر تھے کہ تمباکو ان کے نزدیک مضر صحت نہیں ہے، اور حرمت کے قائل حضرات مضر صحت تسلیم کرتے ہیں، سب میں قدر مشترک یہ پائی گئی کہ مضر صحت شے استعمال نہیں کرنی چاہیے لیکن اس ضابطہ اور کلیہ کو تمباکو پر تطبیق دینے میں اختلاف ہو گیا۔

بہر کیف دلائل و تحقیقات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ تمباکو شراب کی طرح حرام اور نجس تو نہیں ہے لیکن اسے مکروہ تحریمی کہا جا سکتا ہے، یہی قول میرے نزدیک اعدل الاقوال ہے، اس لیے تمباکو کو استعمال کرنا اس کی کاشت کرنا، اور خرید و فروخت کرنا شریعت کی روح کے منافی ہے، بلکہ یہ ایک غیر شرعی فعل ہے۔ اس کے ذریعہ کمائی ہوئی رقم کو علماء نے سُحت (حرام) کہا ہے، اس رقم سے کوئی عبادت درست نہیں، تمباکو کے فروغ میں کسی طرح کا تعاون تعاون علی الشر ہو گا، تمباکو نوش علمائے دین کو امامت، خطابت، تدریس اور افتاء جیسے اہم عہدوں سے دور رکھنا چاہیے، نہ خود تمباکو استعمال کرنا چاہیے اور نہ دوسروں کو پیش کرنا چاہیے، اس طرح ہم معاشرے کو پاکیزہ بنانے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

تمباکو کا زہر مہلک ہے اور زہر کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ فوری طور پر اثر کرے زہر زود اثر بھی ہوتا ہے اور تاخیر سے بھی اثر کرتا ہے،

تمباکو چونکہ فوری طور پر اثر نہیں کرتا اس لیے لوگ اس کے نقصانات سے غافل رہتے ہیں تمباکو کو سست رفتار زہر SLOW POISON کہا جاتا ہے۔ قاہرہ میڈیکل کالج کے ڈاکٹر عبد اللطیف موسیٰ عثمان نے تمباکو نوشی پر اپنی کتاب کا نام ''التدخین یقتلک ببطءٍ'' رکھا ہے۔ یعنی تمباکو نوشی تم کو آہستہ آہستہ ہلاک کر دے گی۔

تمباکو خود استعمال کر کے اپنی ہلاکت کا سبب بنے تو یہ خودکشی کے مترادف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ''**ولا تقتلوآ أنفسكم إن الله كان بكم رحيماً**'' (النساء:٢٩) کا مفہوم صرف یہ نہیں کہ کسی دھار دار ہتھیار یا کسی دوسرے اسلحے کے ذریعہ قتل کیا جائے بلکہ اس کے معنی اس سے کہیں زیادہ وسیع ہیں، کوئی بھی عمل جو جسم کو کمزور کرتا ہو یا امراض کا سبب بنتا ہو وہ صریحاً اللہ کے فرمان کی خلاف ورزی ہے، اور تمباکو نوشی بلا شبہ ایسا ہی عمل ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن سکتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

''**ومن شرب سماً فقتل نفسه فهو يتحساه في نار جهنم خالداً مخلداً فيها أبداً**''(١)

ترجمہ: '' جس نے زہر کھا کر اپنے کو قتل کیا وہ زہر جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں پیے گا ''۔

اگر زہریلی شے دوسرے کو استعمال کرانے کا سبب بنتا ہے اور وہ شخص ہلاک ہو جاتا ہے تو یہ قتل کے مساوی ہوگا اس کا خون اس کے سر جائے گا جس نے اس شخص کے لیے سامان ہلاکت مہیا کیا لہٰذا اس

(١) صحیح مسلم بشرح النووی ١١٨/٢، دار الفکر للطباعۃ والنشر

شخص سے محاسبہ ہونا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"من أجل ذلک کتبنا علی بنیٓ اسرآئیل أنه من قتل نفساً بغیر نفس أو فساد فی الأرض فکأنما قتل الناس جمیعاً ومن أحیاها فکأنما أحیا الناس جمیعاً" (المائدہ:۳۲)

ترجمہ: " اسی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی کو قتل کیا جب کہ وہ (مقتول) کسی کو خون کرنے یا زمین میں فساد برپا کرنے کا مرتکب نہیں ہوا تھا، اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کی جان بچائی"۔

اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ قتل ناحق اسلام کی نگاہ میں کتنا بڑا ظلم ہے، اور کسی کی جان بچالینا کتنا بڑا اجر کا کام ہے، آیت مذکورہ کے مطابق جب ایک شخص کو بلا گناہ قتل کرنے پر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ملے گا تو جو لوگ ہر سال ۴۲ لاکھ سے زیادہ افراد کے قتل کا سبب بنتے ہیں، اور کروڑوں افراد کو مختلف بیماریوں کا شکار بناتے ہیں تو ان کا محاسبہ کتنا سخت ہوگا؟

اقامت دین، اصلاح معاشرہ اور تبلیغ کے بینر تلے دین کی خدمت کرنے والوں سے میری گزارش ہے کہ اپنی مہم انجام دیتے وقت اس منکر کے ازالہ کی بھی فکر کریں، اور اس دھوکے میں نہ پڑیں کہ اکابر و اصاغر بالفاظ دیگر اکثر لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں لہٰذا تمباکو جائز ہوگا، تاریخ شاہد ہے کہ حق کا معیار کبھی بھی قلت و کثرت پر نہیں رہا ہے، بلکہ اصول پسند اور اہل حق ہمیشہ کم ہی تعداد میں تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"و إن تطع أکثر من فی الأرض یضلوک عن سبیل

الله ان یتبعون إلا الظن و إن هم إلا یخرصون" (الانعام:۱۱۶)

ترجمہ: "اور اگر تو کہنا مانے گا اکثر ان لوگوں کا جو دنیا میں ہیں تو تجھ کو بہکا دیں گے، اللہ کی راہ سے، وہ سب تو چلتے ہیں اپنے خیال پر اور سب اٹکل ہی دوڑاتے ہیں"۔

تمباکو کی حقیقت اور اس کے نقصانات سے واقف ہونے کے بعد علماء کی معتد بہ تعداد نے تمباکو نوشی سے منع کیا ہے، صاحب مجالس الابرار ابو العباس احمد رومی حنفی نے اپنی کتاب کی تین مجلسوں تیسویں، چھیانویں اور ستانویں مجلس میں حقہ نوشی سے پرہیز کی تلقین کی ہے، نور الایضاح اور اسکی شرح مراقی الفلاح کے مصنف حسن بن عمار شرنبلالی نے اس کی حرمت بتائی ہے۔ حکومت عثمانیہ کے مفتی اعظم شیخ الاسلام محمد بن سعد الدین حنفی نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے، علامہ حصکفی نے الدر المنتقی میں اسے حرام قرار دیا ہے ریاض الصالحین اور اذکار کے شارح ابن علان صدیقی شافعی نے تمباکو کی حرمت پر دو رسالے تحریر کیے ہیں، علماء حنابلہ میں چند کے سوا سبھی حرمت کے قائل تھے اور اس وقت تو سبھی اس کی حرمت پر متفق ہیں۔ سعودیہ کے سابق مفتی اعظم محمد بن ابراہیم آل شیخ اور عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حرمت کے قائل تھے اور موجودہ مفتی اعظم عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ کا بھی حرمت پر فتویٰ موجود ہے۔ جامعہ ازہر مصر اور دارالافتاء ریاض سے بھی تمباکو کی حرمت پر فتوے جاری ہو چکے ہیں، مصر کے سابق شیخ الازہر محمود شلتوت، مصر کے سابق مفتی اعظم سید طنطاوی، موجودہ مفتی اعظم نصر فرید واصل، دائرۃ معارف القرن العشرین کے مؤلف محمد فرید وجدی، احمد الشرباصی اور شام کے مشہور حنفی عالم ڈاکٹر سعید رمضان البوطی، شیخ ابوبکر

الجزائری، شیخ محمد المجذوب، سید سابق، ڈاکٹر یوسف القرضاوی، شیخ عطیہ صقر، ڈاکٹر محمد علی البار کا یہی رجحان ہے، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد شاہ عبد الرحیم بھی تمباکو نوشی کے سخت مخالف تھے، شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے حقہ نوشی کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے، اور مولانا تھانوی نے لکھا ہے کہ اس کا پینے والا گناہ سے خالی نہیں، اور نواب قطب الدین خاں شارح مشکوٰۃ المصابیح، مولانا محمد سورتی اور محدث جلیل مولانا حیدر حسن خاں صاحب ٹونکی تمباکو نوشی کو درست نہیں سمجھتے تھے، اور چوٹی کے سلفی علماء مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری اور مولانا عبید اللہ رحمانی مبارک پوری نے تمباکو کی حرمت کے فتاوی صادر کیے ہیں جو آپ کی نگاہ سے پچھلے صفحات میں گزر چکے ہیں۔

اس لیے حق بات کو تسلیم کر کے تمباکو سے اجتناب کرنا چاہیے اور معاشرے کو اس کے جسمانی، معاشرتی اور اقتصادی نقصانات سے بچانے کی ہر ممکن جدوجہد کرنی چاہیے اور اس قوم جیسی روش اختیار کرنے سے باز رہنا چاہیے جس کا تذکرہ قرآن نے حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی ان الفاظ میں کیا ہے:

جعلوٓا أصابعهم فيٓ آذانهم	انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں
واستغشوا ثيابهم وأصروا	میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو
واستكبروا استكباراً	اوڑھ لیا اور اَڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔

(نوح : ۷)

وصلّى الله علىٰ عبدهٖ ورسولهٖ محمد وعلىٰ آلهٖ وصحبهٖ وسلّم

☆☆☆

مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مؤلف
۱	ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الوصول	محمد بن علی الشوکانی
۲	الاسلام والتدخین	عطیہ صقر
۳	الاعلان بعدم تحریم الدخان	سلامہ بن حسن الراضی الشاذلی
۴	امداد الفتاویٰ	مولانا تھانوی
۵	انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا	
۶	انفاس العارفین	شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
۷	بجیرمی علی الخطیب	سلیمان بن محمد بن عمر البجیرمی الشافعی
۸	تحفۃ الاحوذی	محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری
۹	التدخین واثرہ علی الصحۃ	ڈاکٹر محمد علی البار
۱۰	ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان	ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی
۱۱	تزک جہانگیری	شہنشاہ جہانگیر
۱۲	تمباکو زہر قاتل	عبدالرحمٰن کوندو
۱۳	تھذیب الفروق والقواعد السنیۃ	محمد علی بن حسین
۱۴	التیسیر بشرح الجامع الصغیر	حافظ زین الدین عبدالرؤف المناوی
۱۵	جامع الترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ الترمذی
۱۶	الجامع الصغیر	جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی
۱۷	حکم شرب الدخان	عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی
۱۸	الحلال و الحرام (اردو)	یوسف قرضاوی
۱۹	الدخان مابین القدیم والحدیث	السید محمد بن جعفر الکتانی الادریسی
۲۰	الدخینۃ فی نظر طبیب	ڈاکٹر دانیال کرس
۲۱	الدر المختار شرح تنویر الابصار	محمد بن علی علاء الدین الحصکفی الحنفی
۲۲	الدر المنتقیٰ فی شرح الملتقی	محمد بن علی علاء الدین الحصکفی الحنفی
۲۳	رد المحتار علی الدر المختار	ابن عابدین الشامی
۲۴	ردود علی اباطیل	محمد الحامد
۲۵	رسالۃ الی مدخن	ابراہیم المحمود
۲۶	روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین	ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی
۲۷	سراج السالک شرح اسھل المسالک	عثمان بن حسنین بری الجعلی المالکی
۲۸	سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی
۲۹	سنن ابی داؤد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی
۳۰	السنن الکبریٰ	ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی
۳۱	السیف القاطع	محمد المرزوق بن عبدالمؤمن الفلاتی
۳۲	شریعت یا جہالت	مولانا محمد پالن حقانی
۳۳	الشیشۃ	عبداللہ بن جار اللہ الجار اللہ

نمبر	کتاب	مصنف
۳۴	صحیح مسلم	مسلم بن الحجاج القشیری
۳۵	غزلیات نظیری	مطبوعہ لاہور ۱۹۲۰ء
۳۶	فتاوی اسلامیہ	مجموعۃ من العلماء
۳۷	فتاوی ثنائیہ	
۳۸	فتاوی دار العلوم دیوبند	
۳۹	فتاوی رضویہ	
۴۰	فتاوی نذیریہ	
۴۱	فقہ السنۃ	سید سابق
۴۲	الفواکہ العدیدۃ فی المسائل المفیدۃ	احمد بن محمد المنقور التمیمی
۴۳	فیض الرحیم الرحمٰن فی تحریم شرب الدخان	صالح الحفنی الزفزافی
۴۴	کشف الظنون	حاجی خلیفہ
۴۵	مجالس الابرار	ابو العباس احمد الرومی
۴۶	مجموعہ فتاوی	ابو الحسنات عبد الحئی لکھنوی
۴۷	مدارک التنزیل وحقائق التاویل	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی
۴۸	مسند احمد	احمد بن محمد بن حنبل
۴۹	مشکوٰۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی
۵۰	الموقف الشرعی من التبغ والتدخین	ڈاکٹر محمد علی البار
۵۱	اخبارات ورسائل	

فہرست

